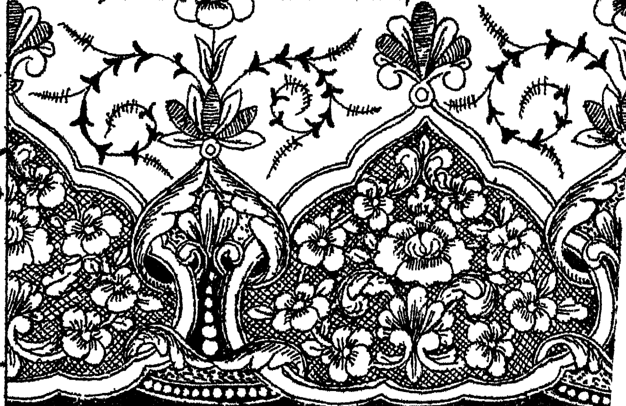


بسم اللہ الرحمن الرحیم



...بر چار یاران — فضیلت کی صحن کے شہسواران

...ت کے سرور — ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

...عصمت — کیا خیر النسا خاتونِ جنّت

...ا بقی الشان — شہادت کا دیا حسنینؓ کو مان

...ن کو یکسر — کیا راہِ خدادانی کے رہبر

...ن پر — مراتب اُنکی اُمّت کو بڑھاکر

...لیا ہین — بھی بعضے اصفیا اور اتقیا ہین

...ن جلان — امام الواصلین محبوب یزدان

طراز المذہب و قطب دو عالم — غیاث الخلق فخر
کیا سب اولیا کا انکو سُلطان — کہ ہین سب اُسکے قا
مریدونکو دیا اُنسے بہت ڈھیر — مُریدی لا تخف بو
عجب ہی اُسکی قدرت اور حکمت — کہ دی ہی ایک کو
سپاس و شکر اُس ہی کو سزاوار — وہی ہی مالک الملک
نہین بندونکا اس بن کوئی معبود — وہی دونون جہان
قدیمی جاودان ربّ العلا ہی — نہ اُسکو ابتدا او
ازل سے تا ابد یک حال بیعیب — بلا تشبیہ و بے
کسی انسان کو اتنا نہ مقدور — کہ حمدِ حق کرے
تو یوسف کو کہان یارا ثنا کا — جو پاوے جا
بیان کرّوبیونکا گم ہی ادراک — نبیون نے کہ



پیر کی تعریف مین

حمایت کو مجھے ہین بس میرے پیر — ضروریات
رضامندی کا اُنکی مین ہون خواہان — تشفی اُنکی
دل و دین استوار اُنسے ہوا ہی — لیاقت کا

دیانت داری و تقویٰ شعاری
انھین سے اب رہی عالم مین جاری

رئیسُ الاولیا ہین شیخِ کامل
شریف النّاس فرخندہ شمایل

امینِ گنجِ اسرارِ الٰہی
ہمایون تاجدارِ ملکِ شاہی

قوام الخلق قطب الوقت نامی
امیرِ معرفت کیشانِ سامی

دیارِ حق شناسائی کے سرور
رہِ توحید حقّانی کے رہبر

یم فیض و عطا کے دُرِّ مکنون
قیاس خلق سے شان انکی افزون

دل و دلدار مقبولونکے ذیشان
سرآمد عارفون کے فخر دوران

ادب آموز حق کے طالبون کے
لطایف بخش سارے راغبونکے

لبھانے حق سے دل لوگونکے فایق
ہوئے کامل ولایت انسے شایق

سپہرِ مکرمت کے ماہِ انور
رفیع المنزلت ملکوت منظر

ہمیشہ اُنپہ ہو رحمت خدا کی
ملے ہمکو مدد انکے عطا کی

سرِ مصراع سے یک حرف لے جو
ملا وے تو ملے نام انکا نیکو

استاذ کی تعریف مین

حصول شعر میرے ہاتھہ آیا
ضیا اس شمع دلنے میرے پایا

رضا اور لطف سے استاذ کے ہی
ترشّد باعثِ ارشاد کے ہی



میرے استاد حضرت مولوی ہین ۔ وحید العصر شیخ دہلوی ہین
لسان الحق بیان علم دین مین ۔ ولی ہین اولیائے کاملین مین
یقین ہین اختر برج رشادت ۔ مقرر گوہر درج سعادت
یہان علامۂ دوران ہین ذیشان ۔ رئیس فاضلان اہل عرفان
عجب ذات مبارک ہی مخیر ۔ بھی ہین در رشتۂ آل پیمبر
دلیل الخیر اور درویش و عامل ۔ افاضت کے طریقے مین ہین کامل
لباس ورع مین بادین پناہی ۔ لئی ہی کشور حکمت کی شاہی
ہمیشہ ہی جو انکا فیض جاری ۔ دل و جان اس سے پائے ہین قراری
ہوا فیضون سے انکے بہرہ ور جب ۔ لکھا ان مجلسونکو نظم کر تب
وہین سے یہہ شرف پایا ہون اور ۔ یقین ہی جو انہین دیکھینگے کر غور
مجھے بولینگے خوش ہو خوب و نادر ۔ دعا حق سے کرینگے میری خاطر
ظلال مکرمت ہو انکا مبسوط ۔ لکھون کیا بات اس سے اور افزود
ہر اک مصراع سے ہر حرف اول ۔ ہی انکے نام نامی پر مدلل



مناجات

خدایا مجھ پہ کر باب سخن باز ۔ سخن کے رمز سے کر مجھکو ہمراز

مجھے بلبل کر اب باغِ سخن کا
نواخوان کر سخن کی انجمن کا

سخن کا تاب دے میری زبان کو
سخن کا آب دے میرے بیان کو

مجھے شہرِ سخن مین نامور کر
سخن میرا جہان مین مشتہر کر

سخن ہی یادگارِ طلبِ جاوید
سخن سے ہی مجھے بخشش کی امید

سخنگو کر مجھے حمد و ثنا مین
مدیحِ مصطفےٰ اور اولیا مین

اور انکے ہی طفیل اب مجھکو دے مان
کہ مین ہون سب سے احقر اور نادان

کرم سے اپنے مجھکو شوقِ دل دے
محبت معنوی کی متصل دے

شرابِ معرفت کا بھر پلا جام
رکھہ اپنے ذوق مین ہر صبح اور شام

جہادِ نفس و شیطان پر قوی رکھہ
امورِ دین سے میری پیروی رکھہ

خلافِ دین نہو کچھہ مجھسے صادر
تو کر لایق کہ نالایق ہون ظاہر

مجھے دونون جہان مین سرخرو رکھہ
میری ہر کام مین نت آبرو رکھہ

مجھے مسرور رکھہ کون و مکان مین
سخن مشہور رکھہ میرا جہان مین

اسے شیرین زبانکا دے سرانجام
رہے رنگین بیانی سے دلارام

اسے پڑھنے کا دے اب شوق سبکو
سماعت کا دے اسکی ذوق سبکو

اسے کر دلپذیرِ خلق ہر دم
کہ ہو مرغوبِ خاطر سب کا پیہم



جہان کے باغ مین یہہ مثل گلشن ۔ سدا رکھتا ہو ہر ناظر کا خوش من

تو اس میری دعا کو کر قبول اب ۔ اجابت کے کھلا گلشن مین پھول اب

ہوا جب لطف تیرا شاملِ حال ۔ لکھا تب ہیر کا یہہ مجمل احوال

امان دے اسکو تحریفِ زبان سے ۔ کہ کوئی کچھہ نہ پھیرے اِس بیان سے

رکھہ اسکو حشر تک متلو و مکتوب ۔ نکر ضایع یہہ میرا خاص مطلوب

طفیلِ ہیر میری خام کاری ۔ قبول اور اسکو دے اب نامداری

متلو و مکتوب یعنے پڑھا اور لکھے مین ۱۲

مجلسین بنانے کے سبب مین



میرا اس عصر مین اک یار جانی ۔ گلِ باغِ ودادِ مخلصانی

انیسِ خاص یارِ نیک تدبیر ۔ ملاذِ دوستان و اہلِ توقیر

سخندانی کے ہے دریا کا گوہر ۔ بلندی پر خرد کی مثل اختر

مُعین الدین مُقری اسکا ہی نام ۔ رکھے حق شاد و خوشدل اسکو مادام

وہ بولا لے قلم قرطاس و داوات ۔ رقم کر شاہِ جیلان کی کرامات

کہ اِس درگاہ سے پاویگا یاری ۔ رہیگی تجھہ سے یہہ یک یادگاری

کہا مین نے کہ ای یارِ نکو نام ۔ بھلا لکھتا ہون کچھہ اب گرچہ ہون خام

لکھی تب ایک مجلس دھیان کر بات — تھے گیارہ سو پہ گیارہ اسکے ابیات

اُسے دیکھا جو میرے مخلصون نے — کرم فرما رفیق و مونسون نے

تو فرمانے لگے اسطور مجھکو — سن اتنی بات جو کہتے ہین تجھکو

تو گیارہ مجلسین ایسی بیان کر — کہ ہون شمع فصاحت سے منوّر

کہا مین نے اگر چاہے خداوند — اسی اسباب کا ہون آرزومند

خدا کے فضل سے پایا سر انجام — کتابین چار ہاتھ آئین ہوا کام

کتابون کے حوالے سے ہین تحریر — مصنّف اُنکے ہین ارباب توقیر



مناقب غوثیہ ہی اُنمین اوّل — بھی تحفہ راغبین ثانی ہی اکمل

قلائید الجواہر تیسرا خوب — سفینہٗ اولیا چوتھا ہی مرغوب

انہی مین سے مناقب منتخب کر — بہ ترتیب مناسب ربط دیکر

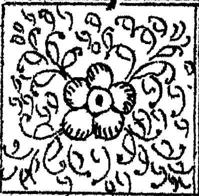
کئین سب مجلسین گیارہ مرتّب — رکھا زین المجالس نام انسب

اب اُنسے جو سخندان ہین سخنور — یہہ کہتا ہون نہایت عاجزی کر

اگر اسمین کہین ہو سہو و نسیان — سُدھارین لے اُسے کر مجھپہ احسان



کہ یہہ انسان سے ہی غیر ممکن
کہ بھول اور چوک سے بچ جائے کسدن



مجلس اوّل

قلم تو تو سیاہی مشکبو کر
نگارون پہلی مجلس کے مطالب
فضایل قطب دین کے وے جو مشہور
خدا نے یہہ خبر دی انبیا کو
اور انکی منزلت اور شان ومقدار
کہ غوث العالمین کا ہی بڑا مان
بہت راز و نیاز انکو خدا سے
کہ انکے وجد مین خلاق عالم
رسول اللہ کے جان وجگر ہین

صفا قرطاس کافوری پہ خوشتر
کہ ہین غوث الخلایق کے مناقب
ہوئے پیش از تولد انکا مذکور
اور اپنے برگزیدے اولیا کو
کیا یکبارگی اوّل سے اظہار
مقرب سارے محبوبون ذیشان
کلام الہام مین خاصی ادا سے
کرے انکو ندا یا غوث اعظم
ابو الحسنین کے نور بصر ہین

تو تو یعنی موتی



مشکبو یعنی مشک کی خوشبو ۱۲

حسن سرور کے عالی خاندان مین
چراغ پر ضیا ظاہر عیان ہین

حسین مجتبیٰ کے باغ کا گل
امامت کے چمن کے تازہ سنبل

طراز المذہب و بحر شریعت
امین اولیا شاہِ طریقت

امیر السالکین والا مناہب
کہ ہین شمس المشارق والمغارب

ہین قبلہ واصلونکے سرِّ آدم
وسیلہ طالبونکے قطب عالم

امام العارفین والواصلین ہین
امیر المؤمنین والمسلمین ہین

محی الدین خواجہ بو محمد
ہی عبد القادر انکا نام امجد

کہ جیلانی و گیلانی ہین مشہور
خدا کے لاڈلے محبوب و منظور

بیان ہی بہجۃ الاسرار مین خوب
شہاب الدین سہروردی کا مکتوب

جناب غوث اعظم سے یہہ مذکور
سنا ہون بالیقین ہین نے ہو مسرور

کہ فرمایا ہی یون منبر پہ ظاہر
خود اپنے مدرسے مین شاد خاطر

ولی اللہ جو ہی سو مقرر
نبیون مین سے ہی ایک کے قدم پر

مگر مین ہون قدم پر اپنے جد کے
محمد مصطفیٰ شاہِ ابد کے

اٹھایا ہی میرے جد نے قدم جو
رکھا مین نے قدم وہان محترم ہو

ولے مین نے نبوت کے قدم پر
قدم اپنا نہین رکھا مقرر



سبب اسکا یہہ ہی جو اس مکان پر
اسی مضمون پر ایک بیت خوشتر
وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
ہوئی اس سے یہان تحقیق یہہ بات
رسولِ مجتبیٰ کے ہین قدم پر
مراتب سے سب اہلِ معرفت کے
کرامات اُنکے ہین بیحد و وافر
چنانچہ معجزاتِ شاہِ لولاک
تمامی معجزاتِ انبیائ سے
کہین یک معجزہ تھا ایک نبی کو
ولیکن معجزے خیر الورا کے
بہت ہین بے نہایت حد سے وافر
سو ویسے قطبِ عالم کے کرامات
کراماتون سے سارے اولیا کے
ہین جتنے اولیا سب کی کرامات

نہ رکھیگا قدم غیر از پیمبر
قصیدہ مین بھی ہی منظوم یونکر
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ
کہ حضرت پیر سلطانِ کرامات
اسی باعث ہی رتبہ اُنکا برتر
مناصب سے گرامی منزلت کے
کہ ہین عالم مین مشہور اور ظاہر
جو ہین بیحد نہ پہنچے انکو ادراک
کہ سب مشہور ہین صدق و صفا سے
کہین درجات تھے افزون کسی کو
رسولِ حق امام الانبیا کے
تھے اگلے معجزے بھی انمین ظاہر
بہت بیحد ہین ظاہر باکمالات
عنایاتون سے ہر اہلِ عطا کے
تھے ظاہر غوث مین سچ مان یہہ بات



خیر الورا
یعنی بہترین
خلق کے
۱۳

اور اونکا مرتبہ سب اولیا مین
اسی موجب مقرّر ہی کہ جونکہ
تمامی مرسل و پیغمبرون مین
غیاث الخلق شاہِ اولیا ہین
جو عبد الحق شیخِ دہلوی نے
لکھی تکمیل ایمان مین سو یہہ بات
و یا بعضے ولیون سے ہین مشہور
ہوئین ثابت جو پیہم از رہِ نقل
خصوصًا بعضے اعظم اولیا سے
کہ یعنے غوث اعظم کے کرامات
سچا ناسب عقیدے لیکے کر اقرار
امام یافعی لکھتے ہین یہہ بات
ہوئے ظاہر جو پے در پے مقرّر
نہین ویسے ہوئے ظاہر کسی سے
سنو ہین پیر شیخِ جن و آدم

تمامی اصفیا اور اتقیا مین
رسول اللہ کا رتبہ ہی برتر
رسالت کے فلک کے اختر و مین
سر و سالار اربابِ صفا ہین
محدث اور فائق مولوی نے
کہ جو بعضے صحابون سے کرامات
اور اونکی ہی سچائی سب کو منظور



نہین انکار و شک کو اسمین کچھہ دخل
کہ جو ہین قطب دین غوث الورا سے
اور انکے خرق عادات و کمالات
نہ شک رکھنا نہ کرنا اُنسے انکار
کہ حضرت غوث اعظم کے کرامات
سو ہین معروف اور مکشوف سب پر
ولیکن نہین کہین کامل ولی سے
مقرّر بلکہ ہین شیخ دو عالم

که جو هین مصطفےؐ سالار اکبر — تمامی جن و انسان کے پیمبرؐ

پیمبر بلکه سب ایجاد کے هین — شهنشه کشور ارشاد کے هین

ولی هین غوث اعظم ذو المنن کے — بهت آگے تعلّق سے بدن کے

که جیسے هین نبی سلطانِ مُرسل — جو هی کُنتُ نَبِیًّا قولِ اکمل

شبِ معراج کی هین جو کرامات — که ظاهر هو نبیؐ سے کی ملاقات

کبهی مکّهی نه بیٹهی اُنکے تن پر — نه بیٹهی جون پیمبرؐ کے بدن پر

پسینا اُنکے تن کا تها معطّر — مهکتا مثل بوئے مشک و عنبر

پیمبرؐ کے مبارک تن کا جون کر — پسینا تها بهت خوشبو معنبر

قضا حاجت کو جاتے آپ جسجا — تو جهاڑا اور پیشاب اُنکا اُسجا

زمین جاتی نگل لے اپنے بهیتر — اثر اُسکا نه رهتا کچه وهان پر

که جیسا مصطفیٰ کا غایط و بول — نگلجاتی زمین سن سچ هی یهه قول

جناب پیر سے پوچها یهه احوال — لگے کهنے قسم کها حق کی فی الحال

که یهه هی جسم میرے جدّ کا جانو — نه جسمِ عبد قادر هی جو مانو

یهان لکهنے هین یون ذی فضل و تکمیل — جواب اسطور سے دینے کی تاویل

اشاره اسمین یهه تا جانے سائل — فنا هونے کو حضرت کے خصائل



رسول اللہ مین ذاتاً و حالاً — و قولاً اور فعلاً اور کمالاً

بس اب اس سے ہوا معلوم جو حق — کہ رتبہ قطب ربّانی کا مطلق

بہت ہی برتر و بالا سبھون سے — گروہِ اولیا کے مرتبون سے

تصرّف اور اونکا فیض سرمد — نہ آوے حصر مین از بس ہی بیحد

بیان کرتے ہین یونکر اہلِ عرفان — جو بہتر فیض پانیکا ہی سامان

کسی کامل سے جو چاہے توسّل — کہ تا اسپر کرے حق کچھ تفضّل

سو ہی خالص ارادت اور محبّت — رسوخِ اعتقاد و صافِ نیّت

اور البتہ نہو یہہ اسکو حاصل — مگر سُننے سے کچھ اُسکے فضایل



حضورِ قلب سے باشوقِ وافر — پھر اسمین ذوق ہوا اور جمع خاطر

مقرّر جتنی نیکون کی کرامات — اور انکی خوبیان اور ذکر حالات

بصدقِ اعتقاد و صافِ نیّت — سُنے تو سُننے والے کی محبّت

بڑھیگی اتنی اور اُس کا ارادہ — بہت مضبوط ہوگا اور زیادہ

اسی پر مولوی جامی نے خوش تر — کہا ہی مثنوی مین اپنی یونکر

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد — بسا کین دولت از گفتار خیزد

بھلا جو چاہے اب اس مدّعا کو — کرون حاصل فیوضِ اولیا کو

تو وہ اُنکے مناقب اور فضایل — حضورِ دل سے ہوکر خوب مایل

پڑھے یا تو سُنے از روے اخلاص — کہ تا اونکا ہو مخلص دوست وہ خاص

اور اسکو اس وسیلے سے ملے سب — جو کچھ ہو مدعا اور دلکا مطلب

کہ ہی ثابت خبر سے یہہ روایت — حدیثِ مصطفےٰ ہی باعنایت

بیان کرنے مین نیکو نکے فضائل — ہوا کرتی ہی رحمت حق سے نازل

اور اس سے طالبانِ یاوری کو — مُریدانِ طریقِ قادری کو

سدا ہو دوجہان کا نفع حاصل — رہے نت قربِ حقّانی مین داخل

یقین اس پڑھنے سننے سے لگے ہاتھ — وسیلہ وصلِ دل کا پیر کے ساتھ



قرارِ جان و دل بھی ہاتھ آوے — فراخی اور فراغت منہہ دکھاوے

جنیدِ پاک باطن حق کے منظور — کہ اُنکی عرف بغدادی ہی مشہور

یہہ کہتے ہین کہ باتین اولیا کی — ہی ایسی فوج فوجون سے خدا کی

جو ہوتے ہین قوی اس سے سراسر — مریدون کے دل و جان شوق پاکر

اب اسباعث جو یوسف پُرخطا ہی — مناقب پیر کے لکھنے لگا ہی

کہ تا کسبِ سعادت مین ہو داخل — کرے اپنے مطالب دلکے حاصل

مُریدِ قادری جو ہین سو وے بھی — سعادت یاب ہون کر رُشد طلبی

خدا بر لاوے ہم سب کے مطالب
طفیلِ سرورِ عالی مناقب

سُنو مذکور پہلی منقبت کا
کمالِ پیر عالی منزلت کا

کہ یون لکھتے ہین اہلِ دل بہ ایضاح
کہ جب آدم کے فرزندونکی ارواح

جناب حق تعالیٰ مین بظاہر
کئے میثاق کے دن لا کے حاضر

فرشتونکو ہوا تب حق کا فرمان
کہ کرنا تین صفان سبکی اب یہان

صفِ اوّل مین رہین انبیا کی
صفِ ثانی مین رہین اولیا کی

صفِ ثالث مین رہین باقی سب
کھڑی کرنا تو ویسا ہی کیا تب

صفِ ثانی مین روحِ شاہِ جیلان
کھڑی تھی با کمالِ عزّت و شان

مگر ہونے سے عالی مرتبے سب
کہ تھے انکو ازل سے اسلیئے تب

نکل اس اپنی صف سے باہر آکر
کھڑے رہتے صفِ اوّل مین جاکر

جنابِ ایزدی کے کار پرداز
صفِ ثانی مین لا رکھتے باعزاز

ہوا جب اس بموجب تین مرّات
تو پیغمبر سے جا کی عرض یہہ بات

کہ روحِ پر فتوحِ شاہِ جیلان
نہ رہتی ہی صفِ ثانی کے درمیان

صفِ اوّل مین جا ہوتی ہی داخل
رسولونکی ہوا رواحون سے واصل

یہہ سنتے ہی وہین ختمِ پیمبر
تبسّم کرکے وہان آئے ہین چل کر



بہت شفقت سے ساتھ انکو لیا اور / رکھا اس صف کے صدر میں فی الفور

تھے محبوبان حق اس صف میں شامل / کہا پھر ای میرے فرزند کامل

تمہارا یہہ مکان ہی اتو اس روز / ولیکن تمکو ای دلبند فیروز

بامر اللہ دیتا ہوں بشارت / کہ ہوگی جسگھڑی قایم قیامت

مقام قرب میں درجائے محمود / کہہی جائے شفاعت حق سے مشہود

میرے ہمراہ ہوگے اس ٹھکانے / گرفتاران امت کو چھڑانے

روایت ہی جو ہیں دیو و شیاطین / نہیں موت انکو تا محشر در آئین

نہ مرتے بلکہ اور ہوتے ہیں پیدا / یہی تقدیر ہی ان میں ہویدا

ولیکن فرقہ جنوں میں ہی موت / جو پیدا ایک ہو تو ایک ہو فوت

بہت حضرت سلیمانؑ کے زمان میں / تھے سرکش جن و شیطان ہر مکان میں

ہوئے حضرت سلیمان فکر میں تب / کہ یہہ سرکش ہیں میرے باوجود اب

بہت لوگوں کو جا دیتے ہیں آزار / یہہ میرے بعد ہوگا حال دشوار

پریشان اور حیران ہوگا عالم / تو ہاتف سے ندا آئی اسی دم

کہ جو آخر زمان کے ہیں پیمبرؐ / محمد مصطفیٰ عالم کے سرور

لے آوینگے جب اس دنیا میں تشریف / سو آسانی سے سب تا لینگے تکلیف



تو یک تن اُنکے فرزندو نسے فرجام
جو نورِ فیض سے ہین عالم افروز
تب اُن دیُو و شیاطینونکو یکبار
اسی دستور اُن کی قید مین سب
یہہ سنکر خوش ہوئے حضرت سلیمانؑ
کیا یہہ حکم ہوکر فارغ البال
جو سرکش تھے مقید کرکے باہم
کہا پھر یون کہ سب آخر زمانین
خلاص اس قید سے ہونگے مقرّر
یہہ لکھتے ہین بزرگانِ خوش آئین
بہت دیتے تھے عالم کو اذیّت
نہوتے تھے کسی تعویذ سے دور
اور ایسے جن و شیطان جنکو یکچند
انہین سب کو تو بند سے بولتے ہین
یہہ سب آخر زمانے مین مؤیّد

کہ عبد القادر اُنکا نیک ہی نام
کرینگے جب جہان کو فیض اندوز
تمھاری قید مین ہین جو گرفتار
رکھونگا حشر تک تا جاوینگے دب
بجالائے خدا کا شکر احسان
کہ ان دیوون شیاطینونکو فی الحال
دیا ہی ڈال دریا مین ہو بنجیم
زمانِ خیر و برکت اقتران مین
اور انکا بند کھل جاویگا یکسر
کہ جو جو دیو اور جن و شیاطین
اثر کرتی نتھی اُنپر عزیمت
بہت تھے سرکش و بیباک و مغرور
سلیمانؑ نے کیا ہی عہد لے بند
کہ یعنے عہد کے باندھے ہوئے ہین
رہینگے غوثِ اعظم کے مقیّد



مقرر ہے اسی موجب بلا شک ‎ کہ جتنے جن و شیطان ہین جہان تک

سبھی تھے حکم مین غوث الورا کے ‎ شہ عالم امام الاولیا کے

کہ شیخ الانس والجن فی الممالک ‎ وہی ہین بلکہ ہین شیخ الملائک

جو انکی ہیبت و صولت سے پیہم ‎ لرزتے تھے گھرونمین اپنے ہردم

کہ ابتک قید مین ہین سب انھین کے ‎ خلیفے ہین جو غوث العالمین کے

بیان اسکا بھی تم آگے سنوگے ‎ سعادت کے چمن کے گل چنوگے

شب معراج کے اب تو مناقب
بیان کرتا ہون سنلو ہوکے راغب

کہ اس شب غوث کی روح مطہر ‎ مبارک جسم سے موجود ہوکر

رسول اللہ کے استقبال کو جا ‎ کمال اپنا دکھایا دیکے کاندھا

کہ تا خیر البشر ختم رسالت ‎ چڑھے ہین عرش پر باصد جلالت

مصنف نے قلائد کے لکھا ہے ‎ شیوخ صوفیون نے یون کہا ہے

کہ حضرت سرور عالی مکان نے ‎ غیاث العالمین قطب جہان نے

رسول اللہ کو باعزت و فر ‎ شب معراج مین دیکھا مقرر

ولایت کی لئے خلعت اسی رات ‎ دکھا اپنا وہان قرب و کمالات

تھی محبوبی وراثت کی وہ خلعت
کہ یون منقول ہی غوث الوریٰ سے
یہہ فرمایا ہی غوث العالمین نے
کیا ہی جب عروج شان و شوکت
اور آپہنچے جو سدرۂ منتہیٰ کو
اگر اب یا محمدؐ قدر یک بال
حرارت سے تجلّیاتِ حق کی
تو میری روح بھیجی حق نے اسدم
کہ پاؤن فائدہ خیر الوریٰ سے
سو ہو خدمت مین حاضر باسعادت
براق آسا ہوا اُن پاس حاضر
اور اپنے ہاتھہ مین لے باگ خوش ہو
کہ پہنچے در مقام قاب قوسین
لگے کہنے مجھے ای میرے فرزند
تمھارے دوش پر میرا قدم اب
جو مطلق احمدیّہ ہی ولایت
شہِ کونین قطب الاولیا سے
کہ میرے جدّ امام المرسلین نے
شب معراج مین باداب وصولت
کہا جبرئیلؑ نے اِس مدّعا کو
یہان سے جون چلون آگے تو فی الحال
مین جلجاؤن قسم ربّ الفلق کی
پیمبرؐ کی طرف کر شاد و خرّم
محمّدؐ مصطفےٰ نور الہدیٰ سے
خلافت پائی حاصل کر ولایت
کہ چڑھ بیٹھے شہِ روشن ضمائر
چلے آگے مکانِ لامکان کو
رسولِ مجتبیٰ سلطانِ کونین
سعادتمند نور العین دلبند
تمھارا اولیا کے دوش پر سب



جو ہین اہلِ عیان حق کے مقرّب
بیان کرتے ہین یونکر شیخ قاسم
مجھے بعضے بزرگون نے کہا ہی
جو فرماتے تھے یون قطب الفریقین
شبِ معراج مین باشوکت و فرّ
تو روحین انبیا اور اولیا کی
سب اپنی جا سے استقبال کو آ
بقدر منزلت ہر اک کو اکرام
ہوئے جب عرش کے نزدیک حضرت
جو دیکھا عرش اونچا اور بڑا ہی
تو میری روح کو بھیجا خدا نے
مؤدّب ہو وہان اُنسے ملا جا
ارادہ ختم مرسل نے کیا جب
ہوئے ہین حق سے میرے حق مین سائیل
تمھارا ہی یہہ فرزند گرامی



تمھارا نت قبول لینگے قدم سب
سلیمانی بڑے مشہور عالم
انھون نے غوث اعظم سے سنا ہی
کہ میرے جدّ سرور سالار کونین
چڑھے سیّار ہو چرخ برین پر
اور اہلِ رشد و ارشاد و عطا کی
ملین حضرت سے فیضِ سرمدی پا
ملا حق کی طرف سے اور انعام
محمّد مصطفےٰ سالار ملّت
عروج اُسپر بھی لابد ہو پڑا ہی
پیمبر کی طرف یہہ فیض پانے
رکھا سیڑھی کے بدلے اپنا کاندھا
قدم رکھہ میرے کاندھے پر چڑھین تب
ندا آئی کہ ای محبوب کامل
ہی عبد القادر اُسکا نام سامی

نہ کرتا ختم تم پر گر نبوّت / تو یہہ تھا اُنکے لایق ذی فتوت

کیا حضرت نے اسپر شکر بسیار / لگے پھر مجھسے فرمانے یہہ گفتار

کہ پایا ہی تمھین بس یہہ سعادت / جو دیکھا مجھکو اور یہہ پائی نعمت

سعادت اس کسی کو ہی میسّر / جو دیکھے تمکو مخلص ہو نظر بھر

کہ دیکھے اُسکو جسنے تمکو دیکھا / یہہ ستائیس نسبت تک ہی لکھا

وزیر اپنا کیا تم کو مقرّر / دو عالم مین کہ ہو عالم کے رہبر

قدم اپنا جو کاندھے پر تمھارے / رکھا ہون مین نے اب میرے پیارے

قدم ہوگا تمھارا تا بہ محشر / رضائے حق سے دوشِ اولیا پر

نہ کوئی کچھ کریگا اس سے انکار / نہ ہوگا کچھ کسی کا فخر اظہار

اگر ہوتی میرے پیچھے نبوّت / تو ملتی تمکو وہ بیشک و شبہت

ہوئی مجھپر نبوّت ختم یکسر / نہ کوئی اب نبی ہوگا مقرّر

روایت ہی بزرگان زمان سے / خدا کے دوستانِ اہلِ شان سے

جو فرمایا ہی قطب دو جہان نے / کہ میری روح کو حق جلّ شان نے

دیا ہی یہہ شرف معراج کی رات / جو دیکھا اپنے جدّ کو باکمالات

اور اس سے بھی کیا ہی مجھکو اعلام / کہ ایسا اب ہوا ہی اُنکو الہام



کہ ای محبوب تمکو کچھ خبر ہی — کہ یہہ ہین کون کیا انکا ہنر ہی

پیمبرؐ نے کہا ای کردگارا — تو بہتر جانتا ہی مجھسے سارا

کہا حق نے تمھارے ہین یہہ فرزند — حسنؑ سرور کے فرزندو نسے دلبند

ہی عبدُالقادر انکا نام مرغوب — کیا انکو تمھارے بعد محبوب

کہ ہی نزدیک ہو یون انکو یکشان — ولیّون مین کہ جو ہین اہلِ عرفان

تمھین جسطورسے ہی شانِ اظہر — نبیّون مرسلون مین شہرت آور

ہوئی یون حق کی جانب سے خبر جب — تو ایسا مجھسے فرمانے لگے تب

کہ ای ابنِ نکوکار و خردمند — خدا کے دوست اور میرے جگربند

ہوا مین خوش جو دیکھا تمکو ایسا — ہوئے تم شاد جو دیکھا مجھے آ

رہِ صدق و صفا کے رہنما ہو — میرے پیارے ہو محبوبِ خدا ہو

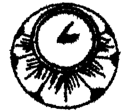
تمھین ہی شانِ عالی دوجہانمین — ولایت اور محبوبی مکان مین

قدم اپنا جو کاندھے پر تمھارے — رکھا ہو نمین نے اس ساعت تو بارے

قدم ہوگا تمھارا ای نکونام — تمامی اولیا کے دوش پر عام

جو ہین امت سے میری اہلِ عرفان — مُوَحِّد صوفی و درویش ذیشان

لکھا ہی یون شیوخِ خوش بیان نے — کہ جب حضرت رسولِ انس و جان نے



بڑے اعزاز سے معراج کی رات
اور آپہنچے قریب عرش اعظم
مقامِ قدس سے آئی یہہ آواز
بچا راد لمین تب حضرت نے اسطور
جوان ایک خوبصورت ماہ پیکر
ہوا پر نور سارا عرش و آکاس
زبانِ حال سے بولا مؤدّب
پیمبر نے قدم اپنے اُسی دم
اٹھا جب وہ جوان قرب اپنا دکھلا
چڑھے جب عرش پر ختم پیمبرؐ
جوان کے رخ توجہ کر یہہ پوچھا
کھڑا تھا وہ جوان از بس ادب ساتھہ
نہ کچھہ پاسخ دیا خیر الورا کو
تو یوں حضرت نے کی تجویز دلخواہ
کھڑا جو اسجگہہ اب یہہ جوان ہی

کئے جا طی سب اطباق سمٰوات
تو دیکھا عرش او اونچا ہی اسدم
کہ آنا عرش پر ای محرمِ راز
ہی اونچا عرش اوپر جاؤن کسطور
جو اسکی روشنی سے منہہ کے یکسیر
وہاں ظاہر ہو بیٹھا مصطفےٰ پاس
قدم کاندھے پہ میرے رکھہ چڑھو اب
رکھے کاندھے پہ اُسکے ہوکے خرّم
لگا کاندھا برابر عرش کے جا
کیا شکر خدا خوشنود ہوکر
تمھارا نام کیا دو مجھکو تبلا
لگا سینے سے اپنے جوڑ کر ہاتھہ
محمّدؐ مصطفےٰ نور الہدیٰ کو
کہ جو ہی اس جوان کو رفعت و جاہ
سو البتّہ نبوّت کا مکان ہی



ولایت کی نہین یہہ جاے فرجام | اگر یہی تو نبی ہی صاحب نام

اوسیدم حق سے اونکو آئی آواز | کہ ای میرے حبیب خاص ممتاز

ادب سے سامنے جو یہہ جوان ہی | تمھارا نور دیدہ بیگمان ہی

تمھارے ہین یہہ فرزند ونہین موصوف | ہی عبد القادر انکا نام معروف

تمھارا دین دست ملحدون سے | ضلالت گستران مفسدون سے

ضعیف و ناتوان و زار و بیمار | بسان مردہ ہوجاویگا جس بار

تو یہہ چنگا کرینگے اوسکو اوسدم | توانا مثل زندہ چست و محکم

سلوک و وجد مین سب سے مقدّم | خطاب انکو کرونگا غوث اعظم

رسول مجتبیٰ سالار سرمد | یہہ سنتے ہی ہوے خوشحال بیحد

اداکر شکر حق کا اور دعا کر | کہا ای ارجمند نیک اختر

میرے فرزند ہو اور نور دیدے | خدا کے خاص ہو اور برگزیدے

تمھارے دوش پر میرا قدم اور | تمھارے ہی قدم کا حال اسطور

کہ ہوگا دوش پر سب اولیا کے | جو صاحب ہین عنایات و عطا کے

جو انمین سے قبولیگا قدم تو | ولایت پر رہیگا محترم ہو

کریگا جو قدم سے کبر و انکار | ولایت اپنی کھو ہوجاویگا خوار



عزیزو مانئے یہہ سب روایات ہوئی ہین یون بہت ظاہر کرامات

قدم کو پیر کے جس نے نہ مانا ولایت کھو نہین پایا ٹھکانا

پڑا خواری مین وہ پاکر ندامت رہا افسوس کرتا تا قیامت

کہ یہہ آگے بیان بھی ہوگا مرقوم اگر چاہے خدائے حیّ و قیّوم

یہی بس حجّت و برہانِ کامل کہ رتبہ غوث کا ہی سب سے فاضل

سمجھنا چاہیئے اس مدّعا کو کہ قطبُ العالمین غوث الورا کو

قبولیّت کی ہی شان ابتدا سے شروعِ آفرینش مین خدا سے

جو ہی مقبولیت سو اوّلی ہی نہ کچھ یہہ آج کل سے ہو رہی ہی

یہہ ہی آغازِ خلقت سے مقدّر مقدّر حق تعالی ہی مقرّر

جو کچھ ہی سو یہی مقبولیت ہی عقاید مین بھی یہہ معقولیت ہی

لطایف مین بیان ہی اور یونکر لکھا ہی عمدۃ الخلفا نے خوشتر

جو نام انکا کمال الدین شاہی ہی بغدادی شریفی خوش نگاہی

کہ ہی یہہ نقل تاج الاولیا سے سراج الاصفیا و الاتقیا سے

جو لکھتے ہین کہ جب معراج کی رات مبارک روحِ سلطانِ کرامات

جمالِ مصطفیٰ کے دیکھنے کو نہایت شوق دل سے مستعد ہو



اس اپنی جان سے جو جانفزا ہی — مکان او ریا کی منتہا ہی
نکل آیا کمالِ شانِ فاخر — ہو جسم فیض پیرائی سے ظاہر
ہوئے حاضر محمد مصطفیٰ پاس — بجا لا حق خدمت پائی سب آس
اور اُن فیضوں نکا سر پر لے لیا تاج — کہ وے مخصوص تھے در عین معراج
نبی صاحب نے با شانِ معلّیٰ — وہین تب عرش پر چڑھنے کو چاہا
کہا یا قادر اور اپنے قدم پھر — رکھے اُنکے دوش پر ہو شاد خاطر
چڑھے عرشِ برین پر شاہِ ابرار — محمد مصطفیٰ عالم کے سالار
جناب حق سے یون آئی ندا تب — کہ ای محبوب میرے اور مقرّب
یہہ کچھہ تم جانتے ہو کسکی یہہ روح — اور اسکا کیا نشان اور نام ممدوح
نبی صاحب نے تب کی عرض یارب — کہون کیا مین تجھے معلوم ہی سب
پر اتنا ہی کہ بوے آشنائی — ابھی اس روح سے کچھہ مجھکو آئی
یہہ ہی شاید گلِ باغِ قرابت — مین اپنی اسمین پاتا ہون صداقت
نشان و نام اسکا تجھکو لاریب — سبھی معلوم تو ہی عالم الغیب
ندا آئی کہ ای محبوب امجد — تمہارے تو یہہ ہین فرزند ارشد
حسنؑ سرور کی ہین اولاد مین ایک — کہ عبدالقادر اُنکا نام ہی نیک



ولایت اور کرامت کی سبہا کے ‏ ‏ ہین صدر و بدر محبوبی سما کے

نہین کوئی ولی ہم شان اُنکا ‏ ‏ تمہارے ہی سبب سب مان اُنکا

محمد مصطفےٰ سُن یہہ بشارت ‏ ‏ ہوئے خوش شکر حق کر کے نہایت

فیوض خاص سے اپنے اُسی بار ‏ ‏ نوازا اُنکو کر یہہ اُن سے اظہار

کہا ای فرزند مین ہون اس سے خورسند ‏ ‏ جو دیکھا تمکو کامل اور خردمند

ہوئے خوشنود تم بھی اس سے جُواب ‏ ‏ مجھے دیکھا یہان پا خوبیان سب

مرید و جانشین میرے ہو ذی ہوش ‏ ‏ قدم میرے لئے تم اپنے بر دوش

قدم ہوگا تمہارا تا بحشر ‏ ‏ بدوش اولیائے فیض مظہر

جو ہین امت مین میرے نیک اطوار ‏ ‏ نہ کوئی کر سکیگا کبر و انکار



لکھا ہی یہہ بیان جب شاہ جیلان ‏ ‏ امام عارفان محبوب یزدان

جہان مین آئے طبع عنصری سے ‏ ‏ مبارک جسم صفوت پوری سے

ہوئے ہین بطن مادر سے تولّد ‏ ‏ بسان کوکب برج تفرّد

تب اُنکے دوش پر تھا خوب ظاہر ‏ ‏ پیمبرؐ کے قدم کا نقش نادر

منقّش جیسی تھی مُہر نبوّت ‏ ‏ نبیؐ کے دوش اقدس پر بصفوت

یہی بھی ایک حجّت ہی قوی تر ‏ ‏ غیاث العالمین کے مرتبے پر

که انکا مرتبه سب اولیا مین ۔ تمامی اصفیا اور اتقیا مین
مقرر اس بموجب هی که جونکر ۔ رسول خاص کا رتبه هی برتر
تمامی مرسلون پیغمبرو نمین ۔ هدایت کے سُبل کے رهبرو نمین
که هین ختم رسل سالار عالم ۔ نبیّون مرسلون کے شاهِ اعظم
جو اُنکے دوش پر با عزّ و عظمت ۔ رقم تهی غیب سے مُهرِ نبوّت
غیاث الخلق شاهِ اولیا هین ۔ گروهِ عارفون کے پیشوا هین
که اُنکے دوش پر تها نقش زیبا ۔ اثر پائے پیمبر کا هُویدا
مناقب غوثیه مین منقبت ایک ۔ جو حرز العاشقین سے نقل هی نیک
رشید ابن محمد نے که معروف ۔ جنیدی هین که تهے نیکی مین مصروف
لکهی هی اور وهان لکهتے هین یونکر ۔ که یهه بهی معتبر هی اور قوی تر
پر اُسکی هی عبارت جو بهت طول ۔ براق اور اُسکا حال اسمین هی منقول
جب اس راقم نے اسکو طول پایا ۔ تو مذکورِ براق اس جا نه لایا
فقط اس بعد کا لکهتا هون مطلب ۔ که جب ختم رسل معراج کی شب
جو پهنچے سیر کر سب عرش تک جا ۔ بلند و سب سے بالا اسکو دیکها
مگر هونے سے کچهه بهی حکمتِ رب ۔ هوئی دیر عرش کے پائے سے کچهه تب



که رتبه باوجود اسکاہی کمتر — نبی صاحب کے رتبے سے مقرر
او سیدم روح پاک غوثِ ثقلین — چلی آبولی ای سلطانِ کونین
رکھو کاندھے پہ میرے اپنے اقدام — چڑھو آعرش پر باعزّ و اکرام
امام المرسلین ذیشانِ عالی — شفیع المذنبین امت کے والی
چڑھے جا عرش پر فرمایہہ مطلب — تمھارے دوش پر میرا قدم اب
تمھارا ہی قدم دوشِ ولی پر — جو ہی اہلِ ولایت تابحشر
یہہ دیکھو مرتبه سالارِ دین کا — امام العارفین والواصلین کا
زہے باعزّ و حرمت او تعظیم — زہے یہہ شان و شوکت او تکریم
شبِ معراج مین ایسے ٹھکانے — نبی بن کوئی وہان پاوے نجانے
ہو ظاہر فیض پائے بہت سا — کہان ایسا ولی اس منزلت کا
تمھین کہتا ہون یارانِ خردور — که حضرت غوث کی رُوحِ مُطہّر
شبِ معراج مین تن سے نتھی سو — ہوئی موجود تن سے اور خوش ہو
ہوئی مرکوب تعظیم و ادب کر — نبی صاحب کے چڑھنے کے سبب پر
نہ سمجھو اسکو نادر اور نہ شک لاؤ — رہ انکار و بدظنّی سے باز آؤ
کہ اس موجب بہت معراجکی رات — ہوئے اور ونسے بھی ظاہر کمالات



کہ جیسا مصطفےٰ خیر الورا نے
بہت دیکھی ہین رحین مسلو نکی
کہ ہی مسطور حزب العارفین ہین
نبیؐ صاحب نے جب معراجکی رات
تو یون موسیٰ نے پوچھا یا اخی کر
بھلا تمنے کبھی وہ بھی کہا ہی
کہ علما ہین میری امت کے ایسے
جواب انکو دیا ہان ہین یہہ بولا
کہی موسیٰ نے پھر تکرار یا رب
ہی اب کوئی یہان جو ہوکے حاضر
امام الانبیا خیر الورا نے
محمدؐ بن غزالی کی روان کو
دیا بھیج انکو موسیٰ پاس فی الحال
غزالی نے سلام انکو کیا جا
لگے تب پوچھنے موسیٰ پیمبر

رسول خاص ختم الانبیا نے
اور اس امت کے کامل مقبلو نکی
بطور اس نقش کے جو ہو نگین ہین
کئی موسیٰ پیمبرؑ سے ملاقات
کہ ای میرے برادر رب کے سرور
جو علما امتی کا لانبیا ہی
پیمبر جیسے اسرائیلیون کے
در فضل اپنی امت پر ہی کھولا
کہ ان علمائے امت سے تمھارے
وہ مجھسے ہم سخن ہوجائے ظاہر
شفیع عاصیان روز جزا نے
اشارہ کر بلایا امتحان کو
وہ آپ آگے بڑھے سنتے ہی سب اقوال
جواب اسکا سنا مسنون جو تھا
کہ تیرا نام کیا ہی ای خردور



جواب انکو دیا شیرین مقالی
کہا موسیٰ نے یک پوچھا تیرا نام
غزالی نے کہا حق نے تمھین جب
کہ سیدھے ہاتھ مین تیرے یہہ کیا ہی
عَصَایَ بول اَتَوَکّؤُ بڑھایا
کہ یعنے یہہ عصا ہی میری اسپر
اور اپنی بکریون پر اسسے ہر بار
سوا اسکے ہین اور اسمین مجھے کام
فقط میری عصا ہی بولتے تم
کہا موسیٰ نے جب حق نے ندا کر
میری دانست مین تب آئی یہہ بات
نہ کچھہ نا جانتے یہہ پوچھتا ہی
یہہ اسکا پوچھنا ہی اس سبب پر
کہون باجمع خاطر اسکا سب حال
غزالی نے کہا تمنے بھی مجھکو

محمّد بن محمّد ہون غزالی
نہ پوچھا کیا ہی تیرے باپکا نام
وَمَا تِلْکَ جو پوچھا طور پر تب
وہان تمنے جواب ایسا دیا ہی
جو اسکا حال تھا سو کہہ سنایا
کیا کرتا ہون تکیہ اپنا اکثر
گرا دیتا ہون پتّے جھاڑ سے جھاڑ
کہ وے اس ہی سے پاتے ہین سرانجام
تو بس تھا یہہ جواب اور یہہ تکلّم
وَمَا تِلْکَ مجھے پوچھا برابر
کہ حق ہی عالمِ غیب و شہادات
وہ ذرّہ ذرّہ یکسر بوجھتا ہی
کہ مجھکو بات کرنے مین نہو ڈر
کیا تب حسب حال اتنا بڑا قال
بلایا تا کرون سب بات خوش ہو

وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یَا مُوْسٰی قَالَ ہِیَ عَصَایَ اَتَوَکَّؤُا عَلَیْہَا وَاَہُشُّ بِہَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْہَا مَاٰرِبُ
قشیری



کہا تب یمین نے نام اپنا بڑا کر
ہوئے خاموش سن موسیٰ پیمبرؐ

نبی صاحب نے سب یہہ دیکھ کر طور
عصا اور ہاتھ سے اسوقت فی الفور

اشارہ کر غزالی کو کہا تب
تأدّب یعنے تم کیجو ادب اب

ادب کرنا بھلا ہی تم ولی ہو
نبی ہین حضرت موسیٰ سمجھ لو

لکھا ہی یہہ بھی اسکے بعد مذکور
کہ علّامہ غزالی ہین جو مشہور

محمدؐ نام اُنکا ہی ہویدا
ہوئے جب عالمِ دنیا مین پیدا

نشانی اس عصا کی اُنکے تن پر
نمایان اور ظاہر تھی مقرّر

کتابِ نامور ہی کنزِ اعمال
لکھا ہی اسمین ایسا ایک احوال

اور اکثر کاملون نے بھی لکھا ہی
کہ مضمونِ حدیثِ مصطفےٰؐ ہی

روایت بوہریرہ سے ہی مشہور
حدیثون کی کتابون مین ہی مسطور

کہ جب پہنچے نبی سلطانِ کونین
مقامِ صدق مین تا قابِ قوسین

تو دیکھا ایک عالی قدر اکمل
کہ سر سے پاؤن تک اوڑھے ہی کمّل

اور ایسا سو رہا ہی فارغ البال
کہ اسکو کچھ نہین پروائے اجلال

نبی صاحب کو غیرت آئی اُسپر
جنابِ حق سے پوچھا مسئلت کر

کہ ای معبود اس جائے ادب مین
کہ ہی اقدس مقامِ قدس سب مین



یہہ گستاخی ہی کیسی اور ڈھٹائی — یہہ شوخی ایسی کسنے کر دکھائی
یہہ ایسا بے ادب ہی کون کیا نام — کہا ہی ویس قرنی نیک فرجام
نبی صاحب یہہ بولے تب خدایا — مجھے ہی شوق انکے دیکھنے کا
کہا حق نے کہ ای ختم رسالت — ابھی تو کی ہی اُسنے استراحت
ذرا سویا ہی ستّر سال کے بعد — کیا ہی اور اُسنے مجھسے یہہ عہد
مجھے دنیا مین رکھہ سب سے چھپا کر — نہ پھر مجھہ کو کسی سے آشنا کر
کیا مین نے بھی اس سے عہد محکم — نہ کرنیکا کسی سے تجھہ کو ہمدم
مسلمانو یہہ جانو خوب کر دھیان — کہ خواجہ ویس قرنی صاحب شان



مقام صدق مین معراج کی شب — رہے سوتے جو تھے خاصے مقرّب
نہین دیکھا جمال مصطفےٰؐ آ — رہے محو صفات حق تعالیٰ
یہہ عظمیٰ دولت وکبریٰ کرامت — ہوئی قطب دو عالم کو عنایت
کہ حضرت پیر نے سلطان دین کو — رسول خاص ربّ العالمین کو
مقام صدق مین دیکھا بہ اعزاز — ہو قرب خاص کے بھیدونسے ممتاز
اسی باعث سے یک کامل معرّف — جو ہین بحر المعانی کے مصنّف
کہ انکا نام ہی سیّد محمّد — جو ہین معروف کی شیخ امجد

سو لکھتے ہین یہان ایسا بیانوار   کہ حضرت پیر پیران قطب اخیار

ہین نامی موضعِ محبوبیت مین   گرامی تر مقام غوثیت مین

نہ ویسے اور محبوبانِ ذیشان   اس انداز و مراتب مین نمایان

جو خواجہ ویس قرنی صاحب قدر   خدا کے جملہ محبوبون مین ہین صدر

سو ہین مستور مجذوبونکے مانند   نہ حضرت شاہ محبوبون کے مانند

جو حضرت غوث کی محبوبیت ہی   سو ہی مشہور تر ذی فوقیت ہی

کہ جون محبوبیت ہی مصطفیٰ کی   رسول خاص شاہِ انبیا کی

رسولون کی بڑی محبوبیت سے   بہت مشہور ہی پر فوقیت سے

اِسی باعث کہ حضرت شیخ اکبر   محمد مصطفیٰ کے ہین قدم پر

محبو جنکی یہہ جاہ و جلالت   جسے ایسے ولیون کی ایالت

خدا نے جنکو یہہ عزت عطا کی   خبر جنکی رسولون کو سنادی

نبیؐ صاحب نے بھی معراجکی شب   خلافت دے کیا اپنا مقرّب

کوئی کیا لکھہ سکے انکے فضائل   بیان خرق عادات و خصائل

کہ یہہ دریا ہی ناپیدا کنارہ   جہاز حصر کا کیا اِسمین چارہ

یہی بہتر وسیلہ انکا لیکر   مرادین اپنی مانگو حق سے یکسر



وسیلے پر کرون اتمام یہہ بات | پڑھون حضرت پہ صلوات و تحیات

پڑھو تم بھی سدا صلوٰۃ یارو
یہہ زیور لے عروسِ دل سنوارو

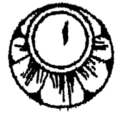
مجلس دوم

قلم خوش عنبرین کاغذ معنبر
بہت فرخندگی سے ہوکے مسرور
کہ اسمین ہی کمالِ مولدِ پیر
خبر دی انکی جو خیر الورا نے
کہ غوث الخلق قطبِ دین و دنیا
اور اکثر جو ولی عالی مکان تھے
انھون نے بھی خبر یہہ دی بیانوار
فریقِ اولیا کے پیشوا ہین

مرکب مشکفامی لے معطّر
کرون اب مجلس ثانی کو مسطور
تولّد کے بیان کی خوب تقریر
رسولِ حق محمد مصطفےٰ نے
جہان مین ایسے ذیشان ہونگے پیدا
کہ ان پر راز پنہانی عیان تھے
کہ حضرت پیر ہین پیرونکے سردار
طریقِ ارتضا کے رہنما ہین



نہین ہی کوئی اُنسا اولیا مین
تولد ہونگے جیلان مین مقرر
مشرف اونسے ہونگے اولیا سب
خدا کے برگزیدے اور محبوب
جب اس عالم مین پیدا ہونگے اسدم
یہہ لکھتے ہین کہ ایکدن سرورِ دین
مدینے مین کہ ہی شہر مطہر
مبارک اپنے حجرے مین فراغت
تو دیکھا خواب مین جو شاہِ مردان
حسن سبطِ گرامی قدر دیگر
بڑی ایک جائے زیبا ور مین باہم
اور انمین سے منور مشعلین وہان
سبھی دس مشعلین ظاہر ہوئی ہین
الگ ہو یکطرف مین ایک مشعل
جب ان چارون نے دیکھی سبکی حالت



کرامات و کمالات و عطا مین
یکین بغداد مین باشانِ اطہر
ذوی العرفان وارباب صفا سب
کہ انکا فیض ہی ہم سب کو مطلوب
ہدایت اُنسے پاویگا یہہ عالم
محمد مصطفی سلطانِ تمکین
نماز چاشت کو پہلے ادا کر
بوقتِ دوپہر کی استراحت
جناب فاطمہ خاتونِ نسوان
حسین مجتبیٰ امت کے سرور
یہہ مل بیٹھے ہین خوشنود اور خرم
نکل ہوتی ہین ظاہر نور افشان
اور اُنسے یکطرف تو ہو رہی ہین
رہی روشن ہو مثلِ بدرِ اکمل
تو کی تو مشعلو نکو یون اشارت



کہ اپنے نور سے نورِ کرامت
کرو اس ایک مشعل کو عنایت

تو ہر مشعل سے ایک لمعہ نکل آ
ملا اس ایک مشعل مین سو یکجا

ہوئی وہ ایک مشعل ایسی لمعان
کہ گویا ہی درخشان مہر تابان

ہوا اس سے منوّر ایک عالم
اور اس سے فیض پائے جنّ وآدم

ہوئے جب خواب سے بیدار حضرت
کیا دلمین یہہ کیا ہو راز قدرت

ہوا الہام حق سے یون اُسی بار
کہ ای میرے حبیبِ خاص مختار

جو دیکھین مشعلین دس تمنے روشن
سو ہین حسنین کی اولاد دس تن

جو یک جانب مین اُنکے نو تھے افراد
حسین مجتبیٰ کی ہی وُہ اولاد

امامت سے جہانمین ہونگے پیدا
کمال ان کا یہہ سب ہوگا ہویدا

جدا تھی ایک مشعل جو منوّر
سوا ابنائے حسن سرورین ہین سر

ہی عبدالقادر اُنکا نام مشہور
کنیّت بو محمّد ہوگی مبرور

لقب انکا تو محی الدین لاریب
مخاطب غوث اعظم ہونگے ازغیب

ہو مولد اُنکا جیلان نیک بنیاد
سکونت کا ٹھکانا شہرِ بغداد

اور اُنکا فیض وارشاد وکرم عام
رہیگا خلق مین معمول مادام

یہہ ہوگا فیض باقی تا بہ محشر
کہ ہونگے اولیا کے شاہ وسرور

مُریدی کی ہو نسبت انسے جسکو
سعادت دو جہان کی ہوگی اسکو

مُرید اُنکا رہیگا فیض پاور
نجات اسکو ہو جاویگی میسّر

ابد تک اُنکی مشعل ہوگی رخشان
خلایق پر ضیائے فیض افشان

مُصَدِّق اسکا ہی حضرت کا منظوم
یہان یک بیت ہی اُسکا یہہ مرقوم

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَاتَغْرُبُ

یہہ ہی اس بیت کی معنی کا حاصل
جو حضرت پیر سے ہی نظم کامل

ہوئے اگلونکے غایب سارے خورشید
رہیگا یہہ ہمارا شمس جاوید

اُفق پر آسمانِ اِعتلا کے
کبھی غائب نہوگا منہہ چھپا کے

لکھا ہی ایکدن حق کے پیمبرؐ
گئے خاتون کے گھر تشریف لیکر

کسی نے انکو ہو کر بہرہ اندوز
دیا گیہونکا آٹا بھیج اُس روز

خمیر اُس کا بنا پاکیزہ تیّار
لگین کرنے کئی یک نان اُس بار

نواسے دو پیمبرؐ کے امامین
وہان تھے کھیلتے آپسمین لے چین

پیمبرؐ نے حسینِ مجتبیٰ پر
بہت کی مرحمت شفقت سے لیکر

کہ دیکھا حضرت زہراؑ نے سارا
اور اپنے دلمین سوچا اور بچارا

کہ اب محبوب ربّ العالمین نے
امام الانبیا والمرسلین نے



بغل مین اپنے سبطِ با صفا کو ۔ امامِ دین حسینِ مجتبیٰ کو
نہایت چاہ سے جو لے لیا ہے ۔ زیادہ حد سے پیار انپر کیا ہے
حسن سرور پرے انسے کھڑے ہین ۔ اجانے اجنبی سے ہو پڑے ہین
بلا پاس اپنے انسے کچھ نہ کی بات ۔ ہے شاید اسمین کچھ سرِّ خفیات
محمدؐ مصطفیٰ عالم کے سردار ۔ ہوئے اس انکے خطرے سے خبردار
اور آ بولے کہ اے مقبولۂ رب ۔ تمھارے دلمین یہہ خطرہ پڑا اب
کہ میری مہربانی کا ارادہ ۔ حسینِ مجتبیٰ پر ہے زیادہ
کہو اسکا سبب کیا اور کیونکر ۔ نہ کی شفقت حسن سرور کے اوپر
کہا بی بی نے اے مخدوم معصوم ۔ خدا اور اسکے پیغمبرؐ کو معلوم
تو بولے آپ دونون میرے فرزند ۔ جگر پیوند دلبند و خردمند
زیادہ یک سے یک ہین میرے پیارے ۔ پر اب مجھکو ہوا معلوم بارے
کہ فرزندون مین شاہ کربلا کے ۔ امامِ وقت نو تن اس ادا کے
ہویدا ہونگے جون شمع ہدایت ۔ ہزارون انسے پاوینگے عنایت
اور ان نو سرورون سے یہہ مہر دین ۔ قوی تر ہوگا عالم مین یہ تمکین
مسلمانون کی محکم ہوگی نیت ۔ زیادہ ہوگی تصدیق و عقیدت



بتائے نام ان سب کے بیا نوار
کہ پہلے انسے زین العابدینؑ ہین
امام جعفرؑ و موسیٰؑ کاظم
محمدؑ عرف انکا ہی تقیؑ اور
حسن ہین عسکری والامفاخر
سُنا جب یہہ بیان سلطان دین کا
تو پھر بی بی کو خطرہ ہو پڑا ہی
اسیکے نسل سے ہوتے یہہ نوتن
لگے بی بی سے فرمانے پیمبرؐ
حسنؑ کی نسل سے ہوتے یہہ نوتن
نبیؐ صاحب نے انکو دے تسلّی
حسن سرور کے فرزندونمین یکتن
کہ وے از نو تنونسے ہونگے مشہور
لکھا غوث الورانے ہی اسی پر
کسی کو جو کہین فرزند ہون دس

اور ان کی عمر کا حال و سروکار
محمدؐ باقرؑ انسے دو ہین ہین
علی موسیٰ رضا امّت کے ناظم
علیؑ جو ہین نقیؑ معروف خوشطور
محمدؐ ہادی مہدیؑ ہین آخر
امامُ الاوّلین و الآخرین کا
حسن سرور میرا بیٹا بڑا ہی
یہہ خطرہ بھی ہوا حضرت پہ روشن
تمھارے دلمین اب گذرا ہی یونکر
کہا حق اور نبی کو اسکے روشن
یہہ فرمایا نہ رکھنا فکر اسکی
ہی عبدالقادر انکا نام روشن
خدا کے برگزیدے دوست منظور
اشارہ اپنے ملفوظونمین یونکر
اور اسکے دلمین ہو یہہ آرزو بس



کہ میری نعمت و میراث سب خاص — دہم فرزند کو پہنچے بہ اخلاص

یہہ اسکی آرزو حق بر لے آوے — سب اسکے دسوین بیٹے کو دلاوے

وہ نعمت اور حق نوبت بہ نوبت — ایا اسمین عجب ہی اور ندرت

اور اس مبہم بیان کی عارفون نے — دقایق کے سخن کے کاشفون نے

یہی تاویل کی ترجیح دے کر — بیان معرفت عنوان سے خوشتر

کہ ظاہر یہہ بیان مبہم جو ہی سو — جواب اس شخص کے خطرے کا ہی جو

کہیگا تو اماموں کے کمالات — جمع کیون غوث مین ہونگے یہہ آیات

نہ سمجھیگا کہ یہہ فضل خدا ہی — کہ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ہی



لکھا مجمع فضایل مین ہی یونکر — کہ یکدن آپ بیٹھے تھے پیمبر

وہان آئے نواسے مصطفی کے — مہ و خورشید برج ارتضا کے

امامان زمان فرخندہ مشرب — حسنؑ سرور حسینؑ مجتبی تب

حسنؑ سرور کو حضرت نے ندا کر — بلایا پیشوا کے پیشوا کر

حسینؑ مجتبی کو یون ندا کی — اماموں کے امام آجاؤ تم بھی

حسنؑ سرور نے آ پوچھا اسی بار — کہ ای نانا میرے عالم کے سردار

مجھے تم نے بلایا کر مخاطب — کہ آؤ ای پیشوا کے پیشوا اب

حسین مجتبیٰ کو پھر بلایا
ندا کرنے مین یونکر کہہ سنایا

کہ تم بھی ای اماموں کے امام آؤ
سبب اور بھید اسکا مجھکو سمجھاؤ

رسول حق نے انکو کہہ سنایا
سبب اور بھید اسکا سب بتایا

کہ ہین پشت حسین مجتبیٰ سے
مسلسل نو امام اکمل عطا سے

مقام و مرتبہ ہر یک کا یکسر
بیان کردی خبر وے ہونگے یونکر

تمھاری پشت سے بس ایک تن سو
خدا کے برگزیدے میرے دلجو

مقام و مرتبے مین ہونگے برتر
مثال اُن نو اماموں کے مُفتخر

پھر انکا نام پوچھا تو کہا سب
ہی عبدالقادر انکا نام اصوب

لقب انکا تو محی الدین معروف
کُنیت بو محمد انکی موصوف

کہا جاویگا انکو غوث اعظمؓ
امام اولیا قطب دو عالم



ظہور انکا جہان کی انجمن مین
مثال شمع ہی پنجم قرن مین

یہہ لکھتے ہین کہ احمد مجتبیٰ نے
محمد مصطفےٰ نور الہدیٰ نے

حسنؓ سرور کی پشت و ناف پر جب
دیا بوسہ نہایت چاہ سے تب

حسن سرور نے پوچھا عرض کریون
کہ چوما میری پشت و ناف کو کیون

جواب انکو دیا ای میرے دلبند
تمھاری پشت مین ہی ایک فرزند

ہی رتبہ اسکا ایسا اولیا مین
بیان کرتے ہین یون اکدن امامین
ہا یون مجلس نبوی مین مسرور
تو پوچھی آپنے یک بات صائب
اگر کوئی کرے تم سے بدی تو
کہا وو بار مین اسکو سہونگا
جواب اسطور حضرت نے سنا جب
ہوا اس باعث تمھاری اکثر اولاد
حسن سرور سے پھر ہو کر مخاطب
کہا مین خود کرونگا اس سے نیکی
اسی باعث تمھاری نسل مین خاص
نجیب الجانبین و صاحب جاہ
برس جب ساٹھ ہونگے انکی مان کو
نہین تب حاملہ ہوتی ہی عورت
رہیگا حمل انکا اُن کی مان کو

میرا رتبہ ہی جیسا انبیا مین
جگر گوشے نبی صاحب کے حسین
بہم بیٹھے تھے مثل شمع پر نور
حسین مجتبیٰ سے ہو مخاطب
تم اس سے کیا کروگے مجھسے کہدو
تلافی بار سوم کر رہونگا
حسین مجتبیٰ سے یون کہا تب
جواری سے امام و اہل ارشاد
کہا کہدو جو تم جانو مناسب
یہہ سن حضرت نے انکو یون خبر دی
ہی یکتا گوہر دریائے اخلاص
گروہ اولیا اللہ کے شاہ
کہ سن یاس ہی نام اس زمان کو
سو ویسے وقت مین با عزت و عفت
فروغ دیدہ عصمت نشان کو



تولّد ان سے ہونگے اس زمان مین | مثالِ مہرِ تابان اس جہان مین

زمین پر میرے وارث حجّت اللہ | ہی عبدالقادر اُنکا نامِ ذیجاہ

ایک ایسا انکو ہوگا مان اور شان | کہ جیسا ہی نبیوںمین میرا مان

ولی کامل محمّد ابنِ فیروز | جو بدری ہین سو کہتے ہین کہ یکروز

میرے مرشد نے خود اپنی زبان سے | کہا مجلس مین یون اہلِ عیان سے

سُنا ہون خضر پیغمبر سے یہہ بات | حسنؑ سرور امامِ ذوالکرامات

خدا کی بارگاہِ کبریا مین | لگے ہین عرض کرنے یون دعا مین

کہ ای خلّاقِ عالم سب کے اعلم | مجھے معلوم یون ہوتا ہی پیہم



میرے بھائی کے فرزندونسے یکسر | ہوئے نو تن امامت پر مقرّر

میری اولاد مین ہی کون ایسا | کہ اسکو مرتبہ ہو انکے جیسا

ندا آئی جنابِ حق سے اسدم | تمہارے سارے فرزندون مین اکرم

امام ایسا کرونگا ایک پیدا | کہ خلق اسکے عطا کی ہوگی شیدا

جو ہین ان نو اماموں کے کمالات | سوا اسمین جمع ہونگے باعنایات

محبون مین میرے ہوگا سرافراز | میری محبوبیت سے ہوگا ممتاز

کہ محی الدّین کر ہوگا مُلقّب | کُنیّت بو محمّد اسکی انسب

مخاطب مجھ سے ہوگا غوث اعظم
حسن کے نور امام الخلق ثانی
ہوئے خوشحال اور شکر خدا کر
کہ یک فرزند میرے بو محمّد
ابو صالح کے نور العین نامی
یہی انکی کنیّت ہوگی اسعد
میری اولاد مین وہ ہونگے ظاہر
ولایت کے فلک پر بدر کامل
میرے نانا کی امّت کے مقرّر
جب ان کا ل نے سب باتین کہین کھول
جو ہان سچ ہی جو بولے ہین میرے پیر
یہہ شہرت حضرت غوث الوراکی
سبھی آفاق مین پھیلی ہی یکسر
ہی اونکو ایک عالی شان او جد
امام دین حسن سالار ملّت

ہی عبد القادر انکا نام اکرم
یہہ سن حق سے نوید شادمانی
کہا مجلس مین پھر سب کو سنا کر
ہی عبد القادر انکا نام امجد
اور انکا عرف جیلانی گرامی
جو ہی میری کنّیت بو محمّد
بہت عالی مناقب ذو المفاخر
حسینی اور حسنی پر فضایل
وہی شیخ مکرّم تا بہ محشر
بھر آنسو اپنی آنکھوں مین اٹھے بول
اور انکا سب بیان اور ساری تقریر
یہہ گلبانگ انکے عزّ و اعتلاکی
بلند آوازگی سے ہی جو اشہر
سبب اسکا وہی جو انکے ہین جد
سو کہتے تھے انھین کو شیخ امّت



یہہ شیخ امت جدی کی تعبیر
میری نانا کی امت کے ہین وہ پیر

شواہد مین لکھا جامی نے یہہ قال
جہان بارہ امامونکا ہی احوال

که چھٹے اور لازم ہی یہی بات
جو اہل البیت کے فضل وکمالات

انھین بارہ امامون مین باتمام
نہ پوچھے منحصر مخصوص اکرام

بنا برا سکے اہل البیت ہین سب
سوا انکے ہین اہل فضل ومنصب

که جیسے حضرت قطب دو عالم
غیاث الخلق شیخ جن وآدم

رسول حق نبیون کے ہین سالار
ولیون کے غیاث الخلق سردار

یہہ شیخ شلنگی سے ہی روایت
جو تھے کامل ولی اہل عنایت

که اوتاد عراقی آٹھ ہین سب
سو یک معروف کرخی واصل رب

سری سقطی سر اخیار دوم
جنید ابرار کے سردار سوم

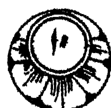
امام احمد حنبل نکوکار
نکو کردار منصور ابن عمار

سہیل تستری اور بشر حافی
غیاث الخلق ہشتم مرد صافی

ہی عبد القادر انکا نام نیکو
تو پوچھا سب نے وے ہین کون کہدو

کہا وے ہونگے عجمی مرد فاخر
که وے بغداد مین آہونگے ظاہر

صدی مین پانچوین ہی مظہر انکا
جہان مین فیض ہوگا اظہر انکا



وہی مطلوب صدیقون کے برحق — وہی سرکوب زندیقون کے مطلق

وہی سرہنگ اوتادون کے فائق — امام افراد کے غوث الخلائق

ہی رتبہ اُنکا اصحابون سے برتر — کہ ہونگے ہمدمِ روحِ پیمبرؐ

کہ روحِ پُرفتوحِ مصطفیٰ سے — رہیگی انکو صحبت پُرصفا سے

یہہ بولے شبلی شیخ طریقت — سب اپنے ہمنشینون سے حقیقت

کہ حضرت قطب عالم غوثِ اعظم — جلیل القدر شیخ جنّ و آدم

صدی مین پانچوین آہونگے ظاہر — عراقی ملک مین باشان فاخر

بیان کر اُنکی حالات و کمالات — اور انکی مدحت و تعریف کی بات



کہاوے ایسے ہونگے پیر کامل — کہ ہوگا فیض انسے سب کو حاصل

کہ انکے قول و فعلِ دلکشا سے — رہینگے اولیا سب اقتدا لے

کہ شیخ کائنات و پیر ارشاد — وہی ہین غوث اعظم قطب افراد

خداوندِ جہان خلّاقِ عالم — اُنھین حضرت کی برکت سے دمادم

بہت لوگ اپنے بندونسے اُٹھا کر — بڑے رتبے کو پہنچا ویگا یکسر

وہی یہہ شخص ہین سلطان فیروز — کہ ان سے حقتعالی حشر کے روز

نبیون کی سب اگلی امتّون ساتھ — کریگا فخر شیخی انکے دے ہاتھ

روایت شیخ بوالبرکات سے اور بیان کرتے ہین جو کہتے تھے اسلور

کہ مین نے اپنے والد سے سُنا ہی کہ یون شیخ بطایح نے کہا ہی

کہ ظاہر ہونگے بغداد مین ایک جوان اعجمی فرخ سیر نیک

جو عبدالقادر انکا نام ہوگا جہان مین فیض اُنکا عام ہوگا

ہی اُنکا مرتبہ اعلی خدا پاس رفیع الشان ہونگے افضل الناس

کہ ہی تمکین مین ایک انکو مذہب ہین بازاشہب و فرخندہ مشرب

حقایق کے اوان وعہد مین خاص ید بیضا انھین کو ہی بہ اخلاص

بزرگون کو جو نعمت ہوگی حاصل تو ہاتھو نسے انھین کے ہوگی واصل

مقرر حضرت غوث الورا سے مطاع خلق و محبوب خدا سے

ولیون کو ہوا ہی فیض حاصل ہوئے اُنسے مکمل اور کامل

جو انکے عصر مین اہل صفا تھے اور اُنکے بعد بھی جو اولیا تھے

کہ یہہ مذکور تم آگے سنو گے سعادت کے چمن کے گل چنوگے

سُنے یہہ پیر صاحب کے مناقب کہ اگلے اولیا والا مراتب

سب اپنے ہمنشینون سے بانوار خبر یون غیب کی کرتے تھے اظہار

سُناتے تھے کمال انکا بیان کر کہ ظاہر ہو یہہ بھید اہل جہان پر



کہ حضرت پیرِ شاہِ اولیا ہین … گروہِ واصلونکے پیشوا ہین

اُنھین پر ختم ہی اس مکرمت کا … ہی پایہ برتر اُن کی منزلت کا

نہین ایسا ولی ہوگا کہین پھر … کہ جسکو ایسے وافر ہون مفاخر

اگر اسمین جو دیکھے غور سے تو … وہین اسکی تسلّی ہو رہے جو

بہت اہلِ ولایت صاحبِ شان … ہوئے کامل مکمّل اہلِ عرفان

ولیکن اس روش سے ہوکے واصف … نہین بتلا گئے اگلے مکاشف

خبر اُنکے تولّد کی کسی نے … نہین دی یون کسی کامل ولی نے

نہ فرمایا ولی کو مصطفٰے نے … رسولِ حق امام الانبیا نے

کہ میرے بعد جو ہوتی نبوّت … تو تم پاتے اُسے با صد فتوّت

جو فرمایا تو حضرت پیر کو سب … شبِ معراج مین جو آملے تب

قدم اُنکا قبولا ہر ولی نے … نہین کی سرکشی اُس سے کسی نے

جو آگے اُنسے تھے عرفان والے … محقّق حجّت و برہان والے

سو اپنے ہمنشینون کو برابر … سُناتے تھے کمال انکے سراسر

نہین ایسا ہوا کوئی نمودار … ولیکن ہین سرو سردار و سالار

تو ایسے شخص کی تعریف کرنی … اور انکی مدحت و توصیف کرنی



کہان اِس بندۂ عاصی کو مقدور
یہان لکھتے ہین یون مخدوم موصوف
کہ حضرت غوث اعظمؓ کے مناقب
اگر کاغذ ہین سب برگ اشجار
اگر شاخین درختون کی قلم ہُون
سیاہی آب دریا گر ہو جاوے
فضائل قطب ربانی کے یکسر
نہ فہم و وہم مین آتے کسی کے
اگر سب اخلق لکھنے چاہے مل کر
سب انگشت انکے قاصر ہو تھکینگے
زبان خامہ کی ہوگی کند مندی
یہان اب یہہ جو لکھتا ہون بہانوار
جہان خاصانِ حق مین یون کہا ہو
مناسب ہی یہہ اب لکھنا بہر حال
لکھا ہی ناقلِ والا گہر نے

جو لکھہ پڑھکر سناوے سب وہ مذکور
لقب ہی گنج بخش اُنکا جو معروف
بہت بیحصر ہین مثلِ کواکب
تو انمین سب نہ پورے ہونگے زنہار
تو اُنسے بھی نہ ہووے سارے رقم ہُون
تو لکھنے مین بسر ہرگز نہ آوے
بہت ہین بیحد و حد سے فزونتر
نہ مدرک مین سما جاتے کسی کے
تو ہرگز لکھہ نہ سکنے کے مقرر
تمام انکو نہین کرنے سکینگے
رہیگی چھوٹ تیزی اور تندی
سو ہی دریا سے ایک قطرے کے مقدار
وہان عامی کا پھر مقدور کیا ہو
جناب پیر کے مولد کا احوال
بزرگ وقت راوی معتبر نے



که حضرت پیر کے والد کے القاب ہی قطب الکائنات و فرد احباب

شہ افراد و شیخ فیض آگین ولی اللہ نور الحق و الدین

جلیل القدر ذیشان معلّیٰ جو ہین سیّد ابو صالح مسمّیٰ

مجرّد تھے لشوق خیر و اصلاح بیابان مین پھرتے تھے ہو سیّاح

جو کرتے تھے بہت زہد و ریاضت تھے ذکر و فکر مین مصروف ہمّت

سدا درویشی و فاقہ کشی سے کیا کرتے تھے سیّاحی خوشی سے

ہوئے تھے تین دن فاقہ مین بارے که جاتے تھے چلے دریا کنارے

تو دیکھا سیب پانی مین سے آکر کنارے پر پڑا لہرون سے جاکر



اُسے سیّد ابو صالح نے فی الحال اُٹھا کر کھا لیا ہو فارغ البال

ہوئے جب کھا کے فارغ تو اُسی بار ہوئی یہہ فکر دلمین آ نمودار

جو کھایا سیب سو ہوگا وہ کس کا نہین معلوم مالک کون اِس کا

مجھے کسطرح یہہ جایز ہو کھانا یہہ میری بھول مین نے یہہ نجانا

مقرّر اپنے دلمین یہہ کہا تب جدھر سے سیب یہہ آیا اُدھر اب

یہی دریا کنارہ لے چلا جاؤن تو شاید مین کہین اسکا پتا پاؤن

که یہہ کس باغ سے چھنکر ادھر آ کنارے پر پڑا سولون خبر جا

ملونگا اسکے مالک سے وہان پھر ۔ کرونگا عذر اپنا اس سے ظاہر
معافی مانگ لونگا معذرت کر ۔ کہ در گذرینگے اس سے اس جہت کر
تو ہوگی مخلصی اور اسکی بخشش ۔ نہین تو حشر مین یہہ ہوگی پرسش
اِسی نیّت سے کر عزمِ مُصمّم ۔ چلے دریا کنارے سے اُسی دم
کئی ایک دن سے دیکھی یک عمارت ۔ اور اسکا باغ خوشتر پر نضارت
لبِ دریا یہ اسکی ہی بنا خوب ۔ درخت اسکے سبھی سرسبز و مرغوب
درختِ سیب بھی اسکے کنارے ۔ بہت سے ہین بھرے سیبون سے سارے
کہ شاخین جھک پڑی ہین انسے باہر ۔ رہی ہین آبِ دریا کو چھا کر
جو اُنسے سیب گر پڑتے ہین اکثر ۔ سو لہرون سے پرے جاتے ہین بہکر
ہوا یون دیکھنے سے جمع خاطر ۔ کہ وہ تھا ایک سیب انمین سے ظاہر
یقین اس سیب کا مالک وہان ہی ۔ یہی اسکی سکونت کا مکان ہی
کیا تحقیق پوچھا باغ مین جا ۔ کہا لوگون نے یہہ باغِ مُعلّا
ہی عبداللہ سیّد صومعی کا ۔ ہی ساداتِ بطن موسوی کا
اسیوقت انکی خدمت مین گئے زود ۔ کیا پہلے سلام انکو ہو خوشنود
سنائی پھر بیان کر اپنی رُوداد ۔ مجھے وہ سیب بخشو اور کرو شاد



ہوئی مجھسے یہہ سہوا چوک صادر — معاف اب مجھکو کرنا ہین ہون قاصر

یہہ سنکر صوفی اور دیکھہ اُن پر — لگے تجویز کرنے دل مین یونکر

جو یہہ آیا ہی سو مردِ خدا ہی — خدا کے دوستون مین با صفا ہی

یہہ تقوی اسکا اور پرہیزگاری — امانت داری و نیکو شعاری

مناسب ہی کہ مین اپنی صبیہ — جو ہی عصمت کے پردے مین رضیہ

ہوئی پنجاہ سالہ عمر اُسکی — خدا نے کی گرامی قدر اسکی

اُسے کردون اسیکے ساتھہ منسوب — ہی عقدِ ازدواج اس ہی سے مطلوب



دعا اس عہد پر کی ہی خدا سے — جو بھیجے ایک اپنے اولیا سے

تو اس سے بیاہ کردون اپنی بیٹی — کہ ہی گنجینۂ برکت کی بیٹی

کہ یہہ اسکی اجابت کا ہی ثمرہ — وفائے عہد اپنے کا ہی بہرہ

دیا بھیج اس ولی کو حق نے مجھہ پاس — کرم سے اپنے بر لائے میری آس

اب اسکو جو کہونگا سو بہرطور — قبولے گا وہ سب بے عذر فی الفور

یہہ اپنے دلمین سوچا اور بچارا — پھر ایسا بولے اُنسے آشکارا

اگر تم چاہتے ہو ہم سے یہہ جو — پذیرا ہو تمہاری معذرت تو

کرو بارہ برس خدمت ہماری — کہ اس سے مخلصی ہوگی تمہاری

گذر جاوینگے جب بارہ برس تب — تمھین بخشینگے جو کچھ ہو گیا سب

ہوئے راضی ابو صالح اُسی بار — رہے بارہ برس خدمت مین لاچار

امیدِ عفو سے دے دلکو فرحت — بجالائے جو کچھ تھا حقِّ خدمت

بسر جب ہو چکے بارہ برس تب — کہا اُن پاس جاکر اپنا مطلب

کہ اب وہ سیب بخشو اور رضا دُو — یہہ خطرہ میرے دل پر کا مٹا دو

یہہ سنکر صومعی کہنے لگے تب — کہ ای سیّد ابو صالح سُنو اب

رہی ہی ایک باقی میری حاجت — اُسے بر لاؤ حاصل کر سعادت

کہا فرمائیے وہ بھی مجھے اب — بجان منت بجالاؤنگا وہ سب

تو بولے ہی جو میری ایک دختر — کہ اب ہین چار عیب اسمین قوی تر

ہی اندھی آنکھ سے اور کان بہرے — ہی لولی ہاتھ سے اور پانون لنگڑے

اُسے اب تم قبولوا ہلیہ کر — کہ کدبانو تمھاری ہو مقرّر

یہہ نسبت ہو رہے پر بھہ اسیطور — میری خدمت مین رہنا دو برس اور

کہ ہو فرزند تمکو نیک سیرت — پھر اس پیچھے کرونگا تمکو رخصت

جہان چاہو وہان پھر تم چلے جاؤ — نہین ہوگا تمھین زنہار اٹکاؤ

غرض سیّد ابو صالح قبولے — ہوئے راضی نہین کچھ اور بولے



ہوئے تب صومعی صاحب بہت شاد ملا انکو جو اہل اللہ داماد
رچی شادی بہ آئین شریعت مچی دھوم اس ادا سے جو تھی سنت
وہ پیاری اپنی جائی بیاہ کردی خوشی کی چاہ سب کے دلمین بھردی
وہ دولہا اور دلہن دونون باہم ہوئے خلوت گزین ہوکر تو اُسدم
نہ دیکھا عیب کچھہ دلہن مین ظاہر اگر دیکھا تو دیکھا حسن فاخر
نہایت نیک منظر ماہ پیکر بہت فرخ سیر فرخندہ اختر
جو یون دیکھا خلاف شرط مذکور تو دلہن پاس سے اٹھکر رہے دور
الگ دلہن سے ہوکر شب گذاری رہے مشغول طاعت رین ساری
ہوئی جب صبح تب فرض خدا کو ادا کر لگ پڑے ذکر و دعا کو
سُنی یہہ صومعی نے کیفیت جب تو آ اُن پاس یون کہنے لگے تب
کہ ای مرد خدا فرخندہ اطوار جو شرطین مین نے کی تھین تمسے اظہار
سو ویسی ہی انہین شرطون سے موصوف یہہ اسکا ہی بیان در عرف معروف
وہ اندھی ہی یہہ کہنا یون ہی جایز نہ دیکھا اُسنے نامحرم کو ہرگز
وہ بہری ہی تو یون ہی اسکی تاویل نہین اُسنے سُنی باطل اقاویل
وہ لولی ہی تو اسپر سے کہا ہی نہ بیگانے کو ہاتھہ اسکا لگا ہی



وہ لنگڑی ہی جو بولا مین سو اسطور
یہہ سنکی جب ابو صالح نے تقریر
ادا کر شکر احسانِ خدا کا
رہے خوش ہو خدا پر کر توکّل
یہہ دیکھو دوستو پرہیز گاری
زیادہ خوف رکھتے تھے خدا کا
اٹھائی محنتین للہ فی اللہ
ہوئے نامی شریعت کے ادب سے
کہون تعریف کیا انکی یہی بس
وے دُونون ایکدل ہوکر اکٹھا
بنیں ایک مُدّت مردمی سے
وہین نقاش قدرت نے بہ حکمت
رحم کی لوح پر بی بی کی یعنے
چتارا نقش غوث العالمین کا
رہے قطب زمان مانکے رحم مین



نہین چلکر گئی باہر کسی ٹھور
ہوا تب دلکو اطمینان اور دھیر
بنٹرا حق جو تھا حمد و ثنا کا
تو اَصْل کے چمن مین بلبل و گل
دیانت کی نہایت پاسداری
بہت ڈر پرسشِ روزِ جزا کا
جہادِ نفس کی چلتے رہے راہ
رہے کامل ولی ہو اس سبب سے
کرے اسرار اُنکے حق مُقدّس
لگے رہنے بہت آسودگی پا
نشاط و انبساط و خُرّمی سے
عنایت کے قلم سے باکرامت
ابو صالح کے کدبانو کے معنے
سراج الخلق تاج العارفین کا
گہر توحید کا درج شکم مین

کرامت اور کمال اپنا وہین سے ‏ لگے دکھلانے تا جانے یقین سے

کہ حضرت ہین ازل سے پیر کامل ‏ ولایت انکو ہے اوّل سے حاصل

کہ جون ماں کے شکم مین سے کئی بار ‏ کہی ہین خوب باتین کھول اسرار

جواب اور اپنی ماں کو بھی دئے ہین ‏ کمال اپنے بھی کچھہ ظاہر کئے ہین

کتابون مین یہہ ہے مذکور مرقوم ‏ جو دیکھو انمین تو یہہ سب ہو معلوم

پر اُنسے ایک لکھتا ہون کرامت ‏ نہو تا سننّے والون کو ملالت

یہہ لکھتے ہین کہ بی بی پاکدامان ‏ کرے رحمت خدا اُنپر فراوان

کُنیّت اُن کی اُمّ الخیر فرجام ‏ لقب اُنکا امت جبّار کی عام

ہے بی بی فاطمہ اسمِ مبارک ‏ زنانِ خلق کی خاتون بلاشک

جناب صومعی صاحب کی بیٹی ‏ کہ نیکی دو جہان کی لے سمیٹی

غیاث العالمین کی والدہ ہین ‏ نسا صالحہ ہین ماجدہ ہین

اُنھون نے ایکدن کر عزم اوّل ‏ گئی ہین سیر کرنے باغ مین چل

چہل قدمی وہان کرتی چلی تھین ‏ کنیزین بھی سبھی ساتھہ آ ملی تھین

جو اُسمین تھے درختِ سیب خوشتر ‏ بھرے تھے سیب سے اور تھے مُعطّر

اُنھین مین سیب یک دیکھا بہت خوب ‏ سو خوش آیا ہوا یہہ دلکو مطلوب



اُسے لون توڑ اپنے ہاتھہ سے جا
نہ پہنچا ہاتھہ اس تک تب ہوا لاچار
کہ جا اب دوڑتی چوکی اُٹھالا
چڑھہ اس چوکی پہ ہاتھہ اپنا اٹھا تب
اسی پہ اتفاقاً مار آ کر
جو بی بی نے اُٹھا اونچا کیا ہاتھہ
عیان سے پیرنے یہہ دیکھہ احوال
رحم مین سے جگر مین اپنی ماں کے
جگر انکا وہین دُکھنے لگا تب
پڑین بیتاب ہو چوکی سے گر کر
تو حضرت پیرنے اس شور پر سے
وہین درد جگہ جاتا رہا سب
لگے سب بولنے یہہ دیکھہ احوال
کہ درد اُنکے شکم مین ہوجو آیا
نہین تو سانپ جھپٹ ڈستا اُسی بار



گئین اس پاس تو دیکھا ہی اونچا
کہا ایک اپنی لونڈی سے اُسی بار
تو ویسی ہی اُٹھالے آئی اُسجا
یہہ چاہا توڑلون اس سیب کو اب
رہا تھا سو نہ تھا ظاہر کسی پر
کہ لے لون اب وہ سیب اپنی خوشی ساتھہ
یہہ جانا اب یہان ایسا ہی جنجال
کیا ہی بے تحاشا ناخن آ گے
اٹھایا ہاتھہ نیچے کر لیا تب
کنیزون نے مچایا شور تکبیر
جدا ناخن کیا ماں کے جگر سے
نکل بھاگا وہانسے سانپ بھی تب
کیا اللہ نے یہہ فضل و جمال
تو ہاتھہ اس سیب سے لگنے نہ پایا
بچایا حق نے اُنکو ہو نگہدار

تولد جب ہوئے ہین پیر پیران ۔۔۔ غیاث العالمین سلطان جیلان

ادب آموز اہل سر فرازی ۔۔۔ چراغ افروز بزم امتیازی

تو ایکدن اپنی ما کی گود مین جو ۔۔۔ رہے لگ طفلگی بازی سے خوش ہو

سو اماں جان نے دیکھہ انکو سطور ۔۔۔ نصیحت کیلیئے شفقت سے فی الفور

تک اپنا ہاتھہ سیلی مارنے جو ۔۔۔ لگایا انکے نازک گال پر تو

غیاث العالمین قطب دو عالم ۔۔۔ دلیل الخیر شیخ جن و آدم

بحکم ایزدی کرنے لگے بات ۔۔۔ اس اپنی طفلگی مین باکرامات

کہ اماں جان کیا تم مجھسے اس بار ۔۔۔ وہ بدلا لے رہے سیلی مجھے مار

تمہارے پیٹ مین سے جو جگر پر ۔۔۔ کیا تھا ایکدن ناخن ذرا بھر

سو تم نے یاد رکھہ دلمین وہی بات ۔۔۔ یہہ سیلی مجھکو ماری لے مکافات

جو گستاخی ہوئی مجھسے نمودار ۔۔۔ سو تھی وہ سانپ کے باعث سے ڈر کا

مجھے یہہ بخشدو سب عفو کر اب ۔۔۔ مٹادو دل کا خطرہ محو کر سب

کرامت دیکھئے حضرت کی یارو ۔۔۔ ارادت کے چمن کے گلعذارو

ہو واقف اپنی ما کے مدعا پر ۔۔۔ رحم مین سے لیا انکو بچا کر

بھی انکی گود مین بچپن کے ہنگام ۔۔۔ بتا دیکر کہا سب اسکا انجام



محقق سارے لکھتے ہین یہی بات — کہ حضرت پیر صاحب ذوالکرامات
امانت دار گنج موہبت کے — سپہ سالار فوج مکرمت کے
خدا پہچاننے والون کے سردار — صداقت پرورونکے نازبردار
محبونکے نوازش کرنے والے — مریدونکی حمایت کرنے والے
جہان کی بزم مین جون شمع تابان — ہوئے جسدم نمایان نورافشان
شرافت کی صدف کے دُرِّ یکتا — ہویدا ہو جہان کو آب بخشا
سپہر فیض کے جون مہر انور — ہو طالع جب کیا عالم منوّر
سو وہ رمضان کی تھی چاند کی رات — شب جمعہ بھلی برکت بھری رات
نبی صاحب کی ہجرت پر برس تب — ہوئے تھے چارسو ستّر برس سب
حساب ابجد کے حرفونسے جو لاوے — تو لفظ عشق مین تاریخ پاوے
کراماتون بھرا چمکا وہ تارا — دو عالم ہوگیا پُر نور سارا
نبیّون کی ہوئین ارواح خوشنود — ولیّون کی بھی روحین فرحت آمود
یہی تھین شادیان ساتون فلک مین — یہی خوشحالیان جن و ملک مین
سبھی حوران جنّت ہو کے مسرور — لگین حضرت پہ آ ہونے بلا دور
جہان سب خوش ہوئی تا مرغ و ماہی — اسی فرحت سے کر شکر الٰہی


ع ۷۰ ش ۳۰۰ ق ۱۰۰

غرض مور و نگس مین بھی خوشی تھی ۔ نشاط و انبساط و دلکشی تھی
عجب وہ رات تھی فرخندہ آیات ۔ جو حق مین حق شناسونکی تھی شب رات
اور اوس میلاد مین جو پانچ چیزین ۔ ہوئین ظاہر سو ہین والا تمیزین
انھین مین ایک یہہ ہے جو اسی رات ۔ محمد مصطفیٰ خیر البریات
لے اپنی آل و اصحاب مکرم ۔ امام اور اولیا امت کے باہم
بہت خوشحال ہو تشریف فرما ۔ ابو صالح کو بولے خواب مین آ
مبارک تمکو یہہ فرزند نامی ۔ کہ یہہ فرزند ہے میرے گرامی
جو بخشا حق نے یہہ مولود مسعود ۔ کہ اس سے خلق سب پاویگا بہبود
یہہ محبوب خدا ہے گنج اسرار ۔ امام الواصلین خلقت کے سردار
یہہ ہے نزدیک ہر یک انکو وہ شان ۔ ولیون مین کہ ہے سب اہل عرفان
جو میری شان ہے پیغمبرون مین ۔ خلایق کے تمامی سرورون مین
یہہ ہے دویم کہ اس سب مین کسی گھر ۔ نہین پیدا ہوئی جیلان مین دختر
ہوئے ہین سب کے گھر لڑکے نرینے ۔ کہ تھے کان ولایت کے نگینے
ہوئے مرد خدا اس شب جو پیدا ۔ اگیارہ سو عدد مین تھے ہویدا
یہان یک شیخ نام انکا محمد ۔ جو ہین برہانپوری شیخ ارشد



سو ملفوظات مین لکھتے ہین یونکر ۔ کہ حضرت پیر صاحب فیض گستر

شہ ملک طریقت غوث اعظم ۔ جہان مین جب لائے خیر مقدم

تو خاص انکی رعایت کے سبب پر ۔ بہت سے اولیا کو کر مقرر

ہوا حکم خدا دنیا دکھانا ۔ عدم سے منزل ہستی مین لانا

کہ تا سب انکی صحبت کے ہون لایق ۔ ہوا انکی قدر حق کے پاس فایق

یہہ ہی سیم کہ اس شب ساری روحین ۔ نبیون مرسلون کی پر فتوحین

محمد مصطفے کے ساتھ ہو جب ۔ ابو صالح کے آئے خواب مین تب

بشارت انکو دی اس طور خوش کر ۔ ولی سب اول و آخر کے یکسر



تمھین جو یہہ ہوئے فرزند نامی ۔ رہینگے حکم مین ان کے تمامی

قدم انکا سبھی اپنے کتف پر ۔ قبول لینگے خوشی سے آرزو کر

جو مانیگا قدم انکا یقین سے ۔ تو ہوگا اولیائے کاملین سے

اگر جو سرکشی اس سے کریگا ۔ تو وہ اوج ولایت سے گریگا

کریگا جو ولی کچھ کبر و انکار ۔ ولایت کھو کے ہوگا وہ زیانکار

خرابی مین پڑیگا ہو پریشان ۔ کڑھیگا خاک ذلت مین ہو حیران

چہارم یہہ ہوا تھا سب کو معلوم ۔ کہ قطب اولیا عالم کے مخدوم

مہ رمضان مین ہر دن کسی بار — نہین جبتک کہ ہوتا وقت افطار

نہ پیتے دودہ رہتے مثلِ صائم — یہہ پہلے دن سے تھا حال اُنکا دایم

کہ ہی منقول انکی والدہ سے — اُس اُمّ الخیر بی بی فاطمہ سے

کہ ہر رمضان مین وقتِ رضاعت — نہ پیتے دنکو اُنکا دودہ حضرت

تو اس ایّام مین اس سال اکبار — ہوا ہی اتفاق ایسا نمودار

کسی نے جو ہلالِ ماہِ رمضان — نہین دیکھا کہ تھا بادل مین پنہان

اور اُس شہرت سے جو رمضان کے دن — نہ پیتے دودہ دن بھر شاہ مُوقِن

مجھے لوگون نے پوچھا آ چکے روز — ہی رمضان یا نہین ای عصمت اندوز



کہا مین نے میرے بیٹے نے اب تک — نہین اسدن پیا ہی دودہ بیشک

پھر آئی یہہ خبر ہو مشتہر عام — کہ وہ رمضان کا تھا روز فرجام

ہوا مشہور پھر عالم مین یہہ جب — ہوا بیٹا جو یک سیّد کو اب سو

مہ رمضان کے ہر دن ادب کر — نہین پیتے ہین مانکا دودہ دن بھر

یقین اس سے یہہ ہوتا ہی باخلاص — کہ وے اللہ کے محبوب ہین خاص

اور اس مضمون سے حضرت کا منظوم — بیان لکھتا ہون تا ہو سب کو معلوم

بِدَایَتُہُ أَمْرِي ذِکْرُہُ مَلَأَ الفَضَا — وَصَوْمِي فِي مَهْدِي بِہِ صَارَ شُهْرَتِي

یہہ معنے نظم عربی کے ہین سنلو
گروہ سروران نے حکم کے سب
ہیہ روز نے تھے گہوارے کے ہنگام
یہہ پنجم ہی کہ حضرت کے کتف پر
کہ جو معراج کی شب مصطفےٰؐ نے
رکھا تھا اُنکے کاندھے پر جو خوشتر
تولّد جب ہوئے سلطانِ ابرار
تب انکی والدہ کی عُمر نامی
جو ایسی عمر والی عورتین سب
رہے ہین حمل مین مانگے یہی شاہ
تولّد بعد غوث العالمین کے
ہوا ہی انکی ماکو ایک فرزند
ابو صالح کنیّت انکی معروف
جوانی کے دنون مین اَمرِ حق سے
وہین جیلان کو دے چھوڑ جاکر



کہ یہہ ہے کام کا آغاز اسکو
کیا ہی ذکر اور مذکور انسب
کہ اس سے میری شہرت ہورہی عام
مُبارک اس قدم کا نقش انور
امام الانبیا خیر الوریٰ نے
منقّش تھا بہت زیبا منوّر
رموز آگاہ حق عالم کے سردار
ہوئی تھی سا ٹھہ برسونکی تمامی
نہین ہوتی ہین ہرگز حاملہ تب
کہ یہہ بھی ہی کرامت انکی دلخواہ
شہاب ثاقب اوج علم دین کے
تھے چھوٹے بھائی حضرت کے خردمند
تھا عبد اللہ اُنکا نام موصوف
چلے کر کوچ اس دار قلق سے
رہے فردوس مین آرام پاکر

خدا کی انپہ رحمت ہو فراوان
کہ تھے کامل رموز معرفت دان

محقق سب یہی لکھتے ہین بیان
کہ حضرت غوث کی مان پاک دامان

نساء پارسا کی سیّدہ ہین
کمال معرفت مین جیّدہ ہین

ذوی العرفان نسوان کی ہین خاتون
گرامی رتبت و قدر ہمایون

ہین بانو پاکدامن عورتون کی
مناقب مین ستودہ خصلتون کی

ہین مستورات انس و جن کی بی بی
عطا ہی حق سے انکو خوش نصیبی

ولایت کے ہین زیور سے مکلّل
کرامت کے کمالون سے مکمّل

سدا کرتی رہین زہد و ریاضت
عبادت سے سدھاری اپنی حالت

برس پنجاہ تک عصمت سے بیٹھین
نہ بیاہین یاد حق مین لگ رہی تھین

نہ دیکھا انکو نامحرم نے زنہار
تھین وہ درّ درج عصمت نیک کردار

بیان کر کیا کہون انکی لطافت
ہوا نہر رحمت حق بے نہایت

تھین بنت متّقیہ صومعی کی
ولایت دستگاہ متّقی کی

جو تھے جیلان کے شیخ موقّر
بزرگ وقت ذیشان نام آور

ولی روشن ضمیر و صاحب دل
کمالاتون کراماتون مین کامل

یہہ نادر حال انکا ایک تھا اور
کسی پر جو خفا ہوتے تو فی الفور



خدا اُنکے لئے لیتا مکافات ۔ سزا دیتا اُسے دکھلا کے آفات

کرامتین بہت تھین اُنسے ظاہر ۔ کرے حق اپنی رحمت اُنپہ وافر

وہان اکثر ہی اب تک اُنکی اولاد ۔ بہت نیکی سے اہلِ رشد و ارشاد

اور اُنکی خانقاہِ دلکشا بھی ۔ ہنوز آباد ہی با کامیابی

نسب حضرت کا کرتا ہون بیان اب ۔ کہ یہہ بھی ہو رہے سب پر عیان اب

کہ حضرت قطبِ عالم غوثِ اعظمؓ ۔ ابو صالحؒ کے ہین فرزند اکرم

ابو صالح ہین عبد اللہ کے فرزند ۔ ہین عبد اللہ یحییٰ کے جگر بند

ہین یحییٰ سیّد زاہد کے مولود ۔ ہین زاہد بن محمّد ابن داؤد

ہین داؤد ابن شمس الدین فرجام ۔ ہین شمس الدین بن موسیٰ نکونام

ہین موسیٰ ابن عبد اللہ دانا ۔ ہین عبد اللہ بن حسن المثنّیٰ

شہِ حسن المثنّیٰ ہین خردمند ۔ حسن سبطِ پیمبر کے ہین فرزند

حسن ابنِ علیؑ عالم کے مخدوم ۔ علی ابن ابی طالب ہین معلوم

نسب اب پیر کی مان کی طرف کا ۔ یہہ کہتا ہون جو ہی عالی شرف کا

حسینی سیّدہ و تھین غوثِ اعظمؓ ۔ ہین اپنی نان کی جانب سے مکرّم

جو امّ الخیر بی بی فاطمہؓ ہین ۔ زنانِ صالحہ کی حاکمہ ہین





کہ امّاں جان ہیں غوث الورا کی / امام الاولیا والاصفیا کی

سو وے ہیں بنت عبداللہ معروف / جو سید صومعی صاحب ہیں موصوف

ہیں عبداللہ جمال الدین کے فرزند / جمال الدین عبداللہ کے دلبند

یہہ عبداللہ بیٹے ہیں علی کے / علی بیٹے امامِ منجلی کے

کہ جو ہیں جعفر صادق مخیّر / خلف انکے جو ہیں عالم کے رہبر

محمد باقر دین قطبِ ارشاد / محمد بن علی ہیں زینِ عبّاد

علی ابن حسین ابن علیؑ ہیں / علی ابنِ ابی طالبؑ ولی ہیں

خدا راضی رہے اُنسے ہمیشہ / ترضّیٰ اُنپہ کہنا میرا پیشہ

وسیلہ مجھکو اُن سب صاحبونکا / میرے عفو خطا کے طالبونکا

مجھے اُنسے شفاعت کی ہے اُمّید / اور اُنسے مجھکو پہنچے فیض جاوید

یہہ سن دونوں نسب کا خوش بیان اب / ہوا دل حاضرونکا شادمان اب

یہاں یوسف نے پائی شادمانی / خوشی کی سب میں جو دیکھی نشانی

تو خوش ہو کر کیا مجلس کو اتمام / لگا صلوات پڑھنے صبح او شام



پڑھو اے حاضرو صلوات بیحد

کہ حاصل ہونگے اس سے دلکے مقصد





قلم نور وضیا ہین شمع سا بن
کیا اس تیسری مجلس کو روشن

کہ اس مجلس مین ہین اُنکے مناقب
جو ہین شیخ المشارق والمغارب

خداوند جہانکے برگزیدے
محمد مصطفیٰ کے نور دیدے

جگر گوشے علی مرتضیٰ رضؓ کے
ثمر نخل دل خیر النساؓ کے

حسنؓ سرور کے بستانکے صنوبر
ہین کان سید الشہدا کے گوہر

شریعت کے مقید کار فرما
طریقت کے مؤید بینش افزا

حقیقت کے ممالک کے سرافراز
سر پر معرفت کے شاہ ممتاز

خدا خوشنود ہووے اُنسے ہر آن
ہمین پہنچاوے انسے فیض و احسان

اور اکثر ہوے مطالب ہین بیا نوار
ہوئے جو خوردسالی مین نمودار

طلب پر علم کے بغداد جانا
علوم دین پڑھنا اور پڑھانا



عبادت زہد و تقوی اور ریاضت / سلوکِ راہِ باطن اور قناعت

سو کہتا ہون سنو ہو صاف باطن / کہ حضرت پیر فرماتے تھے یکدن

یہہ مین نے خواب مین دیکھا ہی یکشب / کہ بی بی عائشہ مقبولۂ رب

جو اُمّ المؤمنین ہین پاکدامن / نہایت پیار سے خوش کر میرا مَن

ہوا کرتی تھی جون بیٹون کی خاطر / اِسی موجب کر اپنا لطف ظاہر

مبارک اپنی لے گودی مین خوش ہو / لگین اپنا پلانے دُودہ مجھہ کو

تو سیدھے رُخ کا مین نے منہہ مین تھن لے / پیا دودہ اُسکا پہلے خوش ہو من وے

لیا بائین طرف کا منہہ مین تھن پھر / لگا مین دودہ پینے شاد خاطر

کہ اتنے مین اچانک آ میرے جد / محمّد مصطفےٰ سلطانِ اَوجد

لگے کہنے کہ ای بی بی مقرّر / یہہ ہین فرزند اپنے فیض مظہر

کرامت اور لکھتے ہین بانوار / کہ وقت طفلگی مین شیخ ابرار

جو انگنائی مین اپنی گھر کی یکروز / تھے بیٹھے گود مین دائی کے فیروز

یکایک گود مین سے کود اوپر / گئے خورشید تابان پر چمک کر

رہے جا گود مین اُسکے ہو رخشان / چمکنے کو لگے جون برق لمعان

خدا کے فضل سے پھر ہو برابر / رہے خوش گُود مین دائی کے آکر



چلے جیلان سے جب فخرِ کیوان — غیاثِ جن و انسان قطبِ دوران
تعلّق چھوڑ اس بستی سے بالکل — خدا پر کر توکّل بے تامّل
رہے بغداد مین خوش ہو کے ساکن — وہان وہ اُنکی دائی آئی ایکدن
جناب پیر مین حاضر ہوئی اور — لگی وہ پوچھنے احوال اس ٹھور
کہ ای پیارے خدا کے میرے والی — فدا مین تمپہ اور میرے موالی
وہان جیلان مین بچپن کے ایّام — تھے میری گود مین اکدن بآرام
یکایک تم جو اسمین سے اُچھل کر — گئے بالا ہوا پر سے فلک پر
رہے خورشید پر قایم ہو پُرنور — چمکنے کو لگے بجلی کے دستور
کبھی اسطور اب بھی حال تم پر — گذرتا ہی یہہ فرماؤ و کرم کر
یہہ سنکر آپ نے تب کر تبسّم — لگے سمجھانے اُس سے کر تکلّم
کہ اب مجھپر خدا کا فضل و احسان — بہت ہی بیکران از حد فراوان
کراماتین جو تھین سو مجھکو سب دین — عنایاتین جو کرنی تھین سو سب کین
میرا تن تھا ضعیف و ناتوان تب — مجھے اب حق نے دی تاب و توان سب
اب اتنی مجھکو قوّت ہی مُیَسّر — جو ہون خورشید لاکھون اسکے ہمسر
کرین تاب اور میرے پیش آوین — تو سب مجھہ مین سماوین گم ہو جاوین



نہ مین اُٹھنے کا اپنے اس مکان سے
نہ اُٹھنے دیوین اب مجھکو یہان سے

یہہ لکھتے ہین محقق خیر اندیش
ولایت معرفت والے صفا کیش

کہ محبوب خدا عالم کے صاحب
امام اولیا والا مناقب

تھے مالک ساکن جیلان جسوقت
تھے اکدن گھر کی انگنائیمین اسوقت

سُنی ہاتف سے یک آواز مرغوب
کہ ای بندے میرے اب کیا ہی مطلوب

تمھین ان دو مقامو نسے کہ ظاہر
محبّی اور محبوبی ہی فاخر

مقام اب کونسا کردون عنایت
سُنا دو بار یہہ جب با کرامت

تب اپنی مان سے جا کر دوسری بار
یہہ بولے اور کیا سب حال اظہار



یہہ سنکر خوش ہو بولین ای نکونام
میرے فرزند پیارے دلکے آرام

اگر تم پھر سنوگے یہہ صدا تب
یہہ کرنا التماس والتجا تب

کہ ای معبود عالم سب سے دانا
مجھے محبوبیت کا دے ٹھکانا

کہا حضرت نے ہم حق کے پرستار
ہمین کیا اختیار اسمین درکار

جو خواہش اُسکی ہو ہم اُسپہ راضی
ہمین نت چاہیے تسلیم مرضی

یہہ سنتے ہی ہوئین مان انکی خوشحال
لگین کہنے کہ ای فرخندہ احوال

یہہ ہی نزدیک اور ہوتا ہی معلوم
کہ حق سبحانہٗ کردیوے مقسوم

تمھین دونون مقام عزت انگیز
اسی مین تھے کہ ہاتف نے یہہ آواز
کہ ای محبوب میرے اور مقرب
محبی اور محبوبی ہماری
محب میرے ہوا و محبوب لاشک
ہوا ویسا ہی آخر باکرامت
سنو اس سے ہوا حاصل یہہ انجام
تو وہ فضل و کرم سے اپنے یکسر
بیان لکھتے ہین اور ایسا سراسر
یہہ جانا تمنے کب سے آپکو یون
کہا جب دس برس کا تھا اُس ایام
سبق کے واسطے مکتب کی جانب
اور اُنکی گفتگو سنتا تھا یکسر
اُٹھو اور دو فراغت کی جگہہ سب
وہان دیکھا ہون ایک انسانکو اور



محبی اور محبوبی دل آویز
وہین اُنکو سنادی کر سرفراز
دیئے ہمنے تمھین دونون مقام اب
عنایت ہی تمھین با نامداری
تمھین یہہ منصب عالی مبارک
کہ ہین دونون مقام اُنکو عنایت
خدا پر سونپتے ہین اپنے جو کام
سنوارے ہی اُسے کر اس سے بہتر
کہ پوچھا ایک نے حضرت سے آکر
خداوند دو عالم کا ولی ہون
مین اپنے گھر سے جاتا تھا بآرام
فرشتے دیکھتا تھا ہین جو غائب
جو کہتے تھے وہان لوگونکو یون کر
ادب سے اس ولی اللہ کو اب
نہ دیکھا تھا اُسے مین نے کسی طور

ہوا جو اُن فرشتون سے وہ سایل — کہ یہہ ہین کون ایسے ذی فضایل
کہ اتنی آنکو تم دیتے ہو عزّت — یہہ کچھہ رکھتے ہو تعظیم اور حُرمت
اُنھون نے یہہ جواب اسکو دیا تب — کہ یہہ وہ شخص ہین حق کے مُقرّب
جو انکی شان ہوگی سب سے عالی — تمامی اولیا کے ہونگے والی
عطا بے منع ہوگی انکو عزّت — کُھلی ان کی رہیگی سب فضیلت
حضوری حق کی بے تشویش مطلق — خدا کے عاشق و معشوق اوفق
پھر اسکو مین نے پہچانا مقرّر — برس چالیس گذرے بعد یونکر
کہ تھا وہ مرد سائل ایک اَبدال — فرشتونسے سنا اُسنے میرا حال
کیا تحقیق اُس سے مین نے معلوم — ولی ہون اور رہا یہہ حال مفہوم
لکھا ہی اور جو غوث الورا نے — فریقِ اولیا کے پیشوا نے
کہا دُرج دہان سے رول گوہر — کہ مین جب تھا جوان اُسوقت اکثر



جو آتی نیند آنکھونمین تو فی الفور — ہوا کرتی ندا ہاتف سے اسطور
کہ ہمنے تمکو اب ای عبدِ قادر — نہین پیدا کیا سونے کی خاطر
جب اس آواز سے ہوتا تھا بیدار — تو سنتا تھا فرشتونسے یہہ گفتار
وہان کہتے تھے اورونکو اٹھو اب — جگہہ محبوب سُبحانی کو دو سب

زہے یار و یہہ قدر و منزلت ہے — کمال و جاہ و عزّ و مکرمت ہے

کہ یاد حق سے تھی اوقات معمور — حضوری مین رہے نت حق کے منظور

محقق شیخ عبداللہ ذیشان — خلف قابل کے اہل علم و عرفان

یہہ کرتے ہین روایت جو قوی ہے — بہت سے فائدو نپر محتوی ہے

کہ مین یکروز تھا ہو شاد خاطر — جناب پیر کی مجلس مین حاضر

جو پوچھا ایک نے یہہ آپکا مان — بڑھا کس چیز سے او یہہ علی شان

جناب پیر بولے اس بیان سے — گل افشان ہو گلستان دہان سے



کہ سچ کہنے سے اور حق بفضولی — کبھی کچھہ مین نہ جھوٹھی بات بولی

نہ بالاپن مین اپنے جب سے جایا — نہ اسدم بھی جوانی مین جب آیا

اس اپنی عمر مین سب مین کسی بار — نہ بولا جھوٹھہ اور نا راست گفتار

بیان کرنے لگے پھر آپ یونکر — وہین دُرج دہن سے رول گوہر

کہ مین بچپن مین اپنے گھر سے اٹھکر — گیا عرفے کے دن بستی سے باہر

تعاقب جا کیا یک گاؤ کا تب — سوا اسنے منہہ میری جانب کیا تب

کہا اب کہ سیّد عبد قادر — خداوند جہان نے تمکو ظاہر

نہ کچھہ اسواسطے پیدا کیا ہے — نہ ایسا حکم کچھہ تمکو دیا ہے

تو مین ویسا ہی ڈرتے اپنے گھر آ
نظر آیا مجھے عرفات تب وہان
تو آ کر مان کی خدمت مین اسی بار
کہ تم مجھکو خدا کے واسطے اب
کہ جلدی جاؤن یہانسے شہر بغداد
مجھے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی
بیان کی اُنکے آگے سب حقیقت
یہہ سنتے ہی لگی رونے اُسی بار
جو باقی باپ کی میراث سے تھے
دئے باقی مجھے چالیس دینار
بغل نیچے سئے سب رکھکے پنہان
کہ سچ کہنا سدا جو کچھہ ہوا حوال
کیا پھر گھر سے باہر آ وداع اور
کہ ای فرزند میرے راحتِ جان
خدا کیواسطے اب مین نے سب حق



گیا کوٹھے پہ چڑھہ تب بے تحاشا
کھڑے ہین لوگ سارے جمع یکسان
ہوا ہون اُنسے رخصت کا طلبگار
رضا دو تا کہ پاؤن اپنا مطلب
پڑھون کچھہ علم اور حق کی کرون یاد
جو تمکو مجھسے اب رخصت طلب ہی
کہ اس باعث طلب کرتا ہون رخصت
لے آئین جاکے پھر ہشتاد دینار
میرے بھائی کو دے چالیس اسنے
اور اُنکو میرے پیراہن مین ہموار
رضا دیتے لیا یہہ عہد و پیمان
نہ کہنا جھوٹھہ ہرگز کچھہ کسی حال
زبانِ پاک سے بولی ہین یہ اسطور
سدا ہار و حق تمہارا ہی نگہبان
جو میرا تھا سو بخشا تمکو مطلق

تمھارا یہہ مبارک چہرہ پھر کر
رضا لے قافلے کے ہو کے ہمراہ
گئے ہمدان سے جب بڑھ کے آگے
یکایک آگئے تب ساٹھ اسوار
ہوئے لاچار اہلِ قافلہ جب
نہ آیا کوئی وہان میرے مقابل
تلاشی جو تھے اُن سے ایک نے آ
کہا مین نے کہ ہین چالیس دینار



کہا اس میرے پیراہن مین ہین اب
گیا وہ بات میری مسخری جان
اسی دستور پوچھا مجھ سے آکر
یہہ سن وہ بھی نہ بولا کچھ زبان سے
وے دونون پھر مقدم پاس جاکر
مقدم نے کہا دونون کو پھر جاؤ
وے دونون آوہان مجھکو اسی بار
نہ ہوگا دیکھنا مجھ کو میسّر
چلے کر کوچ لے بغداد کی راہ
فلانے جائے ہم ٹھہرے ہین جا کے
لُٹیرے راہزن سارے یکبار
تو لوٹا انکو اور جو ساتھ تھا سب
نہ کچھ پوچھا کسی نے ہو کے سائل
مجھے پوچھا کہو تم پاس ہے کیا
وہ بولا ہین کہان لادو اسی بار
یہان نیچے بغل کے سی رکھے سب
پھر آکر دوسرے نے بھی اُسی آن
اُسے بھی مین وہی بولا سُنا کر
گیا خاموش ہو میرے بیان سے
حقیقت جو تھی سو بولے سراسر
اور انکو جلد میرے پاس لے آؤ
گئے لیکر جہان تھا اُنکا سردار

مقدم نے یہی پوچھا مجھے تب — یہان تم پاس کیا ہی سو کہو اب

کہا مین نے کہ ہین چالیس دینار — وہ بولا ہین کہان دکھلاؤ اسبار

کہا ہین میرے پیراہن مین سارے — یہان میری بغل کے اس کنارے

مقدم نے کہا دونون کو یون تب — کہ دیکھو کھول انکا پیرہن اب

جو دیکھا کھول پیراہن اسی بار — تو پائے اسمین سب چالیس دینار

مقدم نے مجھے پوچھا کہ درویش — یہہ کہنے کا سبب اب کیا تھا درپیش

تو مین نے کہدیا اس سے بیانوار — کہ میری مان نے مجھسے عہد و اقرار



لیا ایسا کہ سچ اور راست کہنا — سچائی پر سدا مضبوط رہنا

خلاف اس عہد کا کیسا کرون مین — یہی چاہا اسی پر دل دھرون مین

مقدم کو لگی یہہ بات جون تیر — وہین رونے لگا نینون مین لا نیر

ہوئی تاثیر مند اسکو یہی بات — ہو نادم اپنے دلمین بولا ہیہات

گنہ مین مین رہون کبتک گرفتار — یہہ بہتر سب سے ہو کر دست بردار

کرون توبہ انھین کے ہاتھہ پر اب — کہ دستے ہین یہہ صادق نیک مشرب

یہی ٹھہرا کے اپنے دلمین مجھہ کو — لگا کہنے کہ ای درویش خوشخو

نہ توڑا عہد تم نے اپنی مان کا — کیا ہی بلکہ اسکو حرز جان کا

اور اب برسون سے مین عہد خدا جو
رہا ہون توڑ پُر جور و جفا ہو

میرا کیا حال ہوگا اس سے اب ڈر
یہہ توبہ مین نے کی سب سے گذر کر

اسی دم ہاتھہ پر پیرے ہو تائب
کئے حاصل سعادت کے مراتب

رفیق اُسکے اُسے بولے اُسی بار
ہمارا رہزنی مین تھا تو سردار

ابھی توبہ مین بھی سردار تو ہے
یہہ توبہ ہمنے بھی کی چھوڑ سب شی

مقدّم اور اُسکے سب مصاحب
ہوئے ہین پیر کے آگے آ کے تائب

لیا تھا قافلے والونسے جو مال
سو وہ واپس دیا سب انکو فی الحال

جو اوّل سب سے پیرے ہاتھہ پر تب
ہوئے تائب سو وے یہہ لوگ ہین سب

مقدم انکا نامی شیخ احمد
تعارف مین وہ بدوی ہی مُؤیّد

شمار اُنکا عدد مین ساٹھہ اشخاص
جو توبہ کر ہوئے مقبول اور خاص

جناب پیر کی برکت سے وے سب
ہوئے کامل ولی حق کے مقرّب

اور اُسکے فایدونکا جو بیان ہے
سو ہر ذی ہوش پر ظاہر عیان ہے

پر اُنسے کچھہ یہان کرتا ہون تحریر
کہ آوے دھیان مین سبکے وہ تقریر

جو پہلا ہے سو یہہ ہر کوئی جانے
کہ واجب کر رکھا جسپر خدا نے

اطاعت ویسی کرنا ہے جو ارشاد
نہ اسکو بھولنا کرنا اُسے یاد



عبادت کے لئے پیدا ہوا ہین — اسی مین دو جہان کی خوبیان ہین

یہہ دیگر کشف ہی حضرت کی مان کا — جناب ثانی خیر النساؑ کا

جو پہلے رو پڑین سن پیر کی بات — تو اس سے سب یہی کرتے ہین اثبات

یہہ بی بی کو خبر حق سے ہوئی ہے — کہ انکا آخری ملنا یہی ہے

اور اس پر آپ اس سے تھین خبردار — نہین کہتے ہین حضرت جہوٹھ زنہار

پھر اس رخصت کی ساعت کی وصیت — کہ سچ کہتے رہو ای شیخ ملت

کہ تا ان رہزنون سے کاروان کے — نہ دہشت کہاوین کچھہ ڈر سے وہان کے



اور اس سچ کے سبب ہوا انکو عزت — جو پاوین سب ہدایت چھوڑ بدعت

تھے اسرار نہانی انپہ روشن — خدا کے راز پنہانی کے معدن

اور اسمین یہہ بھی سچ کی ہے یہہ برکت — کہ عالم مین اسے ہوتی ہے عزت

اثر کرتی ہے اسکی بات سب مین — بڑے چھوٹے سبھی اسکے ادب مین

جناب حق مین اسکی بات منظور — جہان مین نیکنامی اسکی مشہور

ولایت کی جگہہ جانے پرو بال — دو ہین اکل حلال او صدق اقوال

قلائد مین لکھی ہے یہہ روایت — تولد جب ہوئے شاہ ولایت

تو اسدم دست غیب آیا نمایان — زمین پر سے اٹھا بر وجہ شایان

رکھا لا انکو عزت کی ردا مین / کہ پاوین تربیت حق کی رضا مین

غذا تھی ان کی خاصی نعمتون سے / لگے پلنے فراغت فرحتون سے

عنایاتون سے تھے منظور و دلشاد / یہانتک جاکے پہنچے شہر بغداد

گئے بغداد کو تب سال قمری / ہوئے تھے چار سو اٹھاسی ہجری

اٹھارہ سال کی تھی عمر سالم / ابو العباس احمد جب تھا حاکم

لکھا ہی روضۃ الابرار مین خوب / کہ جبدم غوث اعظم حق کے محبوب

لگے بغداد مین ہونے کو داخل / تو آئے خضر پیغمبر مقابل

نہین بغداد مین جانے دیا ہی / کہا یون مجھکو اب حکم خدا ہی

تمھین جانے نہ دون بغداد مین اب / مگر گذرین برس سات آج سے تب

جناب پیر ہو لاچار بارے / رہے بغداد کے دریا کنارے

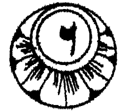
گیارہ سبز جو ہوتی تھی پیدا / سو وہ کھاتے رہے نسدن ہویدا

برس جب سات ہو گذرے تو یکرات / سروش غیب سے ایسی سنی بات

کہ ای محبوب میرے عبد قادر / اٹھو بغداد مین اب جاؤ ظاہر

تو حسب الحکم حضرت غوث اعظم / گئے بغداد مین رہنے اُسیدم

قلائد مین زیادہ ہی سو یہہ بات / گئے بغداد مین حضرت تو اُس رات



برستا تھا بہت بارانِ رحمت ‌ ‌ ‌ ہوا تھی سرد اور سرما بہ شدّت

وہاں تھے ایک کامل شیخ ارشاد ‌ ‌ ‌ گرامی نام اُنکا شیخ حمّاد

گئے انکے مکان پر قطبِ عالم ‌ ‌ ‌ کہ اُنسے مل رہیں اُس ٹھور باہم

وے بولے خادموں سے جا پہنچنے کو ‌ ‌ ‌ کہ دروازہ نہ کھولو بند کر لو

بجھا دو یہہ دیا بھی اور رکھو مت ‌ ‌ ‌ کہ تا بھیتر نہ آنے پاویں حضرت

کیا ویسا ہی خدّاموں نے جا کر ‌ ‌ ‌ چراغ اُس دم بجھایا بند کر دَر

نہ کھولا دَر نہ حضرت کو بُلایا ‌ ‌ ‌ سلوک اسطور کا سب کو دکھایا

رہے تب آپ باہر بیٹھ اُس رَین ‌ ‌ ‌ وہیں نیند آئی تو سوئے ہیں بے چین



جو اسمیں احتلامی خواب دیکھا ‌ ‌ ‌ تو اُٹھ جا غسل کر پھر آئے اُسجا

جو آئی نیند پھر تب بھی رہے سو ‌ ‌ ‌ ہوئے ہیں اسمیں بھی پھر محتلم تو

وہیں اُٹھ جا بدن دھوئے حضرت ‌ ‌ ‌ جو ایسا اُنپہ گذرا سات نوبت

تو ہر نوبت کیا ہی غسل جا کر ‌ ‌ ‌ ہوئی اتنے میں ظاہر صبح آکر

سحر جب ہو گئی روشن کھلا دَر ‌ ‌ ‌ تو حضرت لیگئے تشریف بھیتر

اسی دم شیخ حمّاد آکے آگے ‌ ‌ ‌ لگا انکو گلے سے رونے لاگے

کہا سمجھا کے پھر ای عبد قادر ‌ ‌ ‌ مقرّر تم ولی کامل ہو ظاہر

بہت سی معذرت کی دے دلاسا ‏ کہ مجھکو آزمانے کی تھی آسا

جو مجھکو آج یہہ دولت ہے ظاہر ‏ سو وہ کل تمکو ہوگی بامفاخر

یہہ منصب جب مفوض ہوگا تمپر ‏ تو کرنا عدل اسمین خوب دل دھر

یہہ راہ و رسم خوبی سے نبھانا ‏ رہِ حق پر سبھونکا دل لبھانا

بزرگون نے لکھا ہی یون بیانوار ‏ کہ حضرت غوثِ اعظم قطب ابرار

چلے جیلان سے تشریف فرما ‏ ہوئے رونق فزا بغداد کے جا

اٹھارہ سال تھے جیلانکے باسی ‏ سنہ سب چار سو پر تھی اٹھاسی

اسی سال و سنہ ہجری مین حضرت ‏ گئے بغداد کو لے مان سے رخصت



کیا جاتے ہی پہلے حفظ قرآن ‏ ہوئے ہین حافظِ جید لگا دھیان

پڑھے فقہ و تفاسیر و احادیث ‏ بصرف و نحو او رعلم مواریث

عقاید اور تصوف علمِ دین سب ‏ بخوبی کر دہے حاصل وہین سب

یہہ سب تھوڑے دنونمین خوب کر یاد ‏ ہوئے فائق مدرس سب کے استاد

کھلے علمِ الیقین کے سارے اسرار ‏ ہوا عین الیقین کا گرم بازار

ریاضت مین بڑی محنت اٹھائی ‏ بہت کر ذکر و فکر و پارسائی

ہو مشغولِ جہاد نفس شیطان ‏ کیا خناس کا سب راز ویران

یہان یہہ مختصر ہی اس سے مذکور
کہ سامع سب ہین تصدیع سے دور

ابو المسعود احمد نے کہا ہی
کہ مین نے غوث اعظم سے سُنا ہی

جو فرماتے تھے ہم سب کو سُنا کر
کہ مین پینتیس ۳۵ برسون تک برابر

بیابان عراق مین جو وے سب
تھے ہیبت ناک اور دہشت بھرے سب

اکیلا سیر کرتا تھا شب و روز
خدا کی بندگی مین ہو کے فیروز

نہ اُس دم مجھکو عالم جانتا تھا
نہ مین عالم کو کچھہ پہچانتا تھا

رجال الغیب اور جنّات کو سب
سکھاتا تھا علوم حکمت رب

بتاتا تھا رہِ توحید و عرفان
بیان کر دین کے احکام و ارکان



شیاطین صورتِ دہشت سے آتے
ہو میرے سامنے مجھکو ڈراتے

خدا مجھہ کو قوی کرتا تھا اُن پر
نہ کچھہ چلتا تھا اُنکا شور اور شر

یہہ میرا نفس بھی لے خوش وجاہت
میرے آگے لے آتا اپنی حاجت

کبھی کرتا تھا زاری میرے آگے
کبھی کچھہ چیز آ کر مجھہ سے مانگے

کبھی لڑنے کو آتا سامنا کر
تو مین ہوتا تھا اُسپر فتح یاور

مدد مجھکو خدا دیتا تھا اس آن
نہ کچھہ چلتے تھے اسکے مکر و افتان (فتنہ ۱۲)

یہہ اپنا نفس مین نے ابتدا سے
عبادت پر رکھا ہون اس ادا سے

کہ اسمین کچھ خلل ہرگز نہ آوے ۔ نہ کچھ ناقص ادھوری ہونے پاوے

کیا ہون بندگی مین اسکو قایم ۔ نہ چھوڑا سُست و کاہل نا ملایم

اگر کوئی لکھے یہہ سب مفصّل ۔ تو ہووے ایک طومار مطوّل

سُنا یوسف یہہ مذکور صفا خیز ۔ خدا کی بندگی پر خاطر انگیز

دم اپنا ذکرِ حق سے جو گذارے ۔ خدا کی یاد مین سب کو بسارے

تو حق ہوتا ہی خود اسکا نگہدار ۔ سب اس سے ٹالتا ہی شرّ اشرار

نہ اسکو جنّ و شیطان دیوین آزار ۔ نہ اپنے نفس سے ہو جاوے لاچار

مدد رہتی ہی نت اسکو خدا کی ۔ نہ اسکو فکر ہم غم اور بلا کی



یہہ دو دشمن کٹھن ہین نفس و شیطان ۔ ہین سبکی رہزنی کے لئی ہین ہر آن

خدایا مجھکو ان دونون عدو سے ۔ بچا رکھہ دو جہان مین آبرو سے

نہ دے قابو مین انکے مجھکو یک پل ۔ رکھہ انکے دور مجھسے مکر اور چھل

ہو مجھپر وقتِ نزعِ جان آسان ۔ اٹھون دُنیا سے تائب ہو با ایمان

زبان سے قولِ ثابت آخری دم ۔ کہون توحید کا کلمہ ہو خرّم

مجھے اور سب مسلمانون کو یا رب ۔ نت ان دو دشمنون سے رکھہ بچا اب

طفیلِ غوثِ اعظم یہہ مناجات ۔ میری مقبول کر برلا یہہ حاجات

روایت

روایت ہی کہ بولے پیر یہ حال
مداین کے بیابان مین تھا دو سال

وہان شرعی روا جو چیز پاتا
تو مین اسکو کر اپنا قوت کھاتا

وہان پھر یک برس بھوکھا رہا ہون
نہ کچھ کھایا نہ کچھ مین نے پیا ہون

نہ سویا بھی کہین آرام پاکر
رہا تھا یاد حق سے دل لگاکر

نہایت ٹھنڈا اور جاڑا تھا یکشب
سو کسری کے محل مین سو رہا تب

ہوا جو احتلام اُسدم مجھے تو
گیا ندی پہ جاکر غسل تن دھو

اور اپنی جاے پر آسو رہا مین
تو اُسدم مُحتلم پھر بھی ہُوا مین



سو اُٹھ جا غسل کر آیا بدن دھو
اور اُس اپنی جگہہ پہ آرہا سو

ہوئی چالیس نوبت ایسی صورت
تھی غالب نیند اور سوتا تو یہ گت

جو ہر نوبت مین ہوتا مُحتلم تو
کر آتا غسل دریا مین بدن دھو

نہ ویسی ٹھنڈ کا کچھ جی مین ڈر تھا
نہ سُستی کا کہین دل پر اثر تھا

روایت

گیا اُس بعد کسری کے محل پر
تو نیند آئی نہین پھر مجھ کو پل بھر

لکھا ہی راویان معتبر نے
کہ حضرت مرشد جنّ و بشر نے

سنایا سب کو منبر پر یہ فرما
کہ تھا مین جبکہ پھرتا سیر کرتا

بیابانو مین کر رہتا تھا گذران
تو میرے پاس آیا ایک انسان

کبھی میں نے اُسے دیکھا نہیں تھا
لگا یہہ پوچھنے مجھسے اُسی جا

بھلا اب تمکو ہم صحبت ہی مطلوب
کہا ہاں میں نے جو ہو نیک اسلوب

تو بولا اس طریق و شرط سے جو
خلاف اسمیں نہ ہرگز تم سے کچھہ ہو

قبولی میں نے اسکی بات بیشک
کہا بیٹھو یہاں میں آؤں جبتک

گیا غائب ہوا اتنا بول فی الحال
وہاں تنہا رہا میں بیٹھہ یکسال

برس پورا جو گذرا تب ملا پھر
گھڑی بھر بیٹھہ میرے ساتھہ آخر

یہہ اُٹھہ بولا رہو بیٹھے اِسی جا
یہاں تک جا کے پھر تمسے ملوں آ

کرا اتنا مجھسے اُسدم عہد و پیمان
گیا میری نظر سے ہو کے پنہان

وہاں بیٹھا رہا میں یک برس اور
برس کے بعد پھر آکر اسیطور

میرے نزدیک بیٹھا کر ملاقات
ٹھہر کر ایک ساعت مجھسے کی بات

اور اُٹھہ کہنے لگا مجھہ کو نہ جانا
یہیں رہنا کہ تا ہو میرا آنا

بس اتنا بول کے جاتا رہا تب
تو میں ویسا ہی پھر بیٹھا رہا تب

گذارا میں نے پورا جبکہ یکسال
تو پھر آکر ملا مجھسے ہو خوشحال

لے آیا ہاتھہ میں دھر دودہ اور نان
کہا میں خضر ہوں لو مجھکو پہچان

مجھے ہی حکم حق جو تم سے اسدم
یہہ دودہ اور نان کھانا ملکے باہم



سو ہم دونون نے دل کھایا ہے شاد   کہا پھر اٹھہ چلو جاوینگے بغداد

وہین ہم دونون ہوا آپسمین ہمدم   چلے بغداد وہین آئے ہین بغم

یہہ سنکر آپ سے لوگون نے پوچھا   کہ ان تینون برس مین تمکو اسجا

ملا کیا قوت اور کھائی ہی کیا شئ   کہا جو تھی وہان شرعی روا شئ

سنا ای دل سخن غوث الورا کا   یہی ہی شان ہر وعدہ وفا کا

تجھے کرتا ہون مین یہہ ہی نصیحت   کہ تو بھی سیکھہ اور رکھہ یون طبیعت

واوفوا جکہ حکم حق ہی نازل   رہے تو اسپہ ثابت اور مایل

اگر وعدہ کریگا تو وفا کر   نہین تو کس سے مت وعدہ کیا کر



وفا ہووے تو اسکا اجر دیکھے   وگرنہ نین تو نہایت زجر دیکھے

تو اسکا کچھہ بھی اپنے دلمین رکھہ غم   یہہ پرسش حشر مین ہوویگی یکدم

تو بولا مجھہ سے ہو سکتا ہی کیا اب   رجوع اسکا خدا ہی سے تو لا اب

کلید اس قفل کی ہی اسکے در ہات   اسی سے مانگ لے اور کر مناجات

الٰہی از برائے شاہ لولاک   وفائی مین مجھے کر خوب چالاک

بحق آل و اصحابش مکرم   مجھے صدق و صفا سے رکھہ تو ہر دم

بحق غوث اعظم شاہ جیلان   رکھے ثابت مجھے بر عہد و پیمان

واوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا

وسیلہ انکا لے آیا ہون یا رب — طفیل انکے قبول اتنی دعا اب

روایت اور ہی ان راویون سے — بزرگونکے مناقب جاکیونسے

کہ حضرت نے اُسی منبر کے اوپر — کہے ہین نے برس چالیس یکسر

عشا کو جو وضو مین نے کیا ہُون — نماز صبح اسکے سنگ پڑھا ہون

اگیارہ برس لگ مین نے برابر — نماز شام کے تئین بھی ادا کر

فجر لگ ہو کھڑا ایک پانون پر تب — کیا ہون ختم قرآن مین نے ہر شب

کہ پھر مین تیس او چالیس دن تک — نہین کھانا تھا کچھ ہر چند بیشک

نہین سُویا تھا لے آرام یکرات — رہون بیدار ہو ذکر خدا سات



تو میر النفس یک شب آپ ہو کر — کیا ہی آرزو سونیکے اوپر

کہا مجھکو کہ کیا ہووے تمھین اب — جو یکساعت ذرا سو کر رہین اب

سخن اسکا نہین مین نے سنا ہُون — کھڑا وہان یکقدم پر ہو رہا ہون

میرے نزدیک خواب آتا تھا کئی بار — بنا کر اپنی صورت نیک اطوار

غضب سے اسپہ کرتا خوب آواز — دفع کرتا نہ رکھتا خواب کا آز

بھی دنیا اور دنیا کا خزانہ — بنا کر اپنی صورت بے بہانہ

کہین بنتی تھی بدصورت کہین خوب — میرے نزدیک آتی ہو کے مرغوب

تو مین کرتا تھا یک آواز اُنپر ‏ ‏ تزرت ہیبت سے جاتے بھاگ یکسر

دگر پندرہ برس در برجِ بغداد ‏ ‏ رہا ہون طاعتِ حق سے ہو دلشاد

کہ اسکو برجِ عجمی بولتے ہین ‏ ‏ یہہ باعث ہی کہ وہان اتنا رہا ہین

کہ مین اس برج مین یکمر تبے اور ‏ ‏ کیا ہون عہد و پیمان حقسے اسطور

نہین کھانیکا تا کوئی نین کھلاوے ‏ ‏ نہین پینے کا تا کوئی نین پلاوے

گذر گئے جبکہ دن چالیس اُس پر ‏ ‏ تو یک شخص وہان طعام آیا ہی لیکر

رکھا ہی آگے میرے اور گیا پھر ‏ ‏ تو چاہا نفس نے کھانیکی خاطر

کہا واللہ نہین کھانے کا زنہار ‏ ‏ کیا ہون عہد و پیمان حقسے لاچار

نہ توڑونگا اُسے حرص و ہوا سے ‏ ‏ نہ یہہ کھاؤنگا مین اپنی رضا سے

سنا آواز تب اپنے بطن سے ‏ ‏ پکارا جون کسی نے اس سخن سے

یہی الجوع یعنے مین ہون بھُوکھا ‏ ‏ نہ مانا قول اسکی آرزو کا

ادھر سے بوسعیدِ مخزمی تب ‏ ‏ چلے جاتے تھے وہان تو یکبیک جب

سنی آواز یہہ سو دیکھہ مجھہ پر ‏ ‏ میرے نزدیک آ پوچھے ہین یونکر

کہ ای سلطان سیّد عبدِ قادر ‏ ‏ یہہ کیا ہی بات بولو مجھہ سے ظاہر

کہا یہہ نفس کی ہی اضطرابی ‏ ‏ و لیکن رُوح چپ ہی لاجوابی



یہہ سنکر تو مجھے اتنی کہی بات / چلو باب الازخ تک او مجھ سات
سدھارے آپ آگے ہو کے رہوار / کہا مین نجایا یہان سے زنہار
مگر کوئی آدمی کے ساتھہ جانا / نہین تنہا قدم یہانسے اُٹھانا
تو حضرت خضر کو دیکھا اُسی دم / کہے اب جاؤ وہان اُن پاس سغیم
تو ویسا ہی گیا ہون اُن کنے مین / تو دیکھا منتظر دربر کھڑے ہین
مجھے دیکھے کہے ای عبد قادر / بلانے سے میرے آئے نہ آخر
کہے تا تمکو خواجہ خضر نے تب / سدھارو تب میرے گھر آئے تم اب
لیجا پھر گھر مین میرے تئین بٹھائے / بھی لقمہ اپنے ہاتھون کر کھلائے
یہان لگ تا ہوا میرا شکم پُر / کھلائے پیٹ بھرا اہل تفاخر
مبارک ہاتھہ سے اپنے مجھے پھر / پنہائے ایک خرقہ نیک و طاہر
مجھے یعنے مُرید اپنا کئے ہین / خلافت اور فقیری بھی دئے ہین
دگر تحفہ مین ہی اسطور مرقوم / بیان کرتا ہون تا ہو ویگا معلوم
کہ حضرت بو سعید مخزمی نے / وہین پیر طریقت شیخ دین نے
پنہائے ہین جو خرقہ غوث کو سُو / تصوّف کا ہی خرقہ معتبر او
بھی وُہ خرقہ خلافت کا ہی بر حق / اجازت مرتضیٰ کی رہ کا مطلق





که غوث العالمین محبوب سبحان
ہین دیگر مخزمی ان دو کے درمیان

ہوا خرقہ بدل یکدوسرے سات
تبرک کے طریقے سے یہہ سچ بات

بھی حضرت غوث اعظم کو مقرر
ملائک خرقہ اصلی کو یون کر

کہ ہنکاری ابوالحسن علی نے
خدا کے دوست و کامل ولی نے

امانت ایک خرقہ مخزمی پاس
دیا تھا غوث کے دینے کو لا پاس

وہ خرقہ مخزمی نے بار دیگر
پنہائے غوث اعظم کو مقرر

سنو اب سلسلہ غوث الوری کا
چراغ خاندان ارتضا کا

ملا حضرت کو خرقہ مخزمی سے
جو وہ پائے ابوالحسن علی سے

کہ انکو شیخ طرطوسی سے پایا
انھون نے شہ تمیمی سے ملایا

جو انکو شیخ شبلی سے ملا ہی
کہ جو خواجہ جنیدی سے لیا ہی

انھون نے شیخ سری سے ہی پایا
جو انکو خواجہ کرخی نے پنہایا

لئے کرخی نے از داود طائی
حبیب عجمی سے وہ پائے عطائی

حبیب عجمی حسن بصری سے پائے
جو انکو شاہ مردان نے پنہائے

شہ مردان علیؓ نے مصطفےؐ سے
لئے پہنے بصد صدق و صفا سے

لکھا ہی دوسرا تو سلسلہ یون
بھی میرے پیر سے مجھکو ملا یون

کہ حضرت مصطفےٰ نے با شرافت
دئے مولا علی کے تئین خلافت

دئے مولا نے شاہِ کربلا کو
انھون نے تو دئے زین العبا کو

کیا زین العبا نے انکو ارشاد
جو ہین باقر امامِ جملہ ابجاد

پھر اُنسے جعفرِ صادق نے لیکر
پنھائے موسیِ کاظم کو افسر

انھون نے بھی دئے اُن پیشوا کو
امامِ دین علی موسیٰ رضا کو

کہ اُن سے پائے ہین معروف کرخی
بھی پائے اُن ستی سرّیِ سقطی

ہوئے خواجہ جنید اُن سے سرافراز
انھون نے شیخ شبلی سے لئے راز

تو پائے اُنسے بوالفضل تمیمی
بھی اُنسے شیخ طرطوسی ندیمی

بھی اُنسے شیخ ہنکاری نے لیکر
کئے تفویض شیخ مخزمی پر

جو پائے اُنسے شاہِ اولیا نے
غیاث الخلق قطب الاتقیا نے

سُنے یہہ سلسلے دونون قوی تر
کہ سب عالم ہی اِسکی پیروی پر

دونون تحقیق ہین اب یہان کہے سو
کہ کوئی تو یہہ لکھے کوئی تو لکھے او

دگر یک خرقۂ پدری اُسے تو
کہے ہین خرقہ ساداتیہ او

کہ میراثی وہی خرقہ مقرّر
نہ کس کا واسطہ ہی اُسکے اندر

سو اپنے باپ سے پائے ہین ظاہر
کہ او کرسی بہ کرسی تا بہ آخر



ملا حسن المثنیٰ سے تو آگہے
ہوئے خرقے بزرگون سے مسلّم
جو ہین خرقہ تبرک کی روش پر
جو تبریزی ہی نامی شیخ یحییٰ
بھی پائے انسے جو ہین شیخ حمّاد
مناقب غوثیہ مین ہی مُرقّم
ہر اکدن مین چہل گندم کے خروار
تناول آپ فرماتے سراسر
خدا کے عشق کی آتش سے او تب
ہضم ہوتی تھی انکو یہہ غذا سب
بہت دن تک کبھو رہتے تھے صائمُ
جو آدھے سیر چانول پر رہے سات
سبب سے ہر نماز فرض کے تو
نماز نفل پڑھتے تھے اسی بار
کرین اونچا لباس اور خوب پوشاک

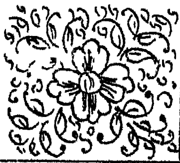
حسن سرور سے آخر مرتضیٰ سے
لئے پہنے ہین حضرت غوث اعظم
کہ انسے ایک ہی تبریزیہ کر
بھی سیّد بوالوفا نے اور بخشا
امام عسکری سے اور ارشاد
اوایل مین تو حضرت غوث اعظم
بھی چارون گاؤ کا لے گوشت یکبار
نہ کرتے بول و غایط کچھ ذرا بھر
تن پاک انکا لاتا جوش مین تب
یہہ قوت حق سے تھی انکو عطا سب
کرین افطار روزہ اُسپہ دایم
ہوئے سب خرچ سو کھاتے تھے ہر رات
کرین تازہ وضو او غسل خوش ہو
وظیفہ بہت پڑھتے اور اذکار
لگاوین عطر خوشبو اور رہین پاک



بھی استقبال قبلے کے ہو سرور
بہت تعظیم سے بیٹھین مقرر
کبھو یک بیت پڑھتے تھے سراسر
کہ اسکو یہان لکھا ہون مین نے لاکر



ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بی ادبیست



کہین پھر یون خدا کی کرکے سوگند
نہین ہی بھوک پیاس اب مجھکو ہر چند
قلوب السالکین کو بس ہی قوت
یہہ لاحول ولا قوۃ کی ہمت
دگر قوت قلوب العاشقین کی
ہی الا اللہ کلمہ طیبین کی
یہہ ملفوظ غیاثی مین ہی مرقوم
کہ حضرت سید السادات معصوم
کھڑے بارہ برس ہو یک قدم پر
رہے ہی ذکر خدا کرتے خوشی کر
کہے بعضون نے تھے وہان یازدہ سال
جہاد نفس سے مشغول ہر حال
ندا حق سے ہوئی ای شاہ جیلان
کھڑے ہو یکقدم پر کس سبب یہان
کئے ہین عرض جو روئے زمین پر
بھری ہی دوستو نسے تیرے یونکر
نہ خالی کوئی مکان رکھنے قدم اور
تو حق سے یون ہوا ہی حکم فی الفور
رکھو اپنا قدم تم آپ ہو کر
ہیرے رب دوستونکے دوش اوپر
سو حضرت نے یہہ حکم حق ادا کر
رکھے قدمونکو دوش اولیا پر



ہوا سب اولیا پر حکم اسطور — قدم انکا قبولیں جملہ فی الفور

کہے ہین اور نادر یک روایت — کہ غوث العالمین شاہ ولایت

جو چلّے مین رہے تھے بیٹھکر جب — مبارک دلمین گذرا اسقدر تب

کہ چلّے مین نہ کچھ کھانیکا زنہار — مگر پانی ذرا اور وقت افطار

یہان لگ تا نہ آوے کچھ فلک سے — تناول کو مجھے مُلک مَلک سے

رہے تھے روز دو چلّے سے مطلق — کہ یک نے سقف حجرے کا کیا شق

لے آیا ہاتھ مین وہ دو رکابیان — سُنہری یک تھی با زنجیر و سامان

رُوپہری اور تھی دیگر رکابی — رُوپہلی سب تھی زنجیران اُسے بھی



تھین میوے سے بھری دونون رکابیان — رکھا حضرت کنے حجرے منے وہان

کہا یہہ آپکے کھانیکے تئین سب — لے آیا عالم بالا سے مین اب

جواب اسکو دئے حضرت نے کر دور — کہ میرے جد پیمبر حق کے منظور

روپے سونیکا استعمال یکسر — حرام اور ناروا بولے مقرّر

اُسی ساعت مین وہ شرمندہ ہو کر — گیا بھاگا نہ بولا اور دیگر

تو پھر افطار کی ساعت مین یک خوان — طعام اسمین بھرا نعمت تھی الوان

فرشتے نے لے آیا آسمان سے — رکھا اپنے ہاتھ پر حفظ و امان سے

کہا یون عرض کر یا غوث اعظم
یہہ ہی اطعام رحمانی ضیافت
لئے حضرت نے اسکو بافراغت
وہ کھائے سیر ہو باشاد خاطر
بہشتی تھا طعام ازبس مزہ دار
رکھا مجلس کو یہان شکر و شاکر

وای شاہ فریق جن و آدم
خدا نے تمکو بھیجا با لطافت
بھی لیکر ساتھہ یارونکی جماعت
کئے حق کا سپاس و شکر وافر
سو کھائے اور کئے ہین شکر بسیار
لگا صلوات پڑھنے مصطفی پہ

پڑھو ای دوستو ہر لحظہ صلوات
بلند اس سے تمہارے ہووین درجات

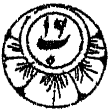




قلم آراستہ کر کر ادب سے
جلالت کا ہی سب مذکور اسمین

لکھون مین مجلس چارم طرب سے
کمالت کا بیان مسطور اسمین

که حضرت سرورِ دین فخرِ اکوان | غیاثِ العالمین محبوبِ سبحان
خدا کے برگزیدے خاص دلبر | که محبوبون کے ہین سالار و سرور
ولایت کے فلک کے مہرِ تابان | کرامت کی صدف کے دُرِّ لمعان
رسالت کے چمن کے ہین وہ شمشاد | شہِ جن و بشر سلطانِ ارشاد
طراز اولیا نورِ سرائر | محیّ الدین سیّد عبد قادر
رہے راضی خداوند اُنسے ہر آن | ملاوے ہمسے اُنکا فیض و احسان
کہی انکی جلالت آشکارا | نہوئے بے ادب یہان کسمین یارا
سبھی ہین اُنسے باادب و انابت | نہایت ہی جلالت کی صلابت
نہین طاقت کسی غوث و قطب کو | یہان گستاخ ہو چھیڑے ادب کو
مقاماتِ غیاثی مین مقرّر | مصنّف نے لکھا ہی نقل یونکر
که حضرت غوثِ اعظم شاہِ جیلان | غیاثِ جنّ و آدم فخرِ کیوان
شہرِ جیلان سے کر سیر کا عزم | گئے اِک شہر مین رکھہ عزم بالجزم
که تھا وہ شہر نادر خوب خوشتر | مکان خوش ڈول تھا اور فرح آور
جولاہا ایک سفیدی بافتہ باف | وہان اس شہر مین تھا اہلِ اوصاف
رہا تھا بادشہ کا ہو کے نوکر | تعلّق ایک تھا اسکو مقرّر





سفیدی بافتہ کا ایک طاقہ
جناب غوث کا خادم ہوا جب
ہُوا یون جو غلام انکا خریدی
بنایا اُن کی خاطر اُسنے یک گھر
رہے ہین اس مکانمین غوث اعظم
سو وہ اُسدن سے وہ طاقہ بناوے
رکھے یک حضرت غوث الورا کو
کسو نے اس حقیقت کو سراسر
فلانا یک سفیدی باف ہی سو
جو طاقہ وہ سرا ہوتا ہی تیّار
سنا سو بادشہ نے ہو کے باہم
ہوا ہی خشمگین غصّے منے ہو
سفیدی باف جب صدق وصفا سے
نہ لایا شاہ کے غصّے کو دل پر
کہ سلطان اِس سبب مجھپر سراسر

کرے یک برس مین ہو سیلاقہ
سعید دو جہان ہو کر رہا تب
کیا توبہ لیا اُن سے مُریدی
کیا خلوت کا حجرہ اسمین خوشتر
امام العارفین قطب مُعظّم
تو اس سے بادشہ کو یک لجاوے
امام الاولیا والاتقیا کو
کہا ہی بادشہ کے پاس جا کر
دو طاقے اب لگا کرنے تُنین او
یہان آتا ہی لیکر تیرے دربار
سفیدی باف پر ناخوش ہوا سدم
نہ گذرا اسکی پھر تقصیر سے او
رہا فدوی ہو شہ کا التجا سے
کہا یون دلمین یہہ کیا بات کر کر
رہیگا ناخوشی غصّے مین آکر

کیا ہی عرض تب غوث الورا سے / کہ تا اسکو جلالت کچھ دکھاوے

مقامِ فقر کا دیکھے کرامت / گمانِ بد کا یون ہوتا ہی شامت

اوسے حضرت نے بولے درگذر کر / ہمین درویش ہین سن ای ہنرور

ہماری ابتو ہی خدمت مین چالاک / نہ چاہے اسقدر ہونا غضبناک

مگر وہ غوث کو ہر وقت ہر بار / کرے یہہ عرض کر احوال اظہار

سو تھے غلبے منے یک وقت سرور / پکارے اسکو ای خدّام کر کر

پیالہ لا کے اوندھا مار فی الفور / کیا خادم نے تب ویسا اُسی طور

رہا سلطان اُسی ساعت مین چھپکر / پیالے کے تلے با ملک و لشکر



سو تب اس بادشہ کی مان اُسی سال / گئی تھی حج کیتین ہو فارغ البال

وطن مین اپنے پھر کر وہانسے آئی / تو سر حد ملک کی بیٹے کے پائی

لگی تب پوچھنے بیٹے کو آکر / وہ ماما پارسا سلطان کی مادر

نشان اپنے پسر کی مملکت سے / نہ کچھ دیکھی ہی املاک و سلطنت سے

مگر اسکی جگہہ جھاڑ و پہاڑان / نظر آوین ہوئی تب بہت حیران

اُسے تب اتفاقاً ایک درویش / ملا ہی راہ مین تھا نیک اندیش

ہلاکی اسکی دیکھی سب نظر کر / اُسے پوچھا کہ کیا حالت ہی تجھپر

تب اُس بڑھیا نے بولا ہی بیانوار — تمامی سرگذشتہ حال یکبار

سو اُس درویش نے یک اسم اعظم — دیا ہی لکھہ اُسے نقشِ معظم

کہا ہی بھید ہ کر کر سر کے نیچے — اسی بستر مین رکھہ اور سو تو پیچھے

برکت سے مبارک اسم کے اب — جو کچھہ مخفی ہی ظاہر ہو رہے سب

وہ بڑھیا یعنے اس سلطا کی مان نے — کیا ہی اسو جہ صدق و صفا سے

تو دیکھی خواب مین ہی حکم اسطور — کہ جا حضرت کے اب روضہ مین فی الفور

جو ہین شاہِ ولایت شیر یزدان — امام الوقت حضرت شاہِ مردان

وہان سے بھید یہہ ہو ویگا ظاہر — کیا بڑھیا نے تب ویسا ہی آخر

گئی مولا علیؓ کی جا زیارت — رہی یک شب کھڑی با استقامت

بشارت یہہ وہان سے پائی پھر کر — کہ جا عثمانؓ کے روضے کے اندر

گئی وہان تو ہوئی وہانسے بشارت — کہ جا حضرت عمرؓ کی کر زیارت

گئی وہان تو بشارت پائی پھر کر — کہ وہان جا جو کہ ہین صدیقؓ اکبر

گئی وہان تو بشارت یون ہوئی تب — رجوع روضہ مین پیغمبرؐ کے ہو اب

کہ ختم المرسلین خیر الوریٰ ہین — شفیع المذنبین نور الہدا ہین

وہان کر التماس اپنے پسر کا — حقیقت پوچھہ لے اس در گذر کا



کہ تا

کہ تا آسان ہووے تیری مشکل — تو پاوے اپنی مطلب ہوکے خوشدل

تب اس بڑھیا نے اس فرخ مکان مین — مبارک روضۂ عالی نشان مین

زیارت سے مشرّف ہوکے پھر کر — لگی کرنیکو زاری ہوکے مُضطر

تو دیکھی خواب مین اپنے مقرّر — جمالِ مصطفیٰ باشوکت و فر

پیمبرؐ نے جناب حق مین فی الحال — رجوع ہوکر کیے ہین اسطرح قال

کہ ای خلّاق عالم عالمُ الغیب — تو ای ستّار اور غفّار لاریب

تیرا محبوب پیارا کون ہی — کہ ایسا مرتبہ اعلا رکھا ہی



ندا آئی جنابِ حق سے یونکر — کہ ای محبوب پیارے حق کے سرور

وہ بندے ہین مقرّب میرے محبوب — تمہارے ہین وہ فرزندونسے منسوب

ندا ہوتا ہی انکو غوث اعظمؓ — ہی سیّد عبد قادر اسم اکرم

محمد مصطفیٰ سلطانِ دَوران — نہایت خوش ہوئے ہین شاد و فرحان

بجالائے خدا کا شکر وافر — رہے ہوکر نہایت جمع خاطر

ہوا فرمان کہ ای سلطانِ مرسل — میرے محبوب پیارے سب سے افضل

وہ ہین محبوب برگزیدے میرے خاص — نہایت ہی مجھے اُن ساتھ اخلاص

کہ مین ہوتا ہون انکا نازبردار — میرے ہین دوستونسے خاص دلدار

توجہ اب طرف انکے کرو تم
جو اُس بڑھیا کے بیٹے کی خطا سے
سو حضرتِ مصطفیٰ ختمِ پیمبر
چلے تشریف لیکر آپ مختار
تو حضرت غوث نے کشف و عیان سے
بہت جلدی سے آ حاضر ہوئے وہان
کہے ہین غوث نے ای میرے نانا
بلالؓ او پر یہہ کرتے حکم صادر
تمھارا مین ہون بندہ حکم بردار
تمھین محبوب سبحانی ہو بر حق
میرے محبوب کے ہو ناز بردار
سو گئی روز و نسے پہنچی اپنے گھر کو
غیاث الخلق قطب العالمین نے
رسولِ خاص سے یون کر کہے ہین
سفیدی باف ہی ہمراہ ہمارے



کہ سیّد عبد قادر کو کہو تم
گذر کر بخش دو اپنی عطا سے
امام الانبیا عالم کے رہبر
طرف غوث الورا کے ہوکے رہوار
کئے معلوم اور اپنے مکان سے
مبارک روضۂ انور کے درمیان
تھی کیا حاجت قدم رنجہ لے آنا
تو آ کرتے خبر بندے کو ظاہر
کہے حضرتؐ نے ای ابنِ نکوکار
مجھے یہہ حکم رحمانی ہی مطلق
پسر بڑھیا کا بخشا دو بیکبار
جہان تھی سلطنت اُسکے پسر کو
امام الاولیا سالار دین نے
کہا ہم نے اُسپہ کچھ غصہ کئے ہین
کیا ہی اُسنے غصہ اُسپہ بارے

کہے پھر مصطفی نے ان سے یہہ بات
سفیدی باف حضرت کے قدم پر
بہت جلدی سے آپنے مکان پر
محمد مصطفے سلطان افضال
بجا لائے بہت شکر خداوند
مقام قرب و محبوبونکے اندر
دی بڑھیا کے تئین اس بعد رخصت
تب اس بڑھیا نے وتاریخ لکھکر
وہان بیٹے کی دیکھی ملک و حشمت
کہی بیٹے کو لے کر گود مین تب
یہہ سنتے ہی حقیقت ماننے وہ شاہ
غلامون مین شہ جیلان کے اب وہان
اُسیدم اسکی مان نے اسکو لیکر
وسیلہ لے سفیدی باف کا تب
کئے حضرت نے اُنپر لطف و احسان

بھلا بختا کے دو اس شخص کی بات
گرا ہی جانفدا ہوکر مقرر
پیالے کو دیا ہی کھول واکر
یہہ دیکھے سے ہوئے مسرور خوشحال
کہ سید عبد قادر میرے فرزند
رہے ہین بے نہایت فوقیت و فخر
کئی بڑھیا کی سب مقصد حصولت
رکھی نزدیک اپنے اور چلی گھر
کہ ہی امن و امان سے اسکی دولت
اپنی محنت سے مین پائی تجھے اب
وہین دلمین کیا یہہ عزم واللہ
کرون اپنے کو داخل ہوکے قربان
دگر فرزند جو روا اسکی یکسر
گرے شہ کے قدم پر سارے آتب
دئے ہین بخش اُسکے جرم و عصیان



کہ اسکی مادر و فرزند کو یکسر
کہا پھر شاہ نے احوال ماں سانتھہ
مکان پر آسمان کے وہ پیالہ
کہ یعنے وہ ہوئی دیوار چوطرف
وہی سلطان کی ملن پاس موسوم
لکھا وہ اپنے بیٹے کو دکھائی
محبّو اسمین دیکھو غور کر کر
ہی جنکا حق تعالیٰ آپ دلدار
جلالت کا ہی اُنکی یہہ پکارا
ادب سے جو رہا اسکو جزا ہی
اسی احوال مین لکھتے ہین یونکر
شروع حال سے بعضے سفر مین
گئے بازار مین تشریف لیکر
اُبالے مرغ کے بیضے کو یکسر
غیاث الخلق سلطانِ طریقت



مرید اپنے کئے ہین لطف کر کر
جو تھا چھے ماہ اسکے سر پہ آفات
ہوا دیوار سا چو گرد ہالہ
ہمین عاجز تھے وہان کہنے سے یکحرف
خلاصی کی وہ ہی تاریخ مرقوم
خلاصی کی وہی تاریخ پائی
رہے اس سے جلالت کوئی برتر
ہوا ہی آپ اُنکا ناز بردار
وہان گستاخ کا کیا ہووے چارا
ہوا جو بے ادب اسکو سزا ہی
کہ حضرت غوث اعظم جگ کے سرور
رہے تھے غوث اعظم یک شہر مین
سو دیکھا ایک کو وہان اسو جہ پہ
پکاتا ہی وہان تختے پہ رکھہ کر
جو کئی بیضے لئے ہین دیکے قیمت

مبارک دلمین یہہ گذرا ہی یونکر | اُبالے یہہ نہوتے تو مقرّر

انھین بیضونسے بچّے ہوکے پیدا | سبھی پرواز کر اُڑتے ہُویدا

کئے جب دلمین حضرت نے اِسی طور | تو بیضے آرے ہین جنبش مین فی الفور

کہ چھلکے اُسکے اوپر سے جدا ہو | بھی بچّے اُنسے یہہ پیدا ہوے سو

لگے پرواز کر اُڑنے کو یکسر | یہہ نادر واقعہ اس شہر اندر

ہوا مشہور ظاہر باعنایت | وہان یکمرد تھا اہل ولایت

ہوا خطرہ اُسے تو یہہ بُرا مان | کیا پیغام شہ کو ہوکے حیران

کہ تم ہو شہر مین میرے مسافر | تمھین ہو کون جو یہان آکے ظاہر



ہماری ملک مصروفی کے اندر | تصرّف ہو لگے کرنے کو کیونکر

غیاث العالمین نے سن اُسیدم | جواب اسکو کہلا بھیجے ہین باہم

کہ مالک مُلک کا ہی آپ سبحان | تصرّف یہہ تصرف اسکا ہی جان

اجل یک جی کا تیرے ہو طلبگار | تو تجھہ سے عذر نین ہویکا زنہار

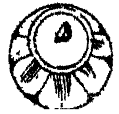
جواب یہہ اسکے تئین پہنچا ہی جاکر | وہان فی الفور ملک الموت آکر

کیا ہی قبض اسکا جی اُسیبار | سزا پایا یا ہوا جب بے ادب وار

ہر آن کہتر کہ با مہتر ستیزد | چنان افتد کہ ہرگز بر نخیزد

محبّو جو ولی ہین صاحب شان
یقین اُن کی کراماتین نوادر
مگر محبوب سبحان کی کرامات
کہ جون دریاے رحمت جوش کھاکر
یہان نہین کچھہ کراماتون کو ہی حد
بیان کرتے ہین شیخ بو محمدؒ
کہ جب حضرت کی دولت کے نشان نے
نقارہ قادری کی سلطنت کا
سنے جب جان کے کانونسے عالم
سو تب بغداد کے یک سو فقیہان
کئے ہین مشورت سب ہو کے یکدل
غیاث العالمین سے پوچھہ لیوین
گئے خدمت مین تب غوث الورا کی
برابر متفق ہو ایکدل سب
تربت سینے مبارک سے انھون کے

کراماتون کے صاحب اہل عرفان
ہوئی ہین انکی کوشش ساتھہ ظاہر
ہوئی ظاہر بخود عالی مقامات
اُبلتا موج پر موجان بہاکر
کہان لکھنے مین ہو وینگے محدود
مفرح ہی لقب انکا محمّدؒ
اٹھایا سر کو اونچا آسمان سے
بجا آواز کر کر شہریت کا
چہ ادنیٰ اور چہ اعلیٰ جملہ باہم
ہوئے ہین جمع جو عمدہ تھے اعیان
کہ ہر یک ایک مسئلہ سخت مشکل
جوانکو موجب الزام ہو وین
امام الاولیا و الاصفیا کی
مراقب بیچ دیکھے پیر کو تب
چمک بجلی کے مانند ایک ہو کے



پڑہا ہی آٹھین سپارہ تلکے اذ یہہ ... نہ سکے کچھ بھی خبر اُسکی بتقدیر

مگر یہہ تھا میرے پر آشکارا ... کہ ہین وہ دیکھتا تھا بھید سارا

ترت و رحال سارے مست ہوکر ... سب اپنے علم و دانائی کو کھو کر

لگے فریاد کرنے ہوا آوارہ ... کئے ہین پھاڑ کپڑے پارہ پارہ

گئے ہین اٹھکے منبر پر کھلے سر ... کئے ہین عاجزی القصہ آخر

سبھون نے سر رکھا شیخ کے قدم پر ... ہوا مجلس مین ایسا شور تکبیر

گمان ہمنے کئے ہین اسو جہ تب ... کہ یہہ ہی زلزلہ بغداد مین سب



سو تب غوث الورا نے دیکھہ اُنپر ... لئے ہر ایک کو اپنی گود اندر

کہے سینے مبارک سے لگا پھر ... کہ تیرا تھا سوال اسطور ظاہر

جواب اسطور اسکی ہی یہہ تقریر ... کئے معنے مین اسکے بہت تفسیر

ہوئی اتمام مجلس تب توفی الحال ... ملا ہون اُن سبھون سے فارغ البال

یہی احوال کی پوچھی حقیقت ... ہوا کسطور وہان کیا تھی طبیعت

کہے مجلس مین حضرت کی گئے جب ... ادب سے ہو سبھی بیٹھے رہے تب

پڑھے تھے ہمنے جو علم عجیبات ... دگر جو جانتے تھے بھید کی بات

گئے ہم بھول سب وہ علم از خود ... نہین سدھ ہمکو ہم سارے تھے بے سدھ

شہ دین غوث اعظم نے ہمین جب / لئے اپنی مبارک گود مین تب

ہوا تھا محو ہم سے علم سو سب / پڑھایا بار دیگر ہمکو وُہ تب

جو کچھ بھولے تھے سو ہمکو ہوا یاد / کئے جون از سر نو ہمکو ارشاد

نکالے نکتے جو کچھ ہمنے مسائل / جواب اسکا دئے ہم سبکو کامل

کبھو ویسا کہین ہمنے سُنے نین / کسو استاد سے ویسا پڑھے نین

کئے اس شرح مین معنی نہایت / جواب اسکا کہے کسکو نہ طاقت

روایت اور ہی شیخ بقا سے / جو یون بولے ہین اپنے دل صفا سے

کہ اکدن مرد یک بوڑھا کہن سال / جوان یک ساتھ لے اپنے ہو خوشحال



غیاث العالمین کے پاس آکر / کیا ہی عرض اپنا سر نوا کر

دعا کرنا تمھین کچھ اس کی خاطر / کہ یہہ میرا پسر ہی نیک ظاہر

حقیقت مین نہ وہ اسکا تھا لڑکا / اُسے تھا بلکہ خصلت بد گھر کا

سو حضرت غوث اعظم ہو غضبناک / بہت غصّے سے بولے ہو کے چالاک

تمھارا کام اب میرے برابر / یہان اس حد اوپر پہنچا ہی آکر

یہی کہکر سدھارے آپ گھر مین / اُسی ساعت منے سارے شہر مین

غضب سے سرور ایجاد کے تب / سبھی اطراف مین بغداد کے تب

لگی

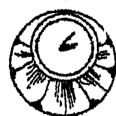
لگی ہی آگ بھاری سخت یونکر
محلے دو ہی سے جا سلگتی
یہی راوی نے پھر یونکر کہے ہیں
کہ دیکھا آسمان سے ہین نے یونکر
سیہ بادل کی گھٹ سا سب ہوا پر
ٹپکتی ہی بلا بغداد پر سب
جو دیکھا انکو ہین غصّہ ہین اب تین
لگا کہنے کیتئین یا سیّدی کر
کر و لطف و نوازش خلق اوپر
ازین شدّت بر آمد جان عالم
یہان لگ تا کہ حضرت کا غضب سب
تمرت دیکھا کہ وہ ساری بلا یان
کہ یعنے آگ ساری بجھ رہی ہی
دگر ہین بو سعید ابن احمد
وہ کہتے ہین کہ یک میری تھی دختر

جو مجھ بھی یک محلے سے تو اس پر
شراروں سے غضب کے لی دھڑکتی
جو وہ شیخ بقا خاصے ولی ہین
اُتر لی ہی بلا بغداد اوپر
غضب سے قطب ربّانی کے آکر
تو آیا پیر کے نزدیک ہین تب
سو یک گوشے مین بیٹھا با ادب ہین
کہ ای صاحب ہیرے عالم کے سرور



ہلاک اور سب ہوئے ہین خواہ ہو کر
ترحم یا حبیب الله ترحّم
گیا ہی اور ہوئے ہین رحم دل تب
دفع ہو کر ہو لی ہین آگ یا یان
بلا ساری دفع ہو کر گئی ہی
بن عبد الله بغدادی ہین ارشد
رکھا تھا نام اُس کا فاطمہ کر

کہ وہ سولہ برس کی تھی مقرر
محل سے تب ہوئی غائب سراسر
کیا اظہار اپنا حال روداد
خرابۂ کرخ مین جا آج کی شب
زمین پر دائرہ یک کھینچ لے تو
کہ بسم اللہ انیت غوث اعظم
تو بیٹھ اس دائرہ مین پھر اُسی بار
طوایف جنیون کے تجھ پہ آوین
نہ کر کچھ خوف تو اُنسے نڈر وہان
سبھی لشکر کو لے ہوویگا حاضر
تجھے پوچھیگا تو سب اُس سے کہہ تو
سبب اس کام کے ایشاہ تجھ پر
تو راوی بولتا ہیگا اُسی رات
میرے پر آوین لوٹے جنیونکے
سکے نین دائرہ کے پاس آنے
یہان لگ تاکہ وہ جنونکا سلطان



گئی تھی ایکدن ماڑی پہ چڑھکر
سو ولیا پیر کی خدمت مین آکر
سو فرمائے مجھے یون شیخ ارشاد
محلہ یک ہے وہ بغداد مین اب
لگے جب کھینچنے تب یون کہے تو
سکھائے اسکو یون پڑھ تو اُسیدم
ہوویگی رات پھر وہ سخت اندھکار
تجھے کی کی طرح صورت دکھاوین
صبح کیوقت مین جنّونکا سلطان
رہے اس دائرہ سے دور باہر
کہ حضرت غوث نے بھیجے ہین مجھکو
اسی بیٹی کا سب قصہ خبر کر
کیا مین نے سو دیکھا ہون عجیبات
ڈرانی شکل او صورت دکھانے
نہ مجھ سے مکر اپنا کچھ دکھانے
لے اپنے ساتھ لشکر او ساماں

کہ وہ اسوار تھا گھوڑے کے اوپر
مقابل دایرہ کے ہو کھڑا تب
کہا مین نے کہ غوث العالمین نے
یہہ سنتے ہی ترت جنونکا سلطان
لیا بوسہ ادب سے اس زمین پر
کہا بھیجے ہین کیون کس کام خاطر
تب اُسنے حکم لشکر کو کیا تب
پکڑ اسکو کرو حاضر اُسی دم
کئے درحال حاضر بادشہ پاس
تجھے کیا تھا سبب جو تو یہہ دختر
رکاب غوث اعظم سے لیجایا
بہت پیاری لگی وہ مجھکو دختر
کہا سلطان نے اس بد جنم کو
کیا میرے حوالے میری دُختر
کہ مین تیرے سر کا حکم بردار

ہوا پیدا میرے نزدیک آ کر
مجھے پوچھا ترا ہی کام کیا اب
مجھے بھیجے ہین اب تجھ پر یقین سے
اوتر گھوڑے ستی آ کر تلے وہان
بھی بیٹھا دایرے باہر ادب کر
حقیقت تب کیا دختر کی ظاہر
کہ جس نے اسکی دختر لے گیا اب
ترت اس دیو اور دختر کو باہم
کہا تب شاہ نے اسکو ای خنّاس
کہ ہے وہ پارسا عصمت کے اندر
کہا اُسنے یہی خوش مجھ کو آیا
مجھے خوش دل پسند آئی مقرّر
قتل کر بھیجدو ملک عدم کو
کہا پھر مین نے اُس سلطانکو یونکر
ندیکھا ہون مریدانکا کسو ٹھار



جواب اس نے دیا سن ای نکوکار کہ ہم انکے نہ کیون ہون حکم بردار

جو وہ ہر حال اپنے گھر سے یو نکر نظر کرتے ہین ہم سب جنیون پر

صلابت انکی ہی ہمپر نہایت سبھی ڈرتے ہین دیکھہ انکی صلابت

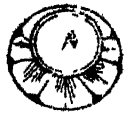
خدا چہتا ہی کرنے قطب قایم تو انکو اُس اُپر کرتا ہی حاکم

انھون پر سونپتا ہی جن و انسان ہی اُنکی اختیاری مین یہہ فرمان

دگر لکھتے ہین راوی اس بیان سے کہ یک شخص آکے پہنچا اصفہان سے

جناب غوث مین جا کر ادب وار کیا ہی عرض کر سب حال اظہار

کہ مجھکو ایک جورو ہی ہویدا اُسے جھا نجھہ آکے وہ ہوتی ہی شیدا



سبھی افسون گران عاجز ہوے ہین کسیکا کچھہ چلا نہین تھک رہے ہین

یہہ سن فرماکے بولے غوث اعظم امام الاولیا قطب معظم

کہ ہی ایک دیوان دیوونسے بدخو جو سراندیپ کے جنگل مین ہی سو

کہ خانس ہی اسیکا نام ظاہر اگر جورو کو تیری آئیگا پھر

تو اسکے کان مین کہہ یہہ سخن بس کہ سن پیغام تجھکو ہی یہہ خانس

کہ حضرت غوث اعظم واصل رب شہر بغداد مین ساکن جو ہین اب

وہ فرماتے ہین تجھکو پھر نہ آیہان اگر یہان پھر کے آئیگا تو بیچ جان

ہلاک ہووے گا تو اور ہووے گا خوار
رہیگا بہت شدت مین گرفتار

وطن کو شخص وہ وہان سے گیا جب
جو حضرت نے کہے ویسا کیا تب

اُسے دیکھا ہون پھر مین دس برس پر
تو پوچھا اس سے وہ سب حال یکسر

کہ ہو رو کا تیری احوال کیا ہی
انھین یکسر میرے سے کہدیا ہی

جو اُسکو پوچھا بجھہ اس بعد ازہوانین
جو دس برسان گذر گئے اسپہ اب تین

سُنے یہہ نام کا حضرت کے اکرام
ڈرا جنّون کا سلطان سنکے وہ نام

گئے یہہ نام سنکر بھاگ دیوان
لرزتا ہی یہہ سنکر نام شیطان

نہایت نام کی ہیگی جلالت
ولے کہتا ہون یک شمّہ کمالات



کہ گلزار معانی مین یہہ ہی بات
کہ حضرت غوث سلطان کرامات

انھونکے وقت مین ایسا تھا بیشک
کہ انکا نام پاکیزہ مُبارک

جو کہتا بیوضو ہو کر دہن سے
تو ہوتا تھا جدا سر اُسکے تن سے

سو یکدن اپنے جد خیر الورا کو
محمّد مصطفٰے نور الہدا کو

مشاہد مین جو دیکھے روبرو ہین
لگے کہنے فصاحت سے میرے نین

کہ ای فرزند میرے غوث اعظم
جلالت کو کرو تم ترک اسدم

کہ آگے اُسکے یک ہیگا زمانہ
تو اسمین بہت عالم کرہانہ

خدا کا نام عالی اور میرا نام — کہینگے بہت بے ادبی سے اتمام

سو تب سے آپنے چھوڑی جلالت — سبھو نکو عفو کر بخشی اجازت

بزرگون نے لکھے ہین اور یونکر — کہ پہلے تھی یہی حالت مقرّر

جو اونکا بے وضو سے نام لیوے — ترت اسکا جدا سرتن سے ہووے

تو جی کے خوف سے عالم تمامی — نہ لیتے بے وضو نام گرامی

یہہ دیکھے پر تمامی اہل ارشاد — کہ تھے وے اولیاء اللہ بغداد

کئے تھے التجا حضرت سے باہم — سو یون فرمائے حضرت قطب عالم

مجھے بھی یہہ سخن آتا ہے دشوار — بہت ہوتا ہے ضایع خلق لاچار



سو تب درگاہ رب المستعان سے — ہوا فرمان صادر اس بیان سے

کہ میرے نام کو دی تمنے تعظیم — تمہارے نام کو دی مین نے تکریم

لکھے ہین عارفون نے اور یونکر — کہ حضرت غوث کا نام منوّر

جو ناپاکی سے لیوے تو مقرّر — رہیگا تنگدست و خوار و مضطر

دگر بات جو کچھہ انکی کرے تو — ادا جلدی ستی اسکو کرے او

کہ تا پھر کر نہ دیکھے کچھہ جفا کو — بھی پاوے اُنسے امداد و وفا کو

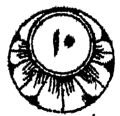
دگر جو شیرنی لاوے جمعرات — کھلاوے فاتحہ دیکر خوشی سات

تو پاویگا بہت حضرت سے امداد
طعام خوشتریں جو کوئی پکاوے
تو اسکی ہی کشایش دو جہاں میں
وضو سے لیویگا جو شاہ کا نام
خدا سے بلکہ ہوگا اسپہ انعام
لکھے ہیں اور یونکر خوش بیان ایک
القصیں اس عفو ہونے پر مقرر
کہ ہر حالت میں لیجو سب میر انام
سو تب شہ سے کیا ہی عرض آکر
غیاث العالمین نے دی بشارت
مراقب میں گیا ہی شخص وہ جب
کہ نیچے عرش اعظم کے اسی ٹھار
سو مکھیاں آپکو لاتسپہ ماریں
کئے پھر حکم اسکو کھول انکھیاں
کہ جو مکھی کرے تلوار سے دند



رہیگا دو جہاں میں خرم و شاد
پڑھا کر فاتحہ سب کو کھلاوے
رہیگا حق تعالیٰ کے امان میں
تو وہ سب دن رہے با فرح و آرام
گنہ اُس روز کے بخشیگا اتمام
ولی اللہ تھے اہل عیان ایک
کہ حضرت نے دئے ہیں حکم یکسر
دیا اُس نام کا سارونکو اکرام
کہ یہہ کیا ہی سبب بولو سراسر
مراقب کا کئے اسکو اشارت
وہاں دیکھا ہی اُسنے اسوجہ تب
برہنہ ایک لٹکائی ہی تلوار
ترت ٹکڑے دو ٹکڑے ہوکے جاویں
کہے پھر اس سے سب محبوب سبحان
بجز اُسکے وہ کیا دیکھیگی ہر چند

که یه هین لکھیاں میرے مخالف — جو هین برعکس میرے لوگ مصرف
مگر میرے محبان دوستان او — جو میرا نام لیوین هر گھڑی سو
وے سب هین عفو کے دامن مین ملفوف — مخالف سب هلاک اب هووین مصروف
پھر اسکے بعد سارے اولیا نے — کرے بخشش طلب سو التجا سے
لیے هین مانگ حضرت سے شفاعت — سو حضرت نے کئی انپر عنایت
محبّان اور مخالف پر سراسر — هوا هی حال یک تب سے برابر
غیاث العالمین نے اور یوں کر — فصاحت سے سخن بولے هین خوشتر
که میری سیف هی مشهور سب پر — میرا یه تیر (هی) تا ثور سب پر
مسرّج هی میرا اسپ همایون — که هین نار الله الموقدة هون
جلالت اور سینه و دستاران — محبّت کی صحن کے شهسواران
که تھے یک شیخ احمد اهل عفّت — تھی جا م زنده فیل انکی کنیّت
تھے ابن ابو سعید ابن ابو الخیر — سوار یکا تھا خاص انکے یک شیر
کرامت انکی تھی سارونپه اظهار — دگر یه تھا که هو ضیغم په اسوار
پھرین شهرون شهر سیّاح هو کر — نظاره کر تماشا دیکھ یکسر
جهان جس شهر مین جاتے تھے وه جب — تو کهلاتے و نانکے قطب کو تب



میرے اس باگ کے کھانیکی خاطر
نہین توچھوڑتاہون اپنا ضیغم
توجسکوپہنچتاتھااُن کا پیغام
کہاتب یک نے انکوظاہر انب
کہ تا دیکھوگے وہانکے اولیاکو
کہے اللہ وہان جاتاہون اب مین
لئےجب کوچ کر بغداد کی راہ
غیاث العالمین دوجگ کے سرور
کہ شیخ احمد ہین ملنے کی خاطر
ہوئے ہین باگ کے اوپر وہ اسوار
رکھو فی الوقت حاضر اسکو کر کر
کہ وہ آکر تقاضا کچھ کرین جب
سوکی دن بعد شیخ احمد ہو خوشحال
جناب قطب ربانی مین ظاہر
جولے آیا تھا وہ پیغام شہ پاس

کرو یک گاؤ لا جلدی سے حاضر
کریگا آپ کا وہ کام بیغم
تُرت وہ گاؤ بھیجے چھوڑ سب کام
نکرتے سیر کیون بغداد کا اب
ملوگے اُن سبھی اہل صفا کو
غرض وہانسے روانہ ہو چلے ہین
اُسیدم مین دوعالم کے شہنشاہ
کہے مجلس مین تب یارونسے یونکر
چلے آتے ہین نکلے گھر سے باہر
کرواس باگ کو یک گاؤ تیار
اُسے ہے کھانیوالا باگ اکثر
توانکو بھیجدیوین گاؤ وہ تب
ہوئے بغداد داخل فارغ البال
کئے ہین التماس اُس گاؤ خاطر
اُسے بولے توجا بیخوف وسواس



جو کچھ اب شیخ کا مطلوب ہی سو
سُنے پیغام ایسا شیخ نے جب
کہ سارے اولیاؤنمین مقرر
مگر شاہِ زمان سلطانِ جیلان
انھون نے بھی میری ہیبت کے ڈر سے
شہِ عالم غیاث الخلق نے جب
تو یک کتّا تھا انکے در اُپر وہان
چلا اُس گاؤ کے پیرو ہو پیچھین
ترت اس گاؤ کو دیکھے سے ضیغم
وہ کتّا گاؤ کے پیچھے سے جاکر
کیا ہی پارہ پارہ اُسکتئین تب
خدا کی راہ مین اسوقت مطلق
بشرف فیض و خوش ترتیب کے ساتھ
مُریدونمین ہوئے حضرت کے داخل
خدا کا قرب گر چہتے ہو یارو

ترے سب بیٹھ پیچھے آویگا اُو
بہُت رو رو کے یون کہنے لگے تب
نہ تھا میری نظر مین کوئی کیونکر
امام الاولیا محبوبِ سبحان
قبولے گاؤ دینے اپنے گھر سے
روانہ کرکے بھیجے گاؤ کو تب
پڑا رہتا تھا جون دربان ہو قربان
یہان لگ تا کہ پہنچا اُسجگہہ مین
کھڑا اُٹھکر رہا اسوقت ضیغم
زنخدان باگ کا محکم پکڑ کر
یہہ دیکھے شیخ نادر یون کہے تب
یہی ہین سب کے مرشد خاص برحق
وہی ممتاز ہین شاہِ کرامات
عقیدہ صدق رکھ اور شوقِ کامل
تو جون کتّے جناب پیر کے ہو





جناب پیر کا کتا مقرر ۔۔۔ رکھے ہی شرف سب شیرون کے اوپر

روایت اور راوی نے کئے ہین ۔۔۔ وہ عبداللہ شیخ حنبلی ہین

کہ تھا مین مدرسے مین شہ کے یکبار ۔۔۔ دگر شیخ بقا تھے اہل اسرار

دگر شیخ علی بن ہیتی تھے ۔۔۔ بھی شیخ بو سعید قیلوی تھے

بھی شیخ ماجدی کُردی تھے اُس ٹھار ۔۔۔ کرے سبحان مقدس اسکا اسرار

کئے تب غوث نے خادم کو فرمان ۔۔۔ بچھا سفرہ لے آیا طعام الوان

بچھا خادم نے سفرہ تب اُسی بار ۔۔۔ رکھا سفرہ پہ لاکر خوان تیار

ہوئے اطعام کے کھانیسے شاغل ۔۔۔ خوشی دلکو ہوئی تھی سب کے حاصل



کہے خادم کو حضرت غوث نے تب ۔۔۔ کہ تو آ بیٹھ کھالے پیٹ بھر اب

کہا فدوی نے اب روزہ رکھا ہے ۔۔۔ کہے کھا تجھکو روزہ کی جزا ہے

کیا انکار مین صائم ہون یا پیر ۔۔۔ کہے تب حضرت سلطان گھنبیر

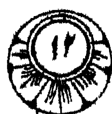
یہی کہتا ہے خادم مین ہون صائم ۔۔۔ سو تب غوث الورا او جگ کے حاکم

غضب سے اسطرف دیکھے نظر کر ۔۔۔ پڑا او رحال بیخود ہو کے گر کر

کیا پیشاب اس ڈر سے ہو مجنون ۔۔۔ لگا تن سے ٹپکنے پیپ اور خون

مشائخ جو کہ تھے حاضر انھون نے ۔۔۔ کئے اسکی شفاعت آرزو سے

کئے حضرت کے آگے التجا تب
عفو اسکو کئے ہیں غوث اعظم
اُسی دم میں ہوا ایسا وہ خادم
گویا آزار نہیں تھا اسکے اوپر
بہت نادر دگر یک منقبت ہے
لکھا ہے اسطرح تجار تھا ایک
وہ تھا اونچا زیادہ قیمتی سو
دکھایا ہے سوانے نہیں قبولا
چلا نومید ہو گھر کی لیا راہ
گذر اسکا ہوا حضرت کے گھر سے
سو حضرت غوث قطب الواصلین نے
کئے خادم کو اپنے حکم اس طور
اُسے دیکر ہزاراں سات دینار
موافق حکم کے خادم نے اُسدم
پڑی ہے پاؤ گز کپڑی کی درکار



کہ تا انکا غضب ساکن ہوا سب
ہوا وہ شادماں خورسند خرم
کہ آگے جسطرح تھا خوب سالم
ہوئی صحت رہا ہے شاد ہو کر
وہ حضرت غوث کی سب کرامت ہے
انھیں یک سات گز کپڑا ایسا نیک
لجا بغداد کے حاکم کنے او
تو سوداگر نے اسکو کچھ نہ بولا
سو تب اُسکے گذر نہیں ہے واللہ
مبارک خانۂ عالی قدر سے
امام العارفین والعالمین نے
بلا لاوے وہ سوداگر کو فی الفور
سلائے پیرہن اسطرح کا وار
سیا سو پاؤ گز کپڑا ہوا کم
سو حضرت نے کہے یوں کر کے گفتار

سیہ کملی کا یہہ ریزہ ہی حاضر
اُسے سیوین وہان ہی بہت نادر

خبر بغداد کے حاکم نے پایا
سو تب اپنا وزیر اُسنے بلایا

کہا اسکو تو جا غوث الوریٰ پاس
کہ محبوب خدا ہین افضل النّاس

سلام انکو میری تو بول اوّل
پھر اسپر عرض کریون کہہ مفصّل

کہ جو شی اسکی قیمت پر نظر دھر
نہ لیوین ہم بجا تا مال دیگر

اُسے ہم لیوُگے تو فی الحقیقت
مجھے ہی دو طرحسے اسمین خفّت

یہہ پہلا جو کہ مل اپنے مین لوگان
کرینگے گفتگو کر میری باتان

خلیفہ پاس اب کچھ زر رہا نین
جو قیمت دیکے یہہ لینے سکانین

دگر یہہ ہی کہ پیسے کی طمع سے
نہ کپڑا لے سکا خاطر جمع سے

بخیلی کر طمع زر کی رکھا ہی
جو اس کپڑے کو لینے نین سکا ہی

وزیر اسوقت نکلا ہی وہان سے
جناب غوث کے پہنچا مکان سے

تو دیکھا دور سے شاہِ زمن کو
کہ پہنے آپنے اُس پیرہن کو

سو یک پیوند سینے پر دیا ہی
سیہ کملی کا ریزہ لے سیا ہی

نہ قیمت آوگی اسکی درم سات
کیا اندیش اُسنے ولین اُسدھات

کران صاحب ولایت پاس اکثر
یہہ قیمت دار کپڑا خوب دیگر



سبہ کمل یہہ دونون کا مراتب — برابر ہے تو مجھکو نہین مناسب
یہان گستاخ بے ادبی سے جانا — خلیفے کا پیام انکو کہلانا
ضرر بن تو نہین خالی یہہ بات — وہان سے پھر کے آیا ہے خوشی سات
کیا ظاہر خلیفے سے حقیقت — خلیفے نے تب اپنا دیکھہ حشمت
کیا غصّہ وزیر اوپر اُسی بار — کیا پھر آپکے بیٹے کو تیّار
دیا پھر ساتھہ اسکے فوج و لشکر — روانہ کرکے بھیجا قطب دین پر
کیا تاکید حضرت کو منع کر — کہ اسمین ہے اہانت میرے اوپر
کہ ایسے کام مین میرے برابر — نہونا ہمسری رکھہ کر سراسر
خلیفے کا تو لڑکا ہوکے اسوار — چلا ہے فوج لے وہانسے اُسی بار
مبارک سر کو غوث العالمین نے — مراقب سے اُٹھا دیکھے وہین سے
ترت دیکھے سے حضرت کے سراسر — فرشتے آکے اُن سب کو اُٹھاکر
کیئے غائب لجائے یک مکان مین — نہ آوے کس کے وہ عقل و گمان مین
بہت لرزا خلیفہ اُسکے ڈر سے — کہا مین بھی اگر جاؤنگا گھر سے
تو شاید ہوویگا یہہ حال مجھہ پر — بھلا وہ ہے کہ اب کچھہ فکر کر کر
کرون اپنے پسر کی زود تدبیر — گیا وہان جو تھا اُسکا مرشد و پیر



کیا سب حال اپنا اُسنے ظاہر
کہا یہہ سر تلے رکھہ اپنے اور سو
بہت کر نالہ و فریاد کو تب
بلا ناغہ پیاپے چار راتان
ستونِ دین وہ ہین عالم کے رہبر
کیا ہی عرض ان سے اپنی مطلب
جسے باندھین ہین حضرت غوث اعظم
سوا اُسکے پیر نے پھر پانچوین رات
اسے لے سر تلے سویا ہی پھر کر
محمد مصطفیٰ سلطانِ ارشاد
جواب اسکو دئے حضرت نے فی الفور
میرے فرزند سیّد عبد قادر
خلیفہ ناامیدی سے پھرا ہی
علاج اسکا کرین کیا اور تدبیر
کہ ہی اب حقتعالیٰ آپ باقی



انھون نے لکھدیا یک نقش آخر
جسے دیکھیگا اپنے خواب مین تو
تو ویسا ہی خلیفے نے کیا سب
تو دیکھا خواب مین ہر چار یاران
ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ
تو ہر چارون نے فرمائے اُسے تب
وہی کھولین وہان جانا اُسی دم
دیا ہی لکھکے دیگر نقش خوش دھات
تو دیکھا خواب مین ختم پیمبرؐ
لگا کرنے خلیفہ تب تو فریاد
کہے تھے چار اصحابون نے جسطور
وہی کھولینگے جو باندھے ہین ظاہر
یہہ سب مرشد کے آگے جا کہا ہی
کیا تب پیر نے اسکے یہہ تقریر
نہین قدرت کہ ہو اس سے ملاقی

یہی ہے فکر جو اس مرتبے پر
جناب قطب ربانی میں جا کر
زمین پر سر رکھیں وہان ہو کے گریان
تب اپنے حال پر شاید کہ حضرت
کیئے یون مشورت دونون لاچار
کئے ہین عرض اپنا سر نوا کر
خلیفے کا پسر ویسا ہی یکبار
سواران اور بھی ویسے نشان سے
پسر نے کھینچ کر شمشیر اسدم
خلیفے نے پسر کو تب کہا یون
میرا بھی حال اس نوبت کے اوپر
کہا تیرے سبب سے چھوڑ فرحت
کہ تھا مین جنت و نعمت کے اندر
اگرچہ حضرت محبوب رب نے
تیرے سے کر جدائی اور جہان نے



کرین بخشش طلب عذر گنہ کر
شفاعت مانگ لیوین اس خطا پر
نہایت عاجزی سے دل پریشان
ترحم کر کے فرماوین شفقت
جب آئے قطب ربانی کے دربار
نگہ شہ نے کئی اوج سما پر
کہ جس ہیئت سے تھا گھوڑیہ اسوار
اتر آئے تلے سب آسمان سے
چلا آیا پدر پر ہو کے برہم
جدائی سے تیری مین یون ہوا ہون
تو مجھ پر بے طرح آتا ہے کیونکر
پڑا محنت مین اور پاونگا ذلت
گویا دوزخ مین اب آیا مقرر
ہمین تب اعتراضی کے سبب سے
رکھے تھے غائبانہ کر یہان سے

ولیکن

ولیکن ہم تھے سب جائے خوشی مین — بہت خوشتر مقام دلکشی ہین

بہت نعمت سے تھے محفوظ ہم تب — کہ وہ ہنکار کرسی کا میرے تب

نہ دیکھا ہوویگا تو خواب مین کب — بلایا بیٹھا کیون وہان ستی اب

اُسی ساعت خلیفہ پیر کے سنگ — پسر اسکا یہہ تینون اہل فرہنگ

کئے توبہ دل و جان سے مقرّر — کیا دل صاف استغفار کر کر

عبودیّت کی پیشانی اُسی بار — ملاہی خاک در پر ہو نگونسار

مرید اُنکے ہوئے ہل خادمان سے — رہے فدوی ہو انکے فدویان سے

جہان لگ تھا وہان جیتا خلیفہ — نہ کرتا تھا خلاف امر شریفہ

دل و جان سے وہ فدوی ہو رہا تب — جناب پیر پر ہوکر فدا تب

سنو دیگر بیان یاران ہشیار — رجال الغیب سے یک مرد رہوار

ہوا پر سے چلا تھا سیر کر کر — تو جب بغداد پہنچا ہی سراسر

تو اپنے دلمین یون خطرہ کیا یاد — نہین کوئی مرد ہی در شہر بغداد

غیاث العالمین سلطان اجلال — ہوئے آگاہ اس کہنے سے فی الحال

کئے اسکی ولایت سلب اُسدم — ہوا پر سے گرا وہ ہوکے برہم

غیاث العالمین کی بارگاہ پر — کہ جنکا داب ہیگا مہر ومہ پر



سو تب شیخ علی بن ہیتی نے
کیا ہی اُسنے توبہ پیر کے پاس
گیا وہ پھر ہوا مین کر کے پرواز
جلالت کا بیان ہی اور دیگر
کہ حضرت غوث کے نزدیک یکبار
وہ آیت ہی گی لِمَنِ الْمُلْکُ سو تب
تو سب لوگان اُٹھے تب جو تھے حاضر
کیے حضرت نے انکو یہہ اشارت
ہلو تم مت جگہہ سے اپنی زنہار
کہے ہین مَن یَّقُولُ الْمُلْکُ لِی تب
مجھے ہی ملک یون کر کون کہوے
کہ اپنے سے اضافہ ملک کا سب
وہان تھا مرد صالح ایک حاضر
کہا اُسنے کہ مین کہتا ہون اِس دم
سبب اُسکے کہ وہ حق میرے تئین ہی



شفاعت منگ لئے قطب جلی سے
کئے تب عفو اسکو افضل النّاس
چلا حضرت کنے سے ہو سرافراز
مع الاسناد وراوی سے مقرر
پڑھا قاری نے یک آیت بیا نوار
اُٹھے وہ سنکے آیت واصل رب
غیاث الخلق کی تعظیم خاطر
رہو تم حال پر اپنے اٹھو مت
کئے ہین اسپہ پھر حضرت نے تکرار
کہ یعنے کون ہی کہوے وہ یون اب
کہان طاقت کسے وہ کون ہووے
سکے کر نیکو ایسا کون ہی اب
تھا اسکا شیخ احمد نام ظاہر
کہ سکا ملک میرے پر مسلم
اُسے کچھہ مثل اور مانند نین ہی

سو حضرت سرور دین قطب اکوان
بلند آواز سے اس مرد کے سات
کہ تو اسکو ہوا تھا کب کہ "تا او
اُسے اس مرد صالح نے سنا ہی
پکارا نالۂ جانسوز کی بات
وہیں اسکو زمین اوپر ٹپکدے
زسر تا پا برہنہ ہو گرفتار
سنو گستاخ جو شہ سے ہوا ہی
ولایت کھو کے بیٹھا ہو زیا نکار
تو یارو جنکا یہہ جاہ و جلالت
تو اس جاہ و جلالت کے بیان کا
کسے لکھنے کی طاقت یہہ حکایت
تو کر یوسف یہان مجلس کو اتمام

شہنشاہِ فریقِ جنّ و انسان
کہے ای احمق و ناوان یہہ کیا بات
تجھے ہو ویگا جب یونکر کہا سو
تغیر حال اس پر ہو گیا ہی
سیہ کملی تھی اسکے بر مین خوشدھات
برہنہ ہو چلا جنگل کی رہ لے
ہوا جنگل کا رستہ لیکے رہوار
سزای الفور وہ پاکر رہا ہی
رہا حیران پریشان ہو گرفتار
رفیعُ الشّان و شوکت با کمالات
بھی اس واجب صلابت کے نشان کا
یہہ ہی دریاے بے پایان و نہایت
درودان پڑھ رسول اللہ پہ مادام





پڑھو یاران درودان اور تحیّت
بروحِ مصطفیٰ سلطانِ امّت



مجلس پنجم

۱۶

قلم باغ ثنا کا باغبان بن ۔ لے آکر مرتبے کے چنکے گلبن
سنوارا مجلس پنجم کو یکسر ۔ کیا خوشبو سے یہہ مجلس معطّر
لکھا اس مین شہ دین کے مناقب ۔ مناقب جو کہ ہین عالی مراتب
کہ حضرت غوث قطب دو جہان ہین ۔ خدا کے برگزیدے بے گمان ہین
فریق عارفون کے ہین شہنشاہ ۔ رسول اللہ کے نائب صاحب جاہ
تمامی واصلون کے پیشوا ہین ۔ گروہ سالکون کے رہنما ہین
خدا کے دوستون نے انکی تعریف ۔ کئے ہین کی طرحسے مدح و توصیف
کہ حضرت خضر پیغمبر نے یون کر ۔ کہے واللہ قسم کر کر مقرّر
غیاث الخلق کے مانند انور ۔ مقام قرب معشوقی کے اندر

نکوئی آیا ہی اس دنیا مین اب تک | نکوئی آئیگا انکے بعد بیشک

ابو مدین ہین شیخ مغربی ایک | لکھے ہین اسطرح مذکور کر نیک

ملا مین جبکہ خواجہ خضر کے سات | تو پوچھا ہون انھونکو غوث کی بات

جو ہین قطب دو عالم غوث اعظم | امام العارفین قطب مکرّم

کہے وہ رہنما ہین صادقونکے | وہی حجت ہین سارے عارفونکے

وہی ہیچ معرفت کے تئین ہی جان | مکرّم اولیا مین انکی ہی شان

پھراتا ہون مراتب اولیا کے | اشارت کی طرف اُس رہنما کے



دگر قاضی شہاب الدّین ہین ایک | جونپوری لہوری ہی لقب نیک

شہ عالم خطاب انکو ہُوا ہی | سو یون ملفوظ مین اپنے لکھا ہی

کہ حضرت شہ بدیع الدّین صاحب | لقب ہی شہ مدار انکو مناسب

بلاوین مجھکو اپنے پاس وہ تب | بزرگونکا بیان مجھسے کہین سب

زبان سے انکی جو سنتا تھا مین سو | رقم زد کرکے لکھہ رکھتا تھا سب او

اسی سے ایک یہہ ہیگا کہ یک رُوز | جو بعضے اولیا اگلے تھے فیروز

مناقب اور فضایل کو انھونکے | بیان کرتے تھے مجھسے آپ ہوکے

کہ سن قاضی تجھے کہتا ہون یکسیر | کہ پیچھے چار یارون کے مقرّر

رسول اللہ کے ہین وہ یار دلدار ۔ ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و کرارؓ

بمثلِ غوث سلطانِ کرامت ۔ کسی عالی مقامی کی امامت

ہوئی نہین اور نہ ہین ہووینگی مطلق ۔ سخن کہتا ہون یہہ تحقیق برحق

دگر کوئی غوث یا قطبِ زمانہ ۔ نہ پایا اس مراتب کا نشانہ

نہ کوئی پہنچا ہی اُنکے مرتبے پر ۔ نہ پھر کوئی پہنچ سکنے کا مقرر

ولایت مین ہی انکو شانِ اعظم ۔ بزرگی کا ہوا یہان مرتبہ تم

جو کچھ اب مرتبہ ہی قطبیت کا ۔ دگر محبوبیت اور فردیت کا



یہہ سارے مرتبہ سے بڑھکے آخر ۔ مقام قرب صدیقی مین ظاہر

رہے ہین آپ باصد شان و شوکت ۔ کہ ہی اب تک فزونی مین وہ حشمت

وراہین ہی مقام اُنکا مقرر ۔ وہان آرام کرتے ہین سرور

سو تب مین نے سوال انسے کیا ہی ۔ ورا کہتے ہین کسکو وہ سو کیا ہی

کہے یون دونون مخفی احدیت ہی ۔ یقین وہان ذاتِ حق کی مائیت ہی

نہ اس سے مرتبہ ہی کوئی بڑھکر ۔ نہ آگے اُسکے کوئی رتبہ ہی بہتر

حقیقت یا ولایت مطلقہ کر ۔ اُسیکا نام ہی اور وہ مقرر

ولایت مطلقہ احمدیہ ۔ خصوصاً عین ہی اور سرِّ یدیہ

که امت مین محمد مصطفیٰؐ کی — امام الانبیا خیر الوریٰ کی

هین ظاهر اس مکانین تین مردان — سو یک بهلول هین مقبول سبحان

دوم خواجه جنید وه صاحب جاه — که شاه طایفه وه هین شهنشاه

سوم هین حضرت محبوب سبحان — امام الاولیا سلطان جیلان

لکها بعضون نے یون جو تیسرے مرد — هین خواجه ویس قرنی صاحب فرد

چهارم تو غیاث العالمین هین — شه کون و مکان سالار دین هین

غیاث الخلق فخر دین کے پیچهین — نه کوئی ظاهر هوا هی اس وراهین

سدا رهنا وراهین سو مقرّر — خدا کی هی تجلّی بیچ یکسر

تنزّل اُس سے هین کرنیکا برحق — مگر بهر ادائے فرض مطلق

که حضرت قطب دین عالم کے سرور — رهے تهے باوجود اس منزلت پر

رسولؐ الله کی فرمانبری سے — شریعت پر تهے قایم پیروی سے

قدم اُنکا نبیؐ کے تها قدم پر — دگر مشغول تهے طاعت سے اکثر

سکها نا علم دین کا پهر سبهون کو — بهی کرنا تربیت سب طالبون کو

دگر ارشاد کرنا سب مُریدان — تصرّف ظاهر و باطن کا یکسان

یهه سب جاری تها هر دن اور هر آن — رها نهین اُسے کچهه موقوف سچ مان



بھی روحانی تصرّف شاہِ دین سے
دگر اُنکے قدم کو ہمنے یکسر
خدا کے حکم سے یہہ ہی مقرّر
کہ حضرت غوث کی ہی اسمین تعظیم
بجالائے خدا کا شکر وافر
رکھے حق ہمکو انکے خاندان مین
کہے تا جائے بعثِ احمدی سے
تصرّف کو ولایت کے لئے ہین
بھی چودہ خانوادے کے بزرگان
خلافت کے ہوئے خرقہ سے مسرور
مجھے بھی فیض ہی حاصل وہین سے
کہے پھر کر میرے سے یہہ کمالات
نہ ہوتا مصطفیٰ ختم رسل پر
کہ بولے ہین رسول اللہ نے یونکر
دگر ہی منقبت اہلِ خبر سے



ہی جاری آج کے دن لگ یقین سے
قبولے اور رکھے کاندھے اوپر
یہہ جاری آج لگ ہی حکم یکسر
کمالات اور بلاغت اور تکرّم
کئے ہین یون دعا پھر اپنی خاطر
لکھا ہی دوسرا یون اس مکان مین
وہ پہنچے اور اونکی پیروی سے
شہ ملکِ ولایت ہو رہے ہین
غیاث الخلق کے ہو کر مُریدان
رہا نین کوئی یک محروم اور دور
شہ کونین قطب العالمین سے
کہ سچ واللہ اگر ختم رسالت
تو غوث العالمین ہوتے پیمبر
پیمبر نین میرے پیچھے مقرّر
عمر بزاز اور شیخ عمر سے

بھی سیف الدین سید عبد وہاب — وہ ہین ابن شہ دین قطب اقطاب

کہ حضرت غوث نے منبر کے اوپر — کہے لب کی صدف سے رول گوہر

کہ تھا دن سولھوان اور ماہ شوال — کہ وہ منگل کا دن تھا نیک اعمال

سنہ ہجری سے تھے تب چار سو پر — برس اکیسوان اسوقت اندر

ہین دیکھا خواب ہین شمس الضحیٰ کو — محمد مصطفیٰ بدر الدجیٰ کو

کہ فرمائے مجھے اے میرے فرزند — تمھین اب کس سبب کہتے نہین پند

تو مین کہنے لگا انسے بیان کر — کہ ہین ہون مرد عجمی اس مکان پر

یہان خوش گو جو ہین بغداد کے سب — کہو ہمین وعظ انپر کسطرح اب

کہے تب مجھکو کھولو آپ کا موں — تو ہین نے اپنے منہ کو وا کیا ہون

کئے دم منہ مین میرے ہفت مرات — کئے ہین حکم پھر حضرت نے اسدھات

کرو تم وعظ ساری خلق پر اب — پڑھے ہین آیت ادعوا کیتین تب

سنو معنی ہین اس آیت کے یون سب — خدا کی رہ طرف دعوت کرو اب

نماز ظہر تب مین نے کیا ہون — جگہہ پر اپنی پھر بیٹھا رہا ہون

سو دیکھا ہون جمع ہین لوگ بسیار — زبان میری ہوئی ہے بند لاچار

تو ویسے وقت ہین شیر خدا کو — امیر المومنین مشکلکشا کو



وہان دیکھا ہون مجلس مین پیا مقرر | مقابل ہو کھڑے فرمائے یو نکر

کہ ای فرزند کیون کہتے ہین پند | کہا یا وا زبان میری ہوئی بند

تو بولے مجھکو اپنے منہہ کو کھولو | سو اپنے منہہ کے تئین کھولا ہون تو

کیے ہین دم میرے منہہ بیچ چھہ بار | تو پوچھا مین نے اُنسے کرکے تکرار

تمھین کیون دم کیے تین ہفت مرات | کیے مولا علی نے مجھسے یہہ بات

ادب سے حضرت خیر الورا کے | محمد مصطفی نور الہدا کے

نظر سے پھر میری غائب ہوئے ہین | تو وے یا وعظ کہنے کو لگا مین



کہا ہو ذکر بحر دل مین غواص | لگا کرنے کو غواصی با خلاص

سبب عرفان کے موتی کی خاطر | تو سننے کے کنارے لاوے باہر

تو اسکے داستان کا ترجمہ جو | زبان ہی سو یہہ کہتا ہی ندا او

نکا جاتا ہی وہ اُسکے برابر | جو نقد نیک و طاعت ہی سراسر

لگے ہین وعظ کہنے آشکارا | سنائے ہین بیان وحدتکا سارا

لکھے ہین قطب دین عالم کے سردار | یہی ہر وعظ مین کرتے تھے تکرار

کہ ای اہل زمین و آسمان آؤ | سخن میرا سنو اور فائدہ پاؤ

کہ تم کچھہ اس بیان سے سیکھیو اب | مجھے بر حق تمھین پہچانیو اب

کہ میں ہوں نائب و وارث یقین کر / ہمیں ختم مرسل کا زمین پر

عطا اس انجمن میں خلعتان ہیں / خدا سے اسمیں ہر دم بخششان ہیں

میسر اس دلیہ وہ خلاق مطلق / تجلی آپ ہو کرتا ہی برحق

انھون کی وعظ کی مجلس میں لوگان / جمع ہوتے تھے سب ستر ہزاران

انھون سے چار سو مردان خبردار / بیان اس وعظ کا لکھتے تھے ہر بار

تمام وہ وعظ ہوتا تھا بیان جب / اثر اور داب سے اس وعظ کے تب

بھی اسکے وجد سے اور ذوق سے وہان / یقین مرتے تھے دو یا تین مردان

کہے ہیں بوسعید قیلوی نے / کہ میں نے بار ہا اپنے نین سے



غیاث الخلق کی مجلس کے اندر / رسول اللہ کو دیکھا ہوں نظر کر

دگر کئی مرسل و پیغمبرون کو / فرشتے صف بصف اور جنیونکو

دگر شیخ بقا ابن بطو نے / لکھے ہیں یہہ کمالات اسوجہ سے

کہ حضرت غوث کی مجلس میں یکروز / تھا حاضر شوق دل سے ہوکے فیروز

سو تب کہتے تھے حضرت وعظ خوشتر / وہ تھے منبر کے پہلے پایہ اوپر

یکایک وعظ کر موقوف حضرت / رہے خاموش ہو کر ایک ساعت

اتر آئے ہیں اس پیچھے زمین پر / گئے ہیں بعد ازان منبر کے اوپر

تو بیٹھے دوسرے پایہ پہ جا کر — وہان دیکھا ہون مین نے یون سراسر
دراز اوّل کا پایہ اِسقدر ہی — کہ جتنی آنکھہ کی لنبی نظر ہی
ہری سندس کا ہیگا فرش اُسپر — رسول اللہ بیٹھے اُسپہ آکر
تمامی لیکے اپنے ساتھہ اصحابؓ — ستارونمین گویا بیٹھے ہین مہتاب
خدا نے حضرت میران کے دلبر — تجلا یک کیا ہی آپ ہو کر
سو تب نزدیک تھے وہ شاہ جیلان — کہ گر جاوین اُسی ساعت کے درمیان
پیمبر نے پکڑ انکو رکھے ہین — پناہ و حفظ مین اپنے رکھے ہین
ہوئے پھر خورد و لاغر اُسپہ یارے — گویا کنجشک سے بعد از شکارے



بڑے پھر کر ہوئے شاہ ولایت — ہوئی تب انکی ہیبت ناک صورت
ہوئے میری نظر سے پھر کے پنہان — مجھے تب پوچھنے آئے وہ لوگان
جو تھے مجلس مین حاضر با عقیدت — نبی کے دیکھنے کی سب حقیقت
صحابو نکو بھی دیکھے سو وہ ہی بات — کہا اُسنے بیان کر کر خوشی سات
دیا ہی حق نے انکو دست قدرت — کہ انکی پاک روحان لیوے صورت
اسی موجب کہ تھے دنیا مین جسد ہات — کہے سچ اور پوچھے دوسری بات
سبب گرنیکا حضرت کے بتادو — کہ ہونا خورد اور بڑھنا ہوا سو

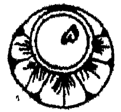
کہا پہلا تجلّا حق سے اُن پر
کہ اسکا تاب نہین تھا آدمی پر
اسی باعث الٰہی نزدیک یہہ بات
اگر انکو نہ پکڑین تب پیمبر
ہوا ہی پھر تجلّا دوسرا سو
سبب اسکے ہوئے ہین خورد و لاغر
ہوئے ہین پھر بڑے قطب دو عالم
خدا کا فضل یہہ ہیگا سراسر
سفینے مین لکھا ہی یون بیا نوار
امام العارفین محبوب سبحان
سو نبت شیخ علی بن ہیتی وہان
ملا یا نیند نے تب انکو اس ٹھار
کئے تب غوث اعظم نے یہہ فرمان
اُتر منبر سے آ شیخ علی پاس
غیاث العالمین عالی مناقب

ہوا اس واس صفت سے تھا مقرّر
اگر ہی تو نبوت کی مدد کر
کہ گر جاوین شہ عالی مقامات
محمّد مصطفےٰ عالم کے رہبر
جلالت کی صفت سے خاص تھا سو
پکارے بعد ازان شہ نے ندا کر
غیاث الخلق فخر جن و آدم
جسے چہوے اُسے بخشنے عطا کر
کہ یکدن وعظ فرماتے تھے سالار
سراج الواصلین سلطان جیلان
رہے تھے بیٹھ منبر پاس باشان
لگی ہی آنکھ تو سوئے ہین لاچار
رہو خاموش ای مجلس کے لوگان
ادب سے ہو کھڑے او افضل الناس
نظر کر دیکھتے تھے انکی جانب



ہوئے شیخ علی بیدار جس دم
کہ تم نے خواب مین سلطانِ دین کو
کہو دیکھو ہو یا نین اب مفسّر
کہے ہین یہان ہمین کر سب سے
کہی کس چیز کی تم کو وصیّت
تو کہی لوگون نے جا شیخ علی سے
رسوّل اللہ کے آنیکے سبب کر
کہے شیخ علی نے اُنکے تئین تب
اُسے دیکھے ہین بیدار ہین وہ شاہ
دگر جامع علوم اندر رہی مرقوم
تھے شاغل وعظ سے منبر پہ خوشنود
اسی منبر کے آخر پایہ اوپر
گھڑی کے بعد منبر پر گئے ہین
کہے تب حاضرون نے عرض کر کر
کہو اسکا سبب کیا تھا بیا نوار

تو پوچھا انسے یون کر غوث اعظم
ہمیشہ رحمۃ للعالمین کو
کہے آئے نعم دیکھا مقرّر
کھڑا ہو کر رہا تھا اب ادب سے
کہے کرنا تمھاری ہین نے خدمت
وہ پوچھے جب کہے شیخ جلی سے
کھڑا ہو کر رہا تھا یہہ ادب کر
جو کچھ مین دیکھا تھا خواب مین سب
غیاث الخلق اوج دین کے ماہ
کہ حضرت غوث اعظم شاہ معصوم
اتر آئے تلے بیتاب ہو زود
کھڑے رہے دست بستہ آپ ہو کر
نصیحت وعظ پھر کہنے لگے ہین
کہ ای غوث الوری عالم کے سرور
کئے حضرت نے اُن ساروں سے اظہار



کہ میرے جد رسول خاص احمدؐ — امام المرسلین سلطان سرمد

یہاں منبر اوپر بیٹھے ہیں یا خوش ہو — کہے حجت سے میرے تئیں کہ بیٹھو

ولے انکا ادب رکھہ یوں کیا تھا — تنزلے آخر کے پایہ پر کھڑا تھا

روانہ ہو چلے ختم النبیؐ جب — مجھے رخصت کئے اور یوں کہے تب

تمھیں منبر پہ بیٹھو جا کرو پند — تو میں اسوقت بیٹھا ہو کے خورسند

کہ تخلیص الفلائد میں بیانوار — لکھے ہیں او کئے جو شہ نے گفتار

کہ حضرت غوثؓ نے فرمائے ہے جب — کہ میں بغداد میں منبر پہ تھا تب

تو دیکھا میں نے ختم المرسلین کو — محمد مصطفےٰ سلطان دین کو

ہوا میں تھے سوار وہ شاہ اکبر — تھے بازو سے دگر موسیٰ پیمبرؑ

کہے جد نے میرے موسیٰ سے یوں کر — کہ ای بھائی میرے موسیٰ پیمبرؑ

کہ امت میں تمھاری کوئی ہے اور — میرے فرزند کے مانند اسطور

کہے موسیٰ نے امت میں میرے نیں — سو حضرت نے مجھے فرمائے ہیں

کہ ای فرزند میرے آؤ مجھ پاس — گیا خدمت میں پیغمبرؐ کے لا باس

لئے تب گود میں مجھکو بلا شک — پہنائے وہ مجھے خلعت مبارک

جو اپنے تئیں پہنے تھے پیمبرؐ — کہے درج لبوں سے رول گوہر



یہہ خلعت غوثیت کی ہی مقرّر
رسول اللہ نے پھر کر تین نوبت
رکھے منہہ مین میرے اور مجھکو پھر کر
دگر شیخ مکارم نے کہے ہین
سو حضرت وعظ کرتے تھے بیانوار
مقاماتِ وصالِ واصلان مین
یہان لگ تا کہ ہر حاضر کے اوپر
سو گذرا دل مین میرے اسقدر سے
ترُت در حال حضرت غوث اعظم
میری جانب توجہ پھر کئے ہین
ارادے مین تیرے اور تجھہ مین اُسدم
قدم پہلا وہ ہی دنیا سے منہہ مُوڑ
تو پیچھے تو ہی اور تیرا خدا ہی
کہا ہی بو الفلاح نے اور یونکر
کہ میرے باپ کے مرنیکا ہنگام



سبھی اقطاب اور ابدال اوپر
لعاب اپنی زبان کا بابرکت
گئے ہین چھوڑ اس منبر کے اوپر
کہ یکدن غوث کی مجلس مین تھا مین
حقیقت معرفت کی سب بیانوار
مشاہد اور شہودِ عارفان مین
ہوا ہی شوق غالب خوب یکسر
کہ پہنچے اس ارادے کو کدھر سے
کئے موقوف کہنا وعظ اُسدم
مجھے پھر ای مکارم کر کہے ہین
قدم دو ہین نا اس سے بیش اور کم
قدم پھر دوسرا اس نفس کو چھوڑ
اسی مین یہہ تمامی مُدّعا ہی
پسر ہی بو الحسن کا وہ مقرّر
ہوا نزدیک تو پوچھا ہون یہہ کام

وصیت کر مجھے جو تیرے پیچھے ۔ کرون مین اقتدا بیعت کسی سے
کہا لے اقتدا غوث الورا سے ۔ شہ کونین قطب الاولیا سے
گمان مین نے کیا ہاہون تب تو یونکر ۔ کہا یہہ مرض کے غلبے سے اکثر
گھڑی ایک ٹھہر پھر پوچھا ہون جاکر ۔ کہ مجھہ کو یہہ وصیت کر سراسر
کرون تجھہ بعد کس سے اقتدا مین ۔ کہا اُسنے کہ جو غوث الورا ہین
تو پھر ساعت سے پوچھا تیسرے بار ۔ کہا تب مجھہ سے ای ابنِ نکوکار
کہ ہین اسوقت مین غوث الورا اب ۔ نکرنا اور کس سے اقتدا اب
ہوا ہی باپ میرا فوت جب تو ۔ گیا بغداد کو اسوقت خوش ہو
ہوا ہون غوث کی مجلس مین حاضر ۔ رکھہ اپنا صدق نیت جمع خاطر
وہان دیکھا ہون تب شیخ بقا کو ۔ دگر سارے بزرگانِ صفا کو
کہ شیخِ بو سعیدِ قیلوی تھے ۔ دگر شیخ علی بن ہیتی تھے
سوا انکے مشایخ جو تھے حاضر ۔ سنا تب آپ یون کہتے تھے ظاہر
کہ نین ہو تمین تمہارے مثل مانند ۔ جو کہتا ہون سو ہی حکم خداوند
میرا یہہ وعظ ہی امرِ خدا سے ۔ سخن کہتا ہون مین حق کی رضا سے
مبارک سر کتئین اپنے اٹھاکر ۔ نظر کر تب تو دیکھے ہین ہوا پر



اسی ساعت کو مین اپنا اٹھا سر
نظر آیا کہ حضرت شہ کے سر پر
بھی انکے نور سے خوشبوئی ظاہر
نہ آتا تھا نظر مین آسمان تب
تو بعضے انسے وہان روتے تھے ظاہر
تھی آتش بعض کے گہر مین یکسر
جب آیا ہوش مین تب آرزو کر
کہے تب کان دھر میرا ای لڑکے
جو پوچھا پھر پدر سے دوسرے بار
رہا ہیبت سے اپنے سر تلے ڈال
وہ توبہ ہو رہی شہ پاس مقبول
دگر ہین شیخ احمد نیک کردار
نظامی مدرسہ مین تھے شہنشاہ
فقیہان اور فقیران تھے جمع وہان
قضا اور قدر کا کہتے تھے احوال

اوپر دیکھا نظر کر کر تو ظاہر
صفان ہر دونکی ہین روشن منور
بہت انکی صفان ہوتی تہین پھر
تلے سر ڈالکر تھے وہ وہان سب
کرین بعضے غریو و شور وافر
یہہ دیکھے سے رہا بیہوش ہو کر
گیا شہ کے کہتے منبر کے اوپر
رہا تین یک وصیت پر پدر کے
سنا سو ہو خجل شرمندہ لاچار
کیا توبہ وہان ثابت ہوئی فی الحال
رہا تب اُنکی خدمت سے ہو مشغول
وہ کرتے ہین روایت یونکہ یکبار
کہ مین اُن ساتھ تھا اُسوقت ہمراہ
سو تب غوث الوریٰ محبوب سبحان
یہی سب وعظ کرتے تھے ہو خوشحال

غریو یعنی شور اور غل مچا ۱۲



یکایک اژدہا ماڑی سے آکر
گرا ہی گود مین شہ کی سراسر

اسی دم بیٹھہ کر جامے کے اندر
لگا پھرنے مبارک تن کے اوپر

گریبان سے نکالا سر کتین تب
رہا پیچیدہ ہو گردن اوپر سب

سوا اتنا سہکے حضرت غوث اعظم
رہے اپنے جگہ پر بیٹھ محکم

قضا اور قدر کا کہتے ہین سب پند
ہوئے ہین وعظ سے خاموش ہر چند

نکل آکر زمین پر اژدہا او
رہا ہی اپنی دم پر تب کھڑا ہو

لگا کہنے سخن حضرت سے یکسر
نہ سمجھا اس سخن کو کوئی دیگر



گیا جسوقت وہان سے اژدہا او
سبھی آئے ہین لوگان وہان جمع ہو

یہی پوچھے امام الاولیا سے
کہا کیا تمسے اس اب اژدہا نے

تمھین کیا اسکتین فرمان کہے ہو
کہے تب غوث نے اُنسے سبھی او

کہا اس اژدہا نے مجھسے بیغم
کہ مین نے آزمایا بہت عالم

ولے ثابت قدم تمسا کسیکو
نہ پایا مرد کامل اور ولی کو

تو اسسے اسطرح مین نے کہا ہون
کہ جس ساعت مین ماڑ سے گرا تون

قضا اور قدر کی کرتا تھا مین بات
سنجا ہا مین نے اپنے دلمین اسدھات

کہ میری بات توڑین میرے افعال
مخالف ہو سخن پر میرا احوال

تو یک مخلوق رب کا ہی مقرر
قضا جنبش منے دھرتی ہی تجھکو
بزرگی کا بیان نادر ہی افروز
مقام قرب مین غوث الورا سے
رہ راز و نیازی سے کلامان
ندا حق سے ہوا یا غوث اعظم
کئے تب عرض محبوب خدا نے
کہ ای پروردگار عالم الغیب
جو کچھہ تھے مرتبے عالی سو یکسر
نبوت اولین خیر الورا پر
ولایت مطلقیہ مرتضی رض کو
شہادت اکبری تھی تیسری سو
چہارم قادریت ہی سو ظاہر
ہوا فرمان تب یا غوث اعظم
کیا دونون جہانین تمکو قادر



نہ تجھ سے ہو سکے کچھہ اور دیگر
وہ ساکن اور کچھہ کرتی ہی تجھکو
بزرگون نے لکھے ہین یو نکہ یکروز
خدائے پاک بیچون کبریا سے
ہوئے باتکید گر دونومین باتان
جو چاہے مانگ لو مجھسے اسیدم
غیاث الخلق قطب الاولیا نے
قدیم و باقی و لاریب بے عیب
دیا پہلے اُسے تقسیم کرکر
محمد مصطفی شمس الہدا پر
شہ مردان علی مشکلکشا کو
کیا تو نے عطا حسنین رض کو اُو
رکھا مخصوص کر تو اپنی خاطر
دیا مین قادریت تمکو اسدم
صفت قدرت کی بخشا تمکو ظاہر

دیا ہین نے تصرّف تمکو اسپر / جو کچھ ہین حاجتان عالم کی یکسر

تمامی واصلان اور عارفانکے / محبّان عاشقان اور طالبانکے

عوام النّاس اور اشیاء دیگر / تصرّف اب دیا اُنکے مہم پر

تمامی حال مین اور ہر زمان مین / سبھی چیزونمین اور سارے مکانمین

ابد لگ یہہ تصرّف تمکو دے کر / کیا ہاہون عہد مین تم سے مقرّر

تصرّف یعنے سب کا خرچ یکسر / غیاث الخلق کو بخشا کرم کر

ہوئین معلوم اب اسسے دو باتان / کہ وہ دونون ہین موصوف صفاتان



یہہ پہلا ہای کہ سارے اولیا پر / کیا ہای اُنکے تئین والی سراسر

نپاوے کوئی ولایت اہل عرفان / انھون کا جبتلک نین حکم و فرمان

چھنا لیوین ولایت اُسسے یکبار / ولی جو اُنسے ہووے بے ادب وار

ولایت جسکو چاہین اسکو دیوین / سچا ہین سو ولایت چھین لیوین

تصرّف دوسرا ہای اس وجہ پر / کہ ساری حاجتان عالم کی یکسر

انھون کے ہاتھ مین سونپا ہای اُنکو / کہ یعنے ہووے حاجت حق سے جسکو

اگر وہ یہان رجوع ہوویگا آکر / وسیلہ شہ کا لے مانگے دعا کر

تو حاجت اُسکی برآوے اُسیدم / نہو ویگا کبھی محروم یک دم

تو البتہ بر آوے اسکی مقصد / کرین حاجت روا خود غوث امجد

سنو غوث الورا کا یہہ مراتب / فضیلت اور بزرگی کا مناقب

کیا ہی آپ حق نے اُنکو قادر / کہان اُن کی بزرگی کو محاصر

خدا نے عہد یہہ اُن سے کیا ہی / سچا قادر کیا قدرت دیا ہی

تصرّف اُنکو سب چیزونکا یکسر / عطا حق نے کیا ہی آپ ہوکر

تو اب یوسف نکر کچھہ دلمین اندیش / سمجھہ بر حق سعادت ہی تیرے پیش

کہ ایسے پیر پایا رہنما تو / یقین پاویگا اپنا مدّعا تو

جو کچھہ ہی مقصدِ دل اور حاجت / انھون پر سونپ دے تو باصداقت

کہ تا خوبی سے پاویگا سرانجام / ہوویگا تیرا خاطر خواہ انجام

کیا ہی حق نے قادر اُنکو برحق / دیا اُنکو تصرّف سب پہ مطلق

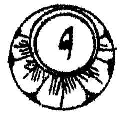
لکھے ہین راویون نے یون بیانوار / کہ حضرت سرورِ کونین یکبار

مدینے شہر اقدس مین گئے ہین / وہان چالیسدن تک خود رہے ہین

مبارک روضۂ پرنور مین وہان / پڑھے ہین دست بستہ ہو دعا یان

مدینے مین گئے جب دوسرے بار / امام الواصلین عالم کے سردار

نبیؐ کی قبر اقدس پاس جاکر / پڑھے ہین شعر نادر یک دعا کر



کہ

کہ ای خیر البشر ختم رسالت — امام المرسلین شاہ جلالت
جب اپنے شہر مین جارہا تھا — تب اپنی روح کو یہان بھیجتا تھا
تو وہ آتا تھا میرا ہو کے نائب — بجا لا کر ادب اور با مطالب
زمین قبر انور پر فدا ہو — دیوے بوسہ لبون سے چوم کر او
ہوا ہون اب تو اپنے تن سے ظاہر — تمھارے روضہ عالی مین ظاہر
مبارک اپنے دو ہاتھ اب مجھے دو — کہ تا لون انکو بوسہ با ادب ہو
ترت دو دست حضرت کے مبارک — ہوئے ہین قبر سے ظاہر بلا شک
طرف غوث الورا قطب زمان کے — شہ دین پیشوائے دو جہان کے

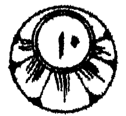


لئے تب غوث نے بوسہ دئے ہین — ادب سے چوم کر سر پر رکھے ہین
کئے ہین گوہر نعمت کو حاصل — یہی بحر کرم سے ہو کے واصل



کہے شیخ علی بن ہیتی نے — روایت خوب و نادر اسو جہ سے
شہ معروف کرخی کی قبر پر — کیا جا کر زیارت فاتحہ پڑھ
غیاث الخلق شاہ دین کے سات — سو حضرت غوث نے اسوقت اسدھات
کہے ہین السلام اے صاحب شان — شہ معروف کرخی نیک برہان
کہ ہم آئے ہین یک تبے سے یہان اب — تمھین رتبہ بڑہا یک بیگمان اب

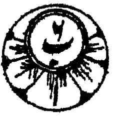
کرامت دیگر



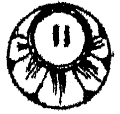
سو بھر کئی روز سے فخر سیادت — کئے معروف کرخی کی زیارت
تو مین اُسوقت بھی حاضر تھا شہ سات — کہے تب السّلام ای ذو الکرامات
گذر ہمنے کئے دو مرتبے اب — ہوئے افزود دو رتبے تحسین سب
دئے رَدِّ سلام اور شادمان ہو — کہے تم سرورِ اہلِ زمان ہو
جواب انکو دئے اپنی قبر سے — سُنائے یہہ سخن عِزّ و قدر سے
کرامت اور لکھتے ہین بہت نیک — کہ تھا منصور ابنِ واسطی ایک
وہ کہتا تھا بیان شہ کا دل افروز — گیا تھا غوث کی مجلس ہین یکروز
بغل مین تھی نہان میری کتاب ایک — تھا اسمین علمِ روحی فلسفہ نیک
نہ دیکھی تھی کتاب اسکے تو اوّل — کہے حضرت نے یون مجھسے مفصّل
کہ ای منصور وہ بد آشنا ہی — اُسے دُھو اُٹھہ تجھے اسمین بھلا ہی
بشو اوراق گر ہمدرسِ مائی — کہ علمِ عشق در دفتر نیائی
تو دیکھا مین نے جو ہرگز میرا دل — نکرتا میل دُھونے اسکو یک تِل
سبب یہہ تھا کہ مجھہ کو شوق اُسکا — بہت تھا بے نہایت ذوق اُسکا
کیا ہون عزم مین نے یہہ کتاب اب — رکھونگا گھر مین پھر لاتا ہون یہان کب
نہ ہرگز لاؤنگا شہ پاس پھر کر — کئے شہ نے نظر پھر میرے منہہ پر

سکا مین وہانسے اُٹھہ جانیکے تئین تب
اُسے کھولا تو دیکھا مین نے یکسر
لکھا یک حرف تو اُسپر رہا نین
شہ دین نے پھرا کر اُسکے ورقان
یہ ہے قرآن امجد کی فضیلت
کہ تو بہ کر تو اپنا صاف دل ہو
کہا ای شیخ میرے پیر کامل
فراموش وہ ہوئے اور محو مین اب
گویا دلمین نہ کچھہ گذرا کتاب تین
کہے ہین یہہ کمالات خوب و خوشتر
کہے مین تھا جوان اُسوقت اندر
جو ہی علم کلام اور علم حکمت
کتاب اس علم کی مین نے پڑھا ہون
یہان لگ مین پڑھا ہون علم آخر
چچا میرے منع کر مجھکو اُس سے

کہے شہ نے کتاب وہ دے مجھے اب
ہوئے کاغذ سفید وہ سب مقرر
سو لیکر ہاتھہ مین شہ کے دیا مین
کہے منصور دیکھا یہہ کتابان
کہے پھر مجھکو سلطان طریقت
جو کہتا ہی زبان سے دلمین نین او
جو کچھہ تھے اس کتاب اندر مسائل
ہوئے منسوخ سینہ سے میرے سب
کہ جون اُسکا درس مین نے پڑھا نین
شہاب الدین سُہروردی نے یونکر
رہا تھا علم سے مشغول ہوکر
دگر اس علم سے ہی علم ہیئت
زبان پر حفظ اسکا کر رکھا ہون
فقیہ بنکر رہا عالم مین ظاہر
پھرا رکھتے تھے پڑھنے کی ہوس سے



نہ خاطر بیچ لاتا انکی وہ بات — رہون مشغول پڑھتے ہین خوشی سات
سو یک قرآن کی آیت پڑھے تب — مجھے یون ای عمر کر کر کہے تب
تجھے ہین یک بزرگ دین کے پاس — لجاتا ہون کہ وہ ہین افضل الناس
کہ دل انکا خبر دیتا ہی حق سے — دگر جو بھید ہی رب الخلق سے
وہان تو آپکو رکھنا خبردار — کہ ہین قطب زمان عالم کے سردار
برکت دیکھنے کی اُن کی ہی جو — نہ رہوے اُس سے محروم و بری ہو
مجھے یک روز اپنے ساتھ لیکر — جناب غوث مین آئے مقرر
جناب غوث مین جب ہم گئے ہین — ادب سے ایک جگہہ بیٹھے رہے ہین



چچانے تب کہے سلطان دین سے — غیاث الخلق قطب العالمین سے
کہ ای والی میرے عالم کے سرور — بھتیجا یہہ میرا نامی عمر کر
جو ہی علم کلام اب اسکو مطلوب — دگر ہی علم حکمت بہت مرغوب
پھرا رکھتا ہون اب مین اسکو ہر چند — نہ پھرتا ہی نہ میرا مانتا پند
تو حضرت پیشوائے اولیا نے — امام العارفین غوث الورا نے
میرا لے نام بولے ای عمر تب — کتابان تو پڑھا ہی کونسی اب
کہا مین نے فلانہ اور فلانہ — علم پر دل کے ہی اُنکا نشانہ

مبارک ہاتھ کو تب اپنے سرور
قسم حق کی کہ جو کچھ تھا مجھے یاد
رہا نہیں یاد تب یک لفظ واللہ
ولیکن حقتعالی نے اُسی بار
کیا دل پر میرے اُس در کشیں باز
تو آگے غوث کے ہو کر ادب وار
کہے شہ نے مجھے ای عمر کر کر
عراق اندر ہوئے ہیں جو کہ مشہور
شہاب الدین سہروردی کا لا شک
سنی شہ کی کمالیّت کو برحق
یہاں لکھتا ہوں ایسا منقبت اب
کہ حضرت غوث اعظم قطب عالم
کہ وہ قطبیّت کبرا ہی برحق
تو اسدم حق تعالی اجلّ شان سے
ہوا فرمانِ عالی شان یوں کر

پھرائے ہیں میرے سینہ کے اوپر
سبھی بھولا ہوا وہ جملہ برباد
گویا کچھ نیں پڑھا تھا علم جا شاہ
مجھے علم لدنّی کا دیئے اسرار
ہوا علم لدنّی سے سرافراز
اچھا ہوں حکمتاں کہتے اُسی بار
کہ تم آخر ہو مشہور ہونگے اندر
تم اپنے وقت کے ہو شیخ منظور
عمر اسم مسمّیٰ ہی مبارک
کہی شہ کا تصرف تمیں مطلق
کہ اسپر ختم ہووے منزلت سب
بلند رتبے گتیں پہنچے ہیں جیسدم
دگر غوثیت عظمیٰ ہی مطلق
خداوندِ زمین و آسمان سے
کہ ای محبوب میرے خاص دلبر



جو کچھ رتبے ولایت کے تھے اوپر
نبوت کے تلے وہ سب مقرّر

کیا مین نے تمھارے تئین عطا سب
مگر رتبہ نبوت کا رہا اب

اگر ہوویگی اسکی آرزو تو
عطا فرما کرون بخشش تمھین او

سخن یہہ آزمایش کا ہُوا جو
زراہِ امتحان شاید کہا ہو

کئے ہین عرض حضرت غوث اعظم
کہ ای معبودِ من خلّاقِ عالم

کہ بندیکو تیرے لطف و کرم بن
نہین ہی آرزو کچھہ دلمین ساکن

نبوت کے خصوصاً مرتبے پر
کرون کسطور خواہش کیا وجہ کر

کہ میرے جد کی شانِ بہتری کو
کہا ختم النّبی دے سروری کو

ہوا فرمان کہ انکو انس و جان پر
کیا خاتم سبھی پیغمبران پر

سو آیا انکے ہی ایک خلق دیگر
نبوّت تمکو مین دیتا ہون اُنپر

کئے ہین عرض حضرت نے کہ یارب
نہ اس سے کوئی عالی مرتبہ اب

جو اپنے جد کے رہنا تابعون مین
انھون کے پیروان اور خادمون مین

حشر مین جد کے اپنے پھرون مین
انھین کے پاس خدمت مین رہون مین

کہان طاقت کہ ہون اُنسے برابر
رکھون دعوی نبوت کا سراسر

جناب حق سے تب آیا یہہ فرمان
کہ ای محبوب میرے شاہِ جیلان



مناقب

طلب تجھ سے کیئے ہو تمنے وہ شی
نہ بہتر اس سے درگہ مین میری ہی

وگر خواجہ سہیل شیخ ارشاد
کہے یونکر کہ ایکدن اہل بغداد

بہت ڈھونڈھے شہ عالم کتیئین جب
نپائے سو لگے پھر ڈھونڈھنے تب

سو پائے انکیتئین دجلہ ندی پر
وہان دیکھے ہین پھر اسوقت یونکر

کہ سب دریا کی ماہی فوج در فوج
چلے شہ پاس یکسر موج در موج

سلام آداب سے کرتے ہین آکر
وہ سب لیتے ہین بوسہ دست و پا پر

تو حضرت غوث پر اور ماہیان پر
کھڑا ہو دیکھتا تھا اس مکان پر

یہان لگ وقت پہنچا ظہر کا تب
تو دیکھا یکبیک وہ دلبر رب

مرصع کے ہرے سجادہ اوپر
لکھے تھے دو سطر اسپر مقرر

کہ تھا سونے سے اور روپیے رقوم
تھین یہہ دو آیتان قرآنکی مرقوم

سطر مین اولین تھی وہ کتابت
الا ان اولیاء اللہ کی آیت

لکھا تھا جو سطر مین دوسری سو
لکھا ہی حاشیہ پر اسکے سب او

وہی سجادہ اُس دجلہ ندی پر
کشادہ اور لنبا کر مقرر

زمین اور آسمان مین تھا معلق
کہ جون تخت سلیمان تھا وہ برحق

رجال الغیب پھر آئے مقرر
تو اُن کی شکل تھی شیرون کی یکسر



مقدم ایک تھا اُن سب کے اوپر
کھڑے تھے جب وہ سجّادہ کنے واں
کہ گویا ہی لگام اُن سب کے اوپر
نماز اُس بعد پڑھنے کو لگے ہیں
ہوئے ہیں مقتدی پھر اہل بغداد
اسی دم عرش کے سب حاملان نے
لگے تسبیح جب پڑھنے کو سرور
لگے جب حمد پڑھنے آپ سالار
عنانِ آسمان تک پہنچتا وہ
اٹھائے ہاتھ اپنے تب دعا کر
فرشتون نے کہے آمین آمین
ندا ہاتف سے آئی ہی مقرّر
قبولا ہون تمھاری یہہ دعا اب
لکھے ہیں اور یکدن شاہ دین کو
ہوا خطرہ کیا ہی دلمین اُسدھات



سو کرتے تھے تواضع شہ سے رو کر
نہ ہلتے تھے نہ کچھ کرتے تھے بات ان
لگام قدرتِ حق سے مقرّر
تو سب نے اقتدا شہ سے کئے ہیں
کہے تکبیر جب سلطانِ ارشاد
کہے تکبیر اور کرّوبیان نے
فرشتے جب لگے پڑھنے کو تکبیر
تو ہوتا منہہ سے انکے نور اظہار
نماز وہ سب ادا شہ نے کیا سو
سنا ہین جو پڑھے شہ نے سراسر
کہے تب سب نے انکے ساتھ آمین
بشارت تمکو ہو جو خاص تکبیر
جو ہی مطلوب سو تمکو دیا اب
غیاث الخلق قطب العالمین کو
کہ یک مذہب کو مذہب دوسرے سات

بدل کرنا مقرر نقل کر کر
محمد مصطفی محبوب کرتار
امام احمد حنبل نکوکار
پیمبر پاس اپنے عرض کر کر
نوازش کر کے ان قطب زمان کو
رضا دیکر لکھین اتنا کہو جو
رسول اللہ نے تب خوش ہو کے وافر
کہ ای فرزند میرے فخر انجم
قبولے غوث نے حضرت کا فرمان
مصلی حنبلی تھا جس مکان پر
لکھا ہی اور اس راوی نے یونکر
اکیلا تھا امام اور کوئی نتھا جو
غیاث الخلق شیخ دین نے جب
ہوئے ہین اسقدر وافر مصلی
بچھاوین اُس مصلے پر اگر شاہ



اسی شب خواب مین دیکھے پیمبر
سبھی اصحاب لے بیٹھے ہین یکبھار
کھڑے ہین ہاتھ مین لے ریش یکبار
یہی کہتے کہ ای عالم کے سرور
غیاث العالمین شاہ جہان کو
حمایت مجھ ضعیف اوپر کرین او
تبسم کر کئے یہہ حکم صادر
قبولو التماس اُن پیر کا تم
صبح ہوتے ہین خود اٹھکر چلے وہان
نماز آکر پڑھے ہین وہان اور اکر
کہ اُسدن مین مصلی حنبلی پر
نماز آکر جماعت سے پڑھے او
توجہ اسطرف فرمائے ہین تب
رہی نئین اُن صفون مین جائے خالی
تو اُس مذہب کی ہوتی منقطع راہ

لکھے ہین اکدن قطب دو عالم — جماعت اولیا کی لے کے باہم

امام حنبلی کی قبر اوپر — گئے ہین فاتحہ پڑھنے کو سرور

امام حنبلی اُسدم قبر سے — نکل آئے ہین باہر داب وفر سے

لے آئے ہاتھ مین یک پیرہن کو — دئے غوث الورا قطب زمین کو

گلے سے لگ کے تب دونون ملے ہین — امام احمدؒ نے پھر یونکر کہے ہین

کہ ہین علم شریعت مین مقرّر — طریقت کا دگر علم منوّر

جو علم حال ہین ان سب مین مطلق — یقین محتاج ہو ہمین تمسے برحق

سو حضرت نے تواضع تب کئے ہین — بہت تعظیم رکھ حرمت دئے ہین

ہوئے ہین بعد اسکے آپ رخصت — شہ جن و بشر سالار اُمّت

لکھا ہی اور یک شب واصل رب — امام اعظم کو دیکھے خواب مین تب

امام اعظم نے مل غوث الورا کو — لگے ہین پوچھنے اس ماجرا کو

کہ اے دلبر خدا کے غوث اعظم — سبب کیا تھا کہو مجھسے اسیدم

قبولے حنبلی کا تم نے مذہب — میرے مذہب کا چھوڑے تمنے مشرب

تمھارے جد کا ہین جو خوشہ چین ہون — امام جعفر ہی انکا نام میمون

لیا ہون فائدہ اُنسے برس دو — کیا ہون انکی خدمت صاف دل ہو



منقبت

کہے شہ نے کہ اسکے دو سبب ہین | سنو اسکا بیان کہتا ہون اب مین
سبب پہلا تو یہہ ہیگا مقرر | جو تھے اسطرف تھوڑے لوگ اکثر
سبب یہہ دوسرا مسکین تھے او | یہی دونون سبب ہین ہین کہا سو
میرے جد مصطفے خیر البشر نے | شفیع عاصیان یوم الحشر نے
طلب مسکینیت حقسے رکھے تھے | اسی رتبے کی خواہش کر رہے تھے
امام اعظم سراج المؤمنین سے | کہے تب یون غیاث العالمین سے
کہ ہم مسکین کا مفلس رکھے نام | تو مین مفلس ہون اب ایشاہِ اکرام
میرا مذہب جو تم نے نہین قبولے | کہے اتنا دگر اور کچھہ نہ بولے



کہا ہی شیخ حمامی نے اسدھات | بیان شہ کی صلابت کا خوشی سات
جمعہ کے روز جامع مسجد اندر | امام الاولیا عالم کے رہبر
دیئے عطسہ تو سب عالم نے یکبار | جواب اسکا دیئے ہو کر ادب وار
کہے یرحمکم اللہ تعالے | تو یہہ آوازاس کا اور غوغا
خلیفہ کے پڑا ہی کان مین تب | کہا اسنے کہ کیا یہہ شور ہی اب
کہے عطسہ دیئے ہین غوث اعظم | جواب اسکا دیا عالم نے اسدم
کہ اس آوازہ کا یہہ شور ہی اب | رہا حیرت سے چپ کچھہ نہین کہا تب

اسی

مناقب دیگر



یہی راوی سے ہے گی یہہ روایت
بڑا رکھتے تھے ہیبت اور صلابت
نگہ کر دیکھتے تھے جسکو حضرت
جمع ہوتے تھے انکے پاس لوگان
نظر آتے تھے جو انمین غضنفر (شیر ۱۲)
رہین وہ سب مطیع و حکم بردار
کہے شیخ علی بن ہیتی نے
کہ مین بغداد مین آیا ہون یکروز
تو پایا انکو مین نے مدرسے پر
نگہ مین نے کیا ہون جب ہوا پر
صفان چالیس ہین مردان سے برحق
کہ ہر یک صف مین ہین ستّاد مردان
کہے سب نے کہ جبتک غوثِ اعظم
نماز و ورد سے فارغ نہو وین
قدم انکا ہی کاندھے پر ہمارے

کہ غوث العالمین شاہِ جلالت
تھا انکا شانِ غالب با مہابت
یقین وہ دھوجتا تھا کھاکے ہیبت
تو انمین بیٹھتے جب آپ سلطان
صلابت دار چہرہ ہووے انور
فدا ہو اپنے جی سے شہ پہ یکبار
بیان حرمت کا شہ کی اسوجہ سے
گیا ملنے کو شہ کے ہو کے فیروز
نماز ظہر کو پڑھتے تھے سرور
تو دیکھا ہون نظر کر کے سراسر
ہوا مین وہ کھڑے ہین سب معلّق
کہا انکو نہین کیون بیٹھتے یہان
امام الاولیا قطب مکرّم
نہ دیوین حکم ہم کو تو نہ بیٹھین
ہی انکا حکم نافذ (جاری ۱۲) ہم پہ بارے

دیئے ہیں جب سلام ان فخر دین نے
شہ کونین قطب العارفین نے

اتر آئے ہیں حضرت پاس یکبار
سلام آکر کئے ہو کر ادب وار

مبارک دست و پا پر شہ کے آکر
دیئے بوسہ ادب سے دل صفا کر

یہی راوی کہ ہیں شیخ علی او
کہے ہیں اسطرح سب سے خوشی ہو

کہ ہیں جب دیکھتا تھا شاہ دین کو
غیاث الخلق فخر المومنین کو

تو سب کچھ دیکھتا تھا خیر و بہتر
سعادت دو جہان کی کر میسّر

اسی خیر و سعادت پر یہ محفل
کیا اتمام ہو کر بہت خوشدل

لگا پڑھنے درود ان مصطفیٰ پر
رسول خاص ختم الانبیا پر



پڑھو یارو سدا صلوات اکمل
بروح پر فتوح ختم مرسل

مجلس ششم

کھلا یکبارگی طالع قلم کا
لگا لکھنے بیان شہ کے قدم کا

ششم مجلس میں ہے یہ کر مرقوم
مراتب ہے قدم کا شہ کے مفہوم

کہ حضرت کا قدم سب اولیا نے
قبولے سب نے کسنے نہین کیا چون

کیا ہی اس قدم سے جسنے انکار
جو حضرت کے قدم سے ہووے منکر

کرآگے غوث کے جو تھے بزرگان
قرن مین پانچوین بغداد مین جو

ہی انکا عبدِ قادر نام انور
کہین یہہ قول قدمی ہذہ کا

اسیدم اس عیاں پر صدق لاکر
منازل اولیا ہیگی کتاب ایک

کہ ایک حضرت عمرؓ فاروق صاحب
یہہ دونون کو محمد مصطفیٰ نے

کئے ہین حکم میرے بعد رحلت
تمھین دونون لیجا کر انکے تئین دو

یہہ ہی انکی امانت انکو دیکر
لئے کاندھے پہ اپنے التجا سے

ہوئے اس سے مراتب اسکے افزون
ولایت اُسنے کھویا اور ہوا خوار

نہ شک اسمین اگر ہو جاوے کافر
ہوا ہی ان سبھونپر حق کا فرمان

عجم سے شخص یک ظاہر ہوئے تو
جمعہ کے روز خطبے مین مقرر

قبولو یہہ قدم تم سب اُنہی کا
قبولے ہین قدم شہ کا سراسر

بیان اسمین لکھا ہی با صواب نیک
دویم مولا علی عالی مناقب

شفیع عاصیان خیر الورا نے
میرے اس پیرہن کو با عقیدت

کہ خواجہ ویس قرنی شخص ہین او
کہو اُنسے میری امت کے اوپر



صلی اللہ علیہ وسلم

شفاعت کی دعا کرنا خدا سے
سوتب دونوں صحابان متفق ہو
کہ رحلت بعد ختم الانبیا کے
ہوئے عازم ادھر دونوں شہنشاہ
وہان پہنچے سو دیکھے ہین نظر کر
بہت ہو عجز اور زاری سے مشغول
تو ساعت بعد دونون ہو مقابل
اٹھا سجدہ سے سر وہ صاحب حال
کئے خواجہ نے دونون سے ملاقات
مبارک پیرہن آئے تھے لیکر
تو خواجہ نے ادب سے پیرہن کو
رکھے سر پر کئے ہین تب تو یونکر
تو سر سجدہ مین رکھہ مانگا شفاعت
ہوا فرمان جناب حق سے اسدم
کہ آدھی امت اپنے دوست کی اب

گنہکارونکو بخشا ناخطا سے
کئے ویسا جو کچھہ تاکید تھی سو
محمد مصطفےٰ نور الہدا کے
مبارک پیرہن لے اپنے ہمراہ
کہ ہین سجدہ مین خواجہ ویس سر رہ
رکھے سجدہ مین سر او شاہ مشغول
سلام انکو کئے ہین ہو کے خوشدل
جواب انکو دئے ہین ہو کے خوشحال
ملے یکدوسرے سے تب خوشی سات
سو خواجہ کو دئے تعظیم دیکر
لئے ہین اور لگا اپنے نین کو
کہ پہلے جب کہے ختم پیمبرؐ
خدایا بخش اب عصیان امت
کہ بس کر وہش اب سن تو میری بات
تیری اس عرض سے بخشا دئی سب



رہی موقوف آدھی اور ہی سو — شفاعت پھر سے محبوب کی او

کہ وہ ہین خاص محبوب او منظور — ہی سیّد عبد قادر نام مشہور

کیا تب عرض ای حاضر و ناظر — کہ وہ ہین کون سیّد عبد قادر

کہان رہتے ہین وہ عالی فضایل — کہ تا مین انکو دیکھون ہوکے خوشدل

ندا آئی الٰہی سے میرے تئین — مکان صدق مین جا کر رہے ہین

مکان ہی انکو دایم قاب قوسین — رسول اللہ کے ہین وہ نور عینین

پیمبر کے خلاصے ہین بلا شک — میری حجت زمین پر ہین حشر تک

قدم انکا ہی دوش اولیا پر — تمامی غوث و قطب و اتقیا پر

محبان اور محبوبان پہ یکسر — جو آگے ہوویں یا پیچھے سبھو پر



یہہ سن اپنا کیا ہون سرنگون تب — کیا تصدیق و شکر حق فزون تب

لکھا ہی اور شاہ پاک باطن — جو ہین خواجہ جنید او شاہ موقن

جمعہ کے روز مین منبر کے اوپر — کھڑے پڑھتے تھے خطبہ آپ ہوکر

ہوا ان پر تجلا حق ستی تو — نیٹ ہیجود ہوئے ہین خواجہ دین او

زبان سے انکی تو نکلا سخن تب — میرے کاندھے پہ اوّل وہ قدم اب

کئے خم اپنی گردن سرنوائے — کہ منبر کے دویم پائے پہ آئے

روایت

موقن کہی یعنی [illegible] ۱۲

لگا ہی انکے یارونکو عجب او
سبھونکو یہہ ہوا تب شہ پہ اختصاص
ہوئے ہشیار جب وہ خواجہ عالم
کہے خطبے کے پڑھنے مین مجھے تب
سو دیکھا یون کہ قرن پانچوین مین
رسول اللہ کے ہین دلبند منظور
کہ وہ ہین قطب عالم غوث اعظم
کہ سیّد عبد قادر نام اُنکا
ہوویگا حکم حق سے انکو اُسدھات
تو معنے اسکے یون ہوتے ہین سنیو
ہی سارے اولیا کے دوش اوپر
سوا انکے جو ہین چار یاران
دگر وہ ہی جو ہین بارہ امامان
کہ انکا ہم زمان کچھ مین نہین ہون
اسیدم میرے تئین درگاہ رب سے

جو خطبہ کے رہے پڑھنے مین چپ ہو
کہ ہی خواجہ کے اوپر حالت خاص
تو پوچھے حاضرون نے انسے باہم
ہوا تھا کشف عالم غیب کا تب
نبیؐ کے ایک فرزندو نسے آوین
اسی بغداد مین ہوویگے مشہور
محیّ الدین لقب اُنکا مکرّم
ہی جیلان مولد فرجام اُنکا
کہ قدمی ہذہ کہوین خوشی سات
کہے ہین یہہ قدم میرا جو ہی سُو
تمامی اوّل و آخر کے یکسر
نبوّت کے چمن کے نوبہاران
تو میرے دلمین یہہ خطرہ ہوا واہان
قدم انکا میرے کاندھے پہ ہو کیون
ندا اسطور آئی ہی تعجب سے



گران آیا تجھے یہہ کام کیونکر — وہ ہین محبوب میرے خاص دلبر

کہ انکا شان یون ہوگا مقرّر — تمامی غوث اور قطبون سے یکسر

کہ جیسا شان ہی سلطانِ دین کا — رسولِ حق شفیع المذنبین کا

وہ قدمی ہٰذہ کہوینگے جس وقت — جمع سب اولیا ہووینگے اُس وقت

ولایت جنکو ہی مردو زنون سے — موئی روحون سے اور جیتے تنون سے

کرونگا سب کو حاضر تا کہ یکسر — قدم انکا قبولین سر تلے دھر

کہا تب یہہ سخن مین نے خوشی ہو — کہ پہلے میرے کاندھے پر قدم او

جو رتبہ انکا اپنے مرتبے پر — نظر کر مین نے دیکھا ہی تو برتر

بلندی انکو ہی سب اولیا پر — کیا شکرِ خدا حمد و ثنا کر



روایت

لکھے ہین اور یونکر اس بیان مین — تھا یک صوفی جنیدی صوفیان مین

انھین خواجہ سے یون بولا ہی یکدن — جو ہین خواجہ جنید وہ شاہ موقن

جو بغدادی لقب ہی انکا مشہور — کہ یک مجذوب یون کہتا ہی کور

تمھارے بعد اس بغداد مین پھر — ہووے گا جیلان سے یک شخص ظاہر

وہ قدمی ہٰذہ کا قول بولین — تو سارے اولیا اسکو قبولین

کرینگے پشت خم گردن کو نم کر — پھرے جو اس قدم سے تو مقرّر

ولایت کھو کے ہووے بلکہ زندیق — کہے خواجہ نے آرے اور تحقیق
کہان جیلان سے آوینگے سیّد — حسن سرور کے فرزندون سے ارشد
یہان بغداد مین ہووینگے ظاہر — جمعہ کے روز خطبہ مین کہین پھر
یہہ قدمی ہذہ تو اولیا سب — قدم کاندھے پہ لیوین باصفا تب
اگرچہ وہانتلک جیتا رہونگا — قدم وہ اپنے کاندھے پر رکھونگا
دگر خواجہ محمّد سنبکی سے — روایت یہہ کئے ہین اسوجہ سے
جو حضرت بوبکر ہین ابن جرّار — انھون کی مجلس عالی مین یکبار
چلا تھا اولیا کا ذکر سب تو — کہے یون بوبکر نے انسے خوش ہو
عراق اندر عجم سے ایک سیّد — ہووین ظاہر کہ وہ ہین غوث امجد
کہ عند اللہ عالی منزلت ہون — سبھی عالم مین شاہِ کرامت ہون
ہی انکا عبد قادر نام روشن — شہر بغداد انکا ہووے مسکن



کہینگے قول قدمی ہذہ جب — تو لیوین دوش پر انکا قدم سب
ہووین اسوقت مین یکتائے آفاق — نہ ثانی انکے ہووے اہلِ اخلاق
روایت دو بزرگون سے ہی یونکر — کہ یکدن غوث اعظم رب کے دلبر
گئے مجلس مین تاج العارفین کی — وہ سیّد بوالوفا ہین شاہ دین کی

جوان تھے تب تو حضرت غوث اعظم | سو تاج العارفین منبر پہ بیٹھم

سبھونکو وعظ کہتے تھے بیانوار | نظر کر غوث کو دیکھے تو یکبار

انھون نے توڑ کر وعظ و سخن کو | کہے باہر کرو مجلس سے اُنکو

تو لوگون نے نکالے شہ کو باہر | لگے تب وعظ وہ کہنے کو ظاہر

شہ دین آئے وہان پھر بار دیگر | کہا باہر نکالو حکم کر کر

امام الاولیا عالم کے سردار | گئے مجلس مین پھر کر تیسرے بار

سو تاج العارفین اسوقت فی الحال | اوتر منبر سے آئے ہو کے خوشحال

لئے غوث الورا کو گود مین سو | دئے آنکھون پہ بوسہ باادب ہو



کہے لوگان کتئین جو وہان تھے حاضر | اٹھو سب اس ولی اللہ کی خاطر

کہے بغداد کے لوگان سنو سب | کہ باہر انکو کرنے کو کہا جب

حقارت کے سبب انکو کہا نین | مگر اس واسطے ایسا کیا نین

کہ تا تم سب پچھانوگے انھونکو | کہ یہہ ہین رہنما سب عالمون کو

قسم معبود کی جو اُنکے سر پر | نظر کر دیکھتا ہون نورِ انور

کہ وہ بڑھتا چلا جاتا ہی ہر روز | جو ہی مشرق سے مغرب نور افروز

کہے پیچھے ای سید عبد قادر | ہمارا آج کے دن وقت ہی پھر

که آخر یهه تمهارا وقت هیگا
ای سیّد عبد قادر غوث مطلق
کیا بانگ اور رها خاموش هوکر
قیامت لگ کریگا بانگ آواز
بیان کر کر شهنشه کی فضیلت
لی تسبیح اور کاسه پیرهن اور
دئے هین قطب عالم کو مقرّر
تلے آئے هین منبر سے اُتر کر
مبارک هاتهه حضرت کے پکڑ کر
تمهین یک وقت هوویگا مقرّر
مبارک ریش کو اپنی پکڑ هات
تو اس بوڑهی کو تم نے یاد کرنا
دگر شیخ بقا اور بو المظفّر
که پهلے قطب عالم افضل النّاس
جو انکا بوالوفا هی نام ظاهر



تمهین اس سلطنت کا تخت هیگا
جو کوئی مرغا تها سو اب اپنے برجق
مگر مرغا تمهارا سو مقرّر
که وه مرغا تو لاثانی هی ممتاز
وهان اسوقت مین تب باعقیدت
عصا پهر اپنا اُن چارونکو دی الغور
هوئی اتمام وه مجلس تو پهر کر
تو بیٹهے آخری پایه کے اوپر
کهے ای شاه سیّد عبد قادر
جب وه وقت آن پهنچیگا تو اسپر
کئے هین التجا کر انسے یهه بات
فراموشی سے مجهکو نا بسرنا
یهه دونون نے کئے هین نقل یونکر
چلے جاتے تهے تاج العارفین پاس
انهون سے ملکے بیٹهین شاد خاطر

سو تاج العارفین جب شہ کو دیکھین
ادب سے ہو کھڑے تعظیم دیوین

بھی آگے آپ استقبال کر کر
لیجا مجلس مین بٹھاوین ثنا کر

کہین پھر حاضران انجمن کو
اٹھو تعظیم دو شاہ زمن کو

نہ اٹھتا جو تو کہلاتے اُسے تب
کہو اسکو کہ وہ جلدی اٹھے اب

خدا کی دوست کی حرمت کے باعث
رسول اللہ ﷺ کے جو ہین خاص وارث

اتنا دیکھے جو انکے ہمنشین نے
تو پوچھے سب نے تاج العارفین سے

کہ تمکو اس جوان سے یہہ ادب کیا
جو یہہ تعظیم دیتے ہو سبب کیا

لگے کہنے کو ان سے شاد ہوکر
کہا یک اس جوان کو وقت خوشتر

تو جب وہ وقت آ پہنچیگا انکا
خلق محتاج تب ہووے گا انکا



ہووین محتاج انسے خاص اور عام
سبھی ادنی و اعلی جملہ اتمام

تو ایسا دیکھتا ہوں مین کہ اُس وقت
کہینگے یہہ جوان صاحب بخت

یہان بغداد مین حالا کہ وُہ بات
یقین تحقیق ہو کہوین اسیدھات

یہہ قدمی ہذہ کا قول الحق
تو سارے اولیا اُس وقت مطلق

قدم نیچے انھون کے آکے یکدم
رکھین گردن کو اپنی پشت کر خم

یقین بر حق وہ قطب الاولیا ہین
سبھی محبوب خاص کبریا ہین

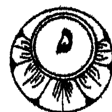
اگر وہ وقت تمسے پاویگا جو
دگر عبد النجیب عبدِ قادر
انھون نے نقل یہہ یونکر کئے ہین
کہ وہ تھے ہمنشین غوث الورا کے
جب وہ قطب جہان نور سرائر
سنا ہین نے کہ حضرت شیخ حمّاد
کہے ہین یونکہ اس عجمی جوان کا
قدم ہی ایکسو وہ اپنے ہنگام
جو آگے اُنکے ہین ان اولیون پر
کہ انکو حق کا ہووے حکم اُسدھات
تمامی اولیاء اللہ کے یکسر
انھین سے ہی کہ جو ہین شیخ حمّاد
کہ جب انکے کہنے کرتے تھے مذکور
جوان اسوقت تھے سالار عالم
کہے تب شیخ نے ہین انکے سر پر

توشہ کا ہمنشین ہوکر رہے او
سہروردی لقب ہی انکا ظاہر
کہ تھا مجلس مین شیخ حمّاد کی ہین
شہِ عالم امامُ الاولیا کے
اُٹھے ہین اُسجگہہ سے آئے باہر
شہنشہ تب اٹھے بعد از ہو دلشاد
خدا کے دوست قطبِ دو جہان کا
رکھین دوش ولی اللہ یہ تمام
جو انکے بعد ہونگے اُن سبھون پر
کہ قدمی ہٰذہٖ کہوین خوشی سات
قبولین سر کو آگے رکھہ مُقرّر
لکھے ہین نقل یونکر اہلِ ارشاد
غیاث العالمین کا ہو کے مسرور
شہِ ملکِ ولایت فخرِ آدم
جو ہین غوث الورا عالم کے سرور



علم وہ دیکھتا ہون یونکہ بارے
تلے تحت الثریٰ سے لیکے اوپر
یہی سنتا ہون صبح و شام ہر گاہ
ندا کرتے ہین صدّیقون کا القاب
جماعت سے بزرگون کی یہہ مذکور
کہ شیخ بو ثنا ہین ابنِ احمد
دگر شیخ بقا ابنِ بطو پھر
انھون مین بوسعیدِ قیلوی ہین
جو ہین پھر شیخ ماجد عرف کردی
دگر ہین خواجہ یوسف ابن ایّوب
کہ شیخ احمد ابو الحسنِ رفاعی
مشایخ اور تھے سب اہل عرفان
انھون نے سب جلے وقتونکے اندر
کہا ہم تھے غوث کی مجلس مین حاضر
کیئے اُسوقت قدمی ہذہ کر

دیئے ہین کھول اُٹھتے ہین فوارے
سماواتِ معلّیٰ لگ مقرّر
سبھی ساتون فلک پر شہ کو واللہ
بجا لاکر سبھی حضرت کا آداب
کرون بعضونکا انسے نام مسطور
محمّد نام کردی عرف امجد
کہ ہین شیخ عدی ابن مسافر
دگر شیخ علی بن ہیتی ہین
کہ شیخ بو النجیب سہروردی
ہی شیخ حمّاد مسلم رب کے محبوب
دگر او شیخ موسیٰ ہین زوالی
جو سب عمدہ تھے وہ پنجاہ اعیان
دیئے ہین یہہ خبر بولے ہین یونکر
تو حضرت غوث ہو تب شاد خاطر
سو تب پنجاہ پر کی اور دیگر

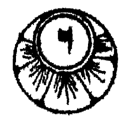


تھے وہان حاضر عراقی سب بزرگان — مشایخ صاحب شان اہل عرفان
سبھون نے اپنے گردن کو کئے خم — دئے کاندھا قدم کو پشت کر خم
کسی نے نہین کیا اسوقت انکار — قبولے ہین قدم شہ کا بیکبار
سفینے مین تو ہی اسطور مسطور — کہ جب حضرت نے یہہ فرمائے مذکور
تمامی تب مشایخ اور بزرگان — قریبًا ایک سو تھے صاحب شان
انھون مین تھے وہی سارے مشایخ — لکھا ہون انکا آگے نام راسخ
وہان حاضر تھے یہہ سارے مقرر — تو خطبہ آپ وہ پڑھتے تھے سرور



اسی خطبہ مین بولے ہین یہی بات — کہ قدمی ہذہ فرخندہ آیات
تمامی اولیاؤن نے قبولے — ہوئے ہین سرنگون تحقیق بولے
کہ حضرت بوسعید قیلوی نے — کہے ہین یہہ بیان کر اسوجہ سے
کہ قطب دو جہان سلطان دین جب — کہے ہین قول قدمی ہذہ تب
تجلا ہی کیا حق نے مقرر — شہ جیلان کے دل پر آپ ہو کر
رسول مجتبی ختم پیمبر — وہان آئے ہین خود تشریف لیکر
دگر فرقے بفرقے سب فرشتے — وہان حاضر تھے وہ نوری سرشتے
تمامی اولیا حاضر تھے سب وہان — سب آگے اور پیچھے کے بزرگان

مولیٰ روح لئے اور جیتے بد لئے
پہنائے ایک خلعت شاہِ دین کو
فرشتے اور رجال الغیب یکسر
لئے تھے درمیانہ باندھکر صف
رہا ہین کوئی ولی روئے زمین پر
لکھے ہین شیخ عارف نے بیان ایک
کہ غوث العالمین شاہِ جہان نے
یہہ فرمائے ہین قدمی ہذہ جب
اٹھے اور آئے حضرت شہ کی جانب
غیاث الخلق کے قدمونکو لیکر
پھر آئے غوث کے دامن کے نیچے
کہ تم نے اسوجہ اتنا کیا کیون
کہ وہ مامور ہین کہنے سے یہہ بات
جو کوئی منکر رہیگا اس رضا سے
ولایت اُس سے لیوین چھین پھر کر



سو تب ختم رسل فخر زمن نے
غیاث الخلق قطب الواصلین کو
شہ جیلان کی مجلس حلقہ کر کر
کھڑے تھے سب ہوا مین ہو موصوف
مگر اسنے کیا خم پشت اور سر
جو اور یسی لقب ہی انکیتین نیک
امام الواصلین قطب زمان نے
وہان شیخ علی بن ہیتی تب
چڑھے منبر پہ وہ عالی مناقب
رکھے ہین اپنے کاندھے پر مقرر
سو کئی لوگون نے پوچھے ہین انھونسے
کہے اسواسطے مین نے کیا ہون
ہوا ہی خاص انکو حکم اُسدھات
کرین معزول اسکو اولیا سے
تو چاہا مین نے تب یون دلمین کر کر

که اب هو جاؤن اوّل شخص هین او — کرے جلدی اطاعت حکم کی جو
دگر شیخ خلیفه نے کهے هین — یقین دیکها هون اپنے خوابین مین
محمد مصطفیٰ نور الهدیٰ کو — شفیع عاصیان روز جزا کو
کیا هون عرض ای ختم رسالات — که حضرت غوث نے فرمائے یهه بات
که قدمی هٰذه کے هی بیان سے — کهے تب مصطفیٰ فخر جهان نے
رسول مجتبیٰ عالم کے سردار — درود هو جو خدا کا اُنپه هر بار
که هان وه بات سچ هی اور برحق — شه دین نے کهے هین صدق مطلق
نه کهوین کیون غیاث الخلق وه بات — که هین قطب جهان شاه کرامات
انهونکا مین تو حامی هون مقرّر — میرے هین خاص نائب شاه اکبر
هوا حکم خدا کا یهه اشارا — که کهوین اس سخن کو آشکارا
بیان شیخ ابوالبرکات نے پهر — لکهے هین یهه روایت کرکے نادر
میرے والد نے مجهسے یهه کهی بات — وه کهتے تهے که هین اپنے چچا سات
جو هین شیخ عدی ابن مسافر — هی پوچها حقیقت شاد خاطر
که تم یهه جانتے هو بات راسخ — جو آگے اور پیچهے کے مشائخ
انهونمین کوئی ایسا یک هوا هی — جو قدمی هٰذه اسنے کها هی



بجز غوث الورا کے کوئی دیگر
یہہ کیا معنے کہ بولے ہین انھون نے
مقام فردیت سے اپنے وہ شاہ
کہا کس فرد نے کوئی وقت یہہ بات
کہے کوئی فرد اُن فردون سے ہرچند
بجز غوث الورا شاہِ جہان کے
سو پھر مین نے کیا ہون بات یونکر
تلے اُنکے قدم کے سب بزرگان
کہے ہان واسطہ فرمان کا ہی
ہوا حکم خدا جب ان سبھون پر
کیا آدم کو سجدہ تب تو سب نے
نہین ابلیس نے سجدہ کیا ہی
اگر یار و یہان دیکھو گے کر غور
کہ جو منکر ہوا شہ کے قدم سے
نہ سچ مانا انھین یہہ سب حکایات



کہے نہین تب کہا ہون مین نے یونکر
کہے ہین سب حقیقت یہہ میر یسے
کیئے اظہار اپنا عزّت و جاہ
سخن ایسا ہوا ہی کس سے اثبات
نہ پایا اِس طرح حکم خداوند
امام الاولیا قطب زمان کے
ابا تحقیق ہین ماموُر سرور
کرین تم اپنے سر کو اہل عرفان
فرشتون پر جو تو نین دیکھتا ہی
کرو آدم کو سجدہ سارے ملکر
بجالائے ہوا جو حکم رب سے
ہوا ملعون کافر ہو گیا ہی
تو یہان سے اب نکلتا ہی اسیطور
تو وہ منکر ہوا حق کے حکم سے
ہوا انت اس سے اُسکا کفر اثبات

جو منکر حکم حق کا ہی سو کافر ❊ تو وہ کافر یہان ہوتا ہی ظاہر

قدم سے شہ کے جو منکر ہُوا ہی ❊ کہو وہ کون کافر نین تو کیا ہی

گواہی اور یہہ جو شیخ صنعان ❊ ولی اللہ تھے وہ صاحب شان

کرے انکار جب اس سے تو اُنپر ❊ ہوا کیا حال بھاری اور زبون تر

قریب کفر پہنچے کھو ولایت ❊ سنو گے تم یہہ آگے سب حکایت

کہ طفسونجی ہین شیخ عبد رحمان ❊ کہے ہین یون ایکدن طفسونجی درمیان

میرے والدنے گردن پست کر کر ❊ ہوئے ہین سرنگون یارونکے اندر



کہے ہین پھر کہ یون سلطان جیلان ❊ غیاث العالمین محبوب سبحان

شہر بغداد مین منبر کے اوپر ❊ کہے ہین قول قدمی ہٰذہٖ کر

کہ یعنے یہہ قدم میرا مقرّر ❊ تمامی اولیا کے دوش اوپر

سو مین بھی اس قدم سے خم رہا ہون ❊ یہہ گردن اپنی خم نیچے کیا ہون

تو آئی ہی خبر بغداد سے پھر ❊ کہ یون حضرت نے فرمائے تھے ظاہر

کہ حضرت قطب دین گیسو دراز او ❊ تعرّف جنکو ہی بندہ نواز او

لطایف مین لکھے ہین اس بیانمین ❊ کہ یکدن قطب عالم کی زبان سین

وہ ہین شیخ نصیر الدین محمود ❊ چراغ دہلوی ہی عرف مسعود

سنا ہون یونکہ سلطان کرامات
جو قدمی کا سخن ہی اب مقرّر
کئے خم اپنی گردن کو اُسی بار
کہے ہند الولی ہین چشت سرور
ریاضت سے نلے ایک کوہ کے تھے
خبر پائے تھے اِس امر خدا سے
کئے جلدی کہ اپنا سر مبارک
کہے ہین بل علیٰ راسی مقرّر
اسی ساعت مین حضرت غوث سرور
کہے مجلس مین ان سب اولیا کے
پسر خواجہ غیاث سنجری کا
کیا ہی وضع مین جلدی سبھون سے
کہ اس حسن ادب اور عاجزی سے
خداوند جہان خلّاقِ اکبر
کہ ہی نزدیک جو وہ اہل حرمت

ہوے ہامور یون کہنے سے یہہ بات
جہا نتک تھے ولی روئے زمین پر
سو تب خواجہ معین الدین سالار
جوان تھے وہ خراسان ہین مقرّر
وہان مشغول طاعت پر رہے تھے
تب اپنے عصر کے سب اولیا سے
زمین پر خم ہووتا ہو کرکے لاشک
کہ یعنی بلکہ میرے سر کے اوپر
عیان سے اپنے سب معلوم کر کر
جو حاضر تھے وہان صاحب عطا کے
جو گوہر ہی کرامت کی لڑی کا
بزرگان اور سارے اولیون سے
ہووے خوشنود اور راضی اسی سے
بھی تاج الانبیا ختم پیمبر
ہووینگے ملک کے صاحب حشمت



مقرّر ہی ظہور یہین اسیدہات
کہ سِیرُ العارفین مین ہی بہ انوار
لقب ہی چشت اور ہند الولی کر
جبل مین تا کہ ستّاون دنون تک
بہت انواع کا فیض و فتوحات
تھی خواجہ کی عمر نود و دو سال [92]
ستاون برس تھے انکی عمر کو
لکھے ہین یک روایت اور یونکر
ملے غوث الورا سے ہو ملاقی
تو فرمائے شہِ عالی قدر نے
عراق اب تو دیا ہون مین نے مطلق
تمھین اب مین نے ہندوستان دیا ہون
کئے جسوقت رحلت شاہ جیلان
شہاب الدّین سہروردی کو پھر کر
لکھے ہین یونکہ حضرت قطب دوران

ہووین وہ ملک کے صاحب سچی بات
جو حضرت شاہ معین الدّین سالار
انھون نے غوث اعظم کو مقرّر
رہے ہین غوث کی صحبت مین بیشک
کئے حاصل دگر وافر عنایات
دگر بعضونکا جو تھا اسطرح قال
وہ خواجہ دو جہان عالی قدر کو
معین الدّین خواجہ چشت سرور
کئے درخواست تب ملکِ عراقی
غیاث الخلق قطب بحر و بر نے
شہاب الدّین سہروردی کو برحق
شہِ ہندوستان تمکو کیا ہون
تھی خواجہ کی عمر بائیس برسان
عمر بائیس برسان تھی مقرّر
غیاث العالمین دریائے عرفان



جمعہ کے روز مین منبر کے اوپر
عیان اُنپر ہوا ہی ذات او رغیب
کہ اعلام رتبہ جو کچھہ کہ تھا تب
سو تب انکی زبان حق ترجمان پر
جناب حق سے پھر آواز یون کر
کہ دیوین یہہ خبر سب عارفون کو
جو اپنی نیکیان کرنے کو حاصل
تمامی اولیائے اہل عرفان
قبولے ہین قدم کو پشت کر خم
جو زندے تھے دگر جو فوت تھے او
تو شاہ عارفین کی جب قبر پر
فرشتے نے کہا اسطور آکر
تو خواجہ نے اُٹھائے سر قبر سے
فرشتے نے کہا نین حشر کا روز
محی الدین سلطان دو عالم

کھڑے پڑھتے تھے خطبہ آپ ہو کر
ہوا انکشوف سب حق غیب لاریب
تلے انکے قدم کے آرہا سب
ہوا جاری یہہ قدمی ھٰذہٖ کر
ہوا ہی عالم ملکوت اوپر
میرے پیارے نے بولا اس بیان کو
کرین انکی اطاعت ہوکے خوشدل
موافق حکم سبحان کے اُسی آن
جو آگے او رپیچھے کے تھے یکدم
قبولے نم کے سر او رپشت خم ہو
کہ خواجہ بایزید وہ ہین مقرّر
کہ اے خواجہ اٹھو حکم خدا پر
کہے ہین حشر شاید اس قبر سے
مگر محبوب سبحان شاہ فیروز
غیاث الخلق شاہ جن و آدم



شہر بغداد مین ساکن وہ ہین اب
سخن انکا خداوند جہان نے
قبولیت کے رتبے مین رکھا کر
کہ اس فرمانبری سے سر نماوین
ترقی سب کے رتبے کی تو معروف
قبول اسکو ہوا حاصل یہہ کرین سب
کہ ہے عادل خدائے پاک برتر
سبب کیا کونسا باعث کیا ہے
فرشتے نے جناب کبریا مین
جواب آیا کہ انکی فوقیت او
سبب پہلا تو یہہ ہے خاص سینو
دوم تو فارغ المشغول تھے تم
کہ یعنے تم تو ہو فارغ جہان سے
انھون نے رکھے سب دنیا کا اسباب
سو حضرت بایزید اس بات کو تب

کہے خطبے مین قدمی ہٰذہ جب
کریم و پاک و بےشبہ و نشان نے
کیا فرمان تمامی اولیا پر
قبولین وہ قدم کچھ شک نلاوین
رہے اس حکم برداری پہ موقوف
تو خواجہ بایزید ایسا کہے تب
جو سید عبد قادر کو مقرر
بزرگی بایزید اوپر دیا ہے
کیا ہے التجا حمد و ثنا مین
ہے تمیز اس سبب جو ہین سبب دو
رسول اللہ کے فرزند و نکین ہین او
وہ ہین مشغول و فارغ فخر انجم
رہے مشغول اذکار نہان سے
ہوئے ہین ذکر پنہانی کو دریاب
سنے اور پست گردن کر کہے تب



سُنا اور حکم برداری کیا ہون — قدم اُنکا تو کاندھے پر لیا ہون

ہر آن کو سر بزیر پاش کردند — سر خود را باوج عرش بردند

لکھے ہین یون کہ سلطانِ کرامات — ہوئے مامورِ حق سے یہہ کہی بات

کہ قدمی ہٰذہٖ ہی تا بہ آخر — تمامی اولیا غائب و حاضر

سبھی مشرق سے مغرب لگ مقرّر — نمائے سر کو اپنی پشت خم کر

بہت تعظیم سے شہ کا قدم تب — لئے کاندھے پہ اپنے ہو مؤدّب

مگر نہین شیخ صنعان نے قبولے — اسی رغبت کے باعث تب یہہ بولے

کہ مین بھی ہون خدا کے دوستانمین — اِنا کیا ہی ضرور اب اس زمانمین

قبولون کس سبب انکا قدم او — سو قطب الدّین شہ عرب و عجم او

ہوئے یہہ انکے کہنے سے خبردار — زبان حق ترجمان سے پھر یہہ گفتار

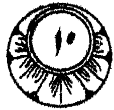
کہے ہین انکے اب کاندھیکے اوپر — قدم خنزیر کا ہوگا مقرّر

کیا پھر شیخ صنعان نے ارادت — کرون اب جاکے مکّے کی زیارت

لئے صاحب کمال اپنے مُریدان — سبھی وہ چارسو تھے خاص لوگان

ہوا تب اتفاق ایسا ہی لا شک — کہ بیت اللہ کے رستے مین یکایک

نظر انکے پڑی ہی ایک عورت — کہ وہ تھی میفروشی کی تو زوجت



ہوئے شیدا جو دیکھے اسکی صورت — وہاں ٹھہرے قبولے اسکی خدمت
سو یکدن انکو خدمت کر مقرر — رکھا خوکان چرانے امر کر کر
کہی خنزیر کے بچون کو بارے — اٹھا لا اپنے کاندھے پر تو سارے
کہ رہ چلنے سے تا عاجز ہوں اب — تو ایسا بھی کیا کئی مرتبے تب
سبھی خادم ز راہ بد عقیدت — گئے صنعان ستی پھر لیکے نفرت
مگر دونون جنے باقی رہے سب — سو یک شیخ فرید الدین تھے تب
کہ ہیں عطار دیگر شیخ محمود — لقب ہے مغربی وہ شاہ مسعود
کئے دونون نے ملکر مشورت تب — کہ آتش انکے شیدائی کی یہہ اب
اٹھے جسٹھار سے بیٹھے وہیں تھے — تو جا تا عفو جا مانگیں انھیں سے
رہے صنعان کنے تب شیخ محمود — چلے پھر آپ اٹھ بغداد کو زود
وہ جب بغداد کو پہنچے تو اوس پیر — لگے تب ڈھونڈھنے خدمت مقرر
نہ پائے ہیں کہیں خالی ٹھکانا — کئے ہیں قصد جا بھرا اٹھانا
تو بھرے کی وہاں خدمت کے اوپر — کناسان ہیں لگے خادم سب مقرر
سکے نہیں تا کریں یہہ ہاتھ خدمت — سبب انکے لگہ رکھہ وقت فرصت
کناسان سے بہت ہو جلد جا کر — سو کئی دون سر پہ بھرا یکو اٹھا کر



لجا کر ڈالتے تھے تب تو یک روز
کئے اصحاب کی شہ سے شکایت
کہ ای غوث الوری اکئی روز سے اب
رہے ذمّے سے اس خدمت کے محروم
کہے جا لیو خبر اب گھر کے اندر
کئے ہین عرض تب آئے کہ کئی روز
کہے ہین سرورِ عالم نے یو نکر
وضو کو جب اُٹھے ہین آپ اک رات
سو دیکھے قطب عالم واصلِ رب
لجاتا تھا وہ اپنے سر پہ رکھکر
اُسے پوچھے شہ قطبِ زمان نے
کیا ہی عرض اُسنے ہو کے نادم
کہے تب مہربان ہو اسکتیں تب
کہا ہی آپکو روشن تو شہ سے نے
کیا ہی عرض اس سے او مطلب



کنا سان سارے ملک ہو کے دلسوز
لگے کرنے کو نالش تب نہایت
جو ہی خدمت کا ذمہ یک ہین سب
کئے یہہ سرورِ عالم نے معلوم
کہ آیا ہی کہین درویش دیگر
نیا درویش ایک آیا ہی دلسوز
کہ ہان ایسا ہی ہوویگا مقرّر
برستا تھا بہت اُس رات برسات
جوان یک بیکے کچرا جمع کر سب
ٹپکتے ہینگے بوندان اسکے تن پر
کہ تو ہی کون آیا کس مکان سے
کہ مین تو شیخ صنعان کا ہون خادم
جو کچھ چہتا ہی سو تو مانگ لے اب
کہے اعلیٰ طلب کر اور اس سے
نہین اعلیٰ و بہتر کوئی شی اب

که پاؤنگا جب اپنے پیر کو مین
که تیرے پیر کو بخشا تیرے سات
ولایت پا ہوئے فی الوقت ہشیار
جو اپنا آپ مین پائے کمالت
اس عورت میفروشی سے اُسی بار
جو لکھتے ہین کہ اس عورت کتئین تب
تو ہمرہ ہو چلی ہی انکے لاچار
کہ نسبت مجھ سے اور تجھ سے رہی نین
یہہ سنتے ہی ہوئی ہی وہ مسلمان
دل و جان سے قبولی انکی خدمت
کہے ہین شیخ بوالفرح حسن نے
کہے حکم خدا سے اس بیان کو
تو دیکھا مشرق و مغرب تلک سب
مگر یک مرد عجمی نین ہوا خم
کہے ہین بوسعید قیلوی سے نے

سو حضرت غوث اعظم نے کہے ہین
اسیدم شیخ صنعان با عنایات
ہوئے ہین حال سے اپنے خبردار
کھلا غنچہ بہ گلزار شفاعت
جدے ہوکر رہے وہ نیک اطوار
ہوا ہی عشق پیدا شیخ پر جب
کیا تب شیخ نے اس ساتھ تکرار
تو ہے سگی کفر مین مسلم تو ہون مین
سبھی اپنا قبیلہ لے اُسی آن
مسلمان ہوکے کی حاصل سعادت
کہ جب غوث الورا شاہ زمن نے
وہ قدمی لہٰذہ فرخ نشان کو
رہے ہین اولیا ہو سرنگون تب
ہوئی اسکی ولایت سلب اسدم
کہ جب قطب جہان شاہ جلی نے



یہہ قدمی ہذہ فرمائے خوشتر
تمامی حاضر و غایب جو تھے سب
مگر اک اصفہانی مرد تھا سو
ولی ہونین خدا کا اور وہ شاہ
یہہ کیا حاجت ہی سر نیچا کرون اب
سبھی احوال اسکا سلب کرکر
گرائے کربت و کلفت کے درمیان
سو تب لاچار پیر اصفہان نے
پشیمان ہو کے آیا شہر بغداد
جناب غوث مین اب بے شباہت
کہے سب نے ہمین صولت سے انکی
نہ رکھتے ہین سخن کہنے کی طاقت
انھونکی مجلس عالی مین آکر
جو ہی رسم ہوا داری کرین ہم
غرض وہ غوث کی مجلس مین آکر

تھے جتنے اولیاء اللہ یکسر
سر تسلیم کو آگے رکھے تب
لگا کہنے کو اپنا سر پھرا او
خدا کے ہین ولی او خاص درگاہ
سو حضرت سرور کونین نے تب
مکان قرب سے اسکو مقرر
ولایت گم ہوئی اسکی اسی آن
یہہ دیکھا حال اپنا اس نشان سے
کہا شیخ علی سے کر کے فریاد
کرو تم آکے سب میری شفاعت
جلال و داب او شوکت سے انکی
ولے کوئی وقت مین تو با صداقت
ادب سے ہو کھڑا عذر خطا کر
جو کچھ ہووے تو اس سے نا پھرین ہم
کہا تقصیر سب اپنا خطا کر



تو پوچھے غوث نے یہہ ہی کہان کا
کہے پر اپنے آپ ہو کر پشیمان
کہ حضرت آپکے قدم مبارک
کہے غوث الوریٰ نے کچھہ نہین کام
نکات اسرار مین ہیگا بیان ایک
کہ مجلس مین شہ عالی قدر کی
ہوا ہی ذکر حضرت کے قدم کا
کہے شیخ فرید الدین نے یونکر
نہایت آرزو سے مین تو لا شک
لے رکھتا اپنی ان نینونکے اوپر
سبب یہہ تھا کہ میرے پیر کے پیر
تھے واخل اولیاء اللہ مین اسدم
اسی باعث سے مین کہتا ہون یونکر
اسی موجب کہے پھر سید اکرم
کہ گجراتی لقب ہی مشتہر سے
کہے سب نے ولی ہی اصفہان کا
کیا ہی آکے توبہ با دل و جان
یہہ جیتا ہی قبولون اب بلا شک
وہی تھا وقت اسکا نیک فرجام
شہ دین کے مراتب کا نشان ایک
فرید الدین محمد گنجشکر کی
امام دین شہ عرب و عجم کا
اگر اسوقت ہوتا تو مقرر
غیاث الخلق کے قدم مبارک
زیادہ بینش چشمونکے اوپر
جو ہین خواجہ معین الدین گنبھیر
کئے ہین سر کو نم اور پشت کو خم
میری آنکھونکی بینائی کے اوپر
جو ہین سید محمد شاہ عالم
یہی مضمون کہے جو گنجشکر نے



لکھا ہی واقعات احمدی مین — کتاب معتبر اس امجدی مین
جو ہین یک شیخ یعقوب اہل حرمت — لقب سیّاح کر رکھتے تھے شہرت
سو بیجاپور سے وہ اہل ارشاد — گئے تشریف لیکر احمد آباد
سو یکدن انکی مجلس مین مقرّر — جو ہین سیّد محمد شیخ اکبر
تعرّف انکو ہی گیسو دراز کا — لقب ہی انکیتین بندہ نواز کا
کیا یک نے بیان شہ کے قدم کا — غیاث الخلق شاہِ محترم کا
کہ قدمی اِذہ ہی قول تحقیق — جو آمنّا وَصَدَّقنا بہ تحقیق
زبان حال ہی عاجز مقصّر — بیان کرنے سے اسکا وصف یکسر
جو کچھ ہین انکے سب کشف و کرامت — وہ بھید بے حصر ہین بے نہایت
یہی راوی نے جب بولا یہہ گفتار — تو ذہن و فہم ہین سیّد کے یکبار
ہوا انکار کا خطرہ نمودار — کہے ہین اُنکے پر عظمت و آثار
سو ہین آگے کے سارے اولیا پر — نہ پہنچے اس زمانکے اتقیا پر
اسی خطرہ کی ساعت مین ہو مغلوب — ولایت کے ہوئے رتبے سے مسلوب
بدن انکا ہی سارا شل ہوا ہی — گویا جاّدو کے مُمثل ہوا ہی
دوا کرنے سے اُسکی تھک رہے سب — علاج اسکا نہین پایا گئے تب



کئے کئی طور سے تدبیر انجام
کہ جب تھے خاص وہ درگاہ رب مین
ہوا تب ہاتف غیبی سے آواز
سبب وہ ہی اسے مرض شکم کا
رکھے ناخوش وہ حضرت غوث کی بات
پھرو اسطرف تم ہو حکم بردار
تمھارے حال پر شاید شفقت
ہوا جب غیب سے آواز انپر
عقیدت کے تو حلقے کو اسی بار
لباس اعتقاد و حسن نیت
کئے ہین عرض حضرت شاہ سے تب
کئے پھر غوث کے نامونکو تصنیف
پڑھین کی ورد اور دیگر دعایان
لکھے ہین جب کیا سید نے یونکر
اُسے پورا کئے انجام کر کر

نہ پایا تندرستی اور آرام
مقرب تھے ولی باشان سب مین
کہا یہہ انکے گوش ہوش مین راز
کیا انکار جو شہ کے قدم کا
جو قدمی ہذہ ہی باعنایات
سچا کرنا قبولو بات یکبار
کرینگے حضرت سالار ملت
رہے ہین منفعل شرمندہ ہو کر
رکھے ہین گوش جانمین ہوا دب وار
پہنائے دلکو اپنے باعقیدت
غیاث الخلق عالی جاہ سے تب
لگے شام و سحر پڑھنے کو توصیف
ہمیشہ ہر گھڑی باصدق ایمان
شروع حضرت کے نامونکو کئے پر
ہوا آرام انکو تب مقرر



ہوئے اعضا درست اور تندرستی — ہوئی حاصل گئی ہی ساری سستی

شفا ذاتی ہوئی انکو میسّر — پئے ہیں عافیت کا جام بھر کر

پھر اپنے سلسلے کے اولیا سے — رجوع ہو کر ملے صدق و صفا سے

کہ تا آوینگے اپنے مرتبے پر — کمالات اپنی پاوین بار دیگر

بنا کر آپ کے تئین قادری تب — کہ تا پاوینگے اپنے دل کے مطلب

کہ یعنے ہو مرید قادریّہ — کہے ہیں یہہ کلام نادریّہ

کہ سرپوش ہو جیبو دامن تمھارا — میرے سر پر جو ہوں مجرم بچارا

تو پیچھے عالم ارواح اندر — دونوں صاحب کی روحوں نے مقرّر



سو یک خواجہ معین الدّین چشتی — کہ ہیں ہندالولی دنیا کی پشتی

دوم خواجہ نظام الدّین صاحب — کہ بدٌوانی لقب ہی با مراتب

کئے ہیں عرض یوں ای غوث امجد — کہ اب اس بارگی سیّد محمّد

تمھاری بارگہ میں ہوکے مرغوب — کئے ہیں قادری کر خود کو منسوب

امید مہربانی ہی خصوصت — کرینگے آپ اب مہر و عطوفت

اسی ساعت ولایت کا مراتب — کرامت اور کمالات کا مراتب

ہوا حاصل دگر فیض و عنایات — فزوں رتبے کو پھر پایا خوشی سات

کہ حضرت غوث کے فیض و عطا سے
ہوئے ہین بہرہ ور صدق و صفا سے

محبو دیکھئے یہہ عزت و جاہ
عجب حرمت یہہ ہی اللہ اللہ

کہ یہہ انکا مراتب اور یہہ شان
نہین کسکو جو ہوگا اہل عرفان

کہان کسکو یہہ ہی جاہ و جلالت
کہان کسمین یہہ ہی عز و کمالت

قدم انکا تو دوش اولیا پر
ہوا ہی اور سارے انقیا پر

جو آگے اور پیچھے انکے ہین سو
سبھون پر ہی یقین شہ کا قدم او

قبولے وہ قدم سب اہل عرفان
کہے تحقیق یہہ حضرت کا فرمان

یہہ ہگا حکم جاری تا بہ محشر
جو ہووین اولیا اللہ کے سر پر

یہی ظاہر سبھون پر ہی سلوکت
یہہ دعوی ہی کمالت کا خصوصت

یہان سے ختم ہوگا مرتبہ اب
نہ آگے اس سے کوئی رتبہ رہا اب

ازل سے شہ کا یہہ رتبہ ہوا ہی
یقین سمجھو کہ یہہ فضل خدا ہی

رکھون اس فضل پر موقوف یہہ بات
کرون یہان ختم مجلس کی حکایات

پڑھو صلوات ختم مرسلان پر
حبیب حق شفیع عاصیان پر





پڑھو صلوات یاران اہل خوشی ہو
کرو صلوات سے روشن دلون کو





مجلس ہفتم

قلم نے دیکھہ باران کی لطافت
یہہ ہی اسکے برسنے کی شرافت

کہ جسوقت اسکی ہوتی ہی روانی
زمین کو بخشتی ہی زندگانی

جلاتی ہی نئے سر تازہ تر کر
نکلتی ہی گیاہِ سبز اُسپر

بتو وہ رکھہ با ادب نوک قلم سے
بہا حرفونکے قطرونکی رقم سے

کیا کاغذ کا صفحہ تازہ و تر
جلایا ہی نئے سر خوش نمط کر

جو حرفان اسکے اوپر منکشف ہی
نظر آتے ہین جون گلزار نامی

تو ہفتم انجمن مین اُس سبب کر
لکھا مذکور سب وہ ہی ادب کر

کہ سوکھا تھا جنھونکی عمر کا جھاڑ
سموم فوت سے ہو بے برو بار

تو ابر فیض سے غوث الوریٰ کے
شہ دین منبع لطف و عطا کے

ہوئی جب اُسپہ بارش تب اُسیبار
ہوا وہ تازہ تر اور بار بردار



نئے سر اسنے پایا زندگانی
کہ جون شیخ عمر مقبول و معصوم
عمر بزاز دیگر نیک کردار
کہ حضرت غوث اعظم قطب عالم
حیاتی جن سے ہی زندہ دلون کو
غیاث العالمین محبوب رب سے
کہ حضرت آپکا فرخ لقب یہہ
کہے تب سرور رحمن و بشر نے
طرف بغداد کے آتا تھا لا باس
اُسے دیکھا کہ ہی رنجور و غمخوار
مرے قدمونپہ وہان آکر گرا ہی
کہ ای مقبول حق عالم کے سلطان
تم اپنے چشمہ حیوان سے مجھ پر
کہ یعنے مجھ پہ کرتا آپ کا دم
تو اسکو تب بٹھایا ہون اسٹھار
رہا دل شاد ہو کر شادمانی
کہیمانی لقب ہی انکا مفہوم
یہہ دونون سے روایت ہی بانوار
شہ کونین فخر نسل آدم
جو ہین قبلہ تمامی مقبلونکو
یہی پوچھے ہین لوگون نے ادب سے
محی الدین ہوا ہی کس سبب یہہ
کہ یکدن مین گیا تھا سیر کرنے
یکایک شخص یک آیا میرے پاس
درخت خشک سا ہیگا نمودار
یہی پھر عرض کر مجھ سے کہا ہی
بٹھاؤ مجھ کو کر لطف و احسان
چھڑکدو ایک قطرہ لطف کر کر
کرو یہہ دور مجھسے شدت و غم
کیا دم اسکے اوپر مین نے یکبار



اسی ساعت ہوا ہی اسکو آرام
درخت خشک ساتھا سو اُسیوقت
لگا کہنے مجھے تم جانتے ہو
کہا مین جانتا ہون تجھکو زنہار
کہا اُسنے مجھے بانیک آئین
کہ مین اس حد کو پہنچا تھا مقرر
وہین چھوڑا اُسے مین اور اُسیبار
پہہ جامع مسجد بغداد کیطرف
لے آیا شخص یک نعلین اُسدم
وہان سے پھر تو مین مسجد مین آکر
کیا تھا خالصًا للہ نیّت
ہوا مجھہ پر ہجوم خلق بسیار
پکارے ہین مجھے اُسوقت سب نے
کہ آگے اسکے کسنے مجھکو زنہار
لکھے ہین یون بزرگان زمان سے



ہوا صحت کا اسکے تازہ ہنگام
ہوا سر سبز تازہ جون جوان بخت
کہ مین ہون کون تم پہچانتے ہو
کبھو تجھکو نہین دیکھا کسو بار
تمھارے جد رسولؐ اللہ کا ہی دین
ہوئی اب تم سے پہہ فرحت میسّر
چلا آگے وہان سے ہوکے رہوار
برہنہ تھے قدم میرے تو یکحرف
کہا ہی مجھکو محی الدین بیغم
پڑھا حق کا دوگانہ تب ادا کر
سلام اسکی دیا جب ہو فراغت
میرے تب دست و پا کو چوم یکبار
پہہ محی الدین کہکر اس لقب سے
نہ بولا تھا محی الدین یکبار
کہ یک خادم کو قطب دو جہان نے

پہنچے پاس اپنے بھیج دے کر — کیا پیغام یہہ ہی پوچھنے کر

کہ انکا نام ہیگا سیّد احمد — رفاعی موسوی ہی عرفِ امجد

کہ وہ پیغام توما العشق کا ہی — یہہ معنی اسکی یعنے عشق کیا ہی

تو خادم نے رفاعی پاس جاکر — وہی پیغام پوچھا ہی سراسر

رفاعی نے وہ سنتے حرف جانکاہ — شرار عشق کی آتش سے کر آہ

کہے اَلْعِشْقُ نَارُ اللّٰہ کرکر — کہ عشق آتش خدا کی ہی مقرّر

کہے ہیں بعد ازاں ہٰذا ہُوَ العشق — کہ یعنے یہہ وہی ہی عشق باصدق

تھا اُنکے روبرو وہاں یک بڑا جھاڑ — لگا جلنے کے تئیں تب وہ اشجار



کہ خاکستر ہوئے پھر آپ جل کر — ہوا پھر آب پانی اسجگہہ پر

سو خادم پھر کے آیا وہاں سے لاچار — کیا حضرت سے وہ احوال اظہار

کہے پھر کر اُنے شاہ کمالات — کہ جا تو اس مکان پر دیکھہ اُسدھات

کہ وہ پانی جگہہ سے نین بہا ہی — وہیں اپنے مکان قائم رہا ہی

تو گرداگرد اُسکے عطر خوشبو — جمع چو طرف کر رکھہ صاف دل ہو

وہاں دیکھا ہی آکر جب وہ خادم — کہ پانی ہی جگہہ پر اپنے قایم

کیا ہی گرد عطریات سے تب — تو ساعت سے رفاعی واصلِ رب

سمندر سے حقیقت کے جو باہر
وجود عنصری سے ہو کے پیدا
کہ یعنے پھر ہوئے ویسے ہی ظاہر
دئے جا کر خبر یہہ شاہِ دین کو
کہے دو شخص سارے اولیا سے
کہ پہلے ایک آگے ہو گئے ہین
وگرنہ جو ولی پہنچا ہی اُسطہار
سنو ہی بہتر ین نقل سماعی
پسر ہین دختر سادات کے خاص
رفاعی کو اسی باعث سے عالم
دگر حضرت رفاعی نے مقرر
بہت فیض و کرم حاصل کئے ہین
دگر خرقہ خلافت کا لئے ہین
کو یعنے غوث سے پائی خلافت
سبب اسکے اسی باعث کے اوپر

کنارے آکے پہنچے تب تو ظاہر
ہوئے ہین سر اٹھا اپنا ہُویدا
نئے سر شکل صورت سے مفاخر
غیاث الخلق فخر الواصلین کو
فنا ہو کر پھرے ملکِ بقا سے
وگر اُنسے رفاعی اب ہوئے ہین
پھر انہین پھر کے وہ ہر چند زنہار
کہ حضرت سیّد احمد رفاعی
جو سادات حسینی ہین باخصاص
پہنچے غوث کے کہتے ہین بے غم
غیاث الخلق کی خدمت مین یکسر
نہایت اُنکی صحبت مین رہے ہین
کہ نعمت اور برکت پا رہے ہین
مُریدی سلسلے کی ہی اجازت
غیاث العالمین نے شعر انور



باخصاص
یعنے خاص
۱۲

کہے ہین شان مین انکی بیان کر
کَنَ ابْنُ الرِّفَاعِي كَانَ مِنِّيْ
دگر مذکور لکھتے ہین کہ حضرت
بقصدِ سیر جب سیّاح ہو کر
سو آپہنچے ہین یک دریا کنارے
وہان تب قطبِ عالم پیر کامل
کئے دلمین کہ یہان اب ٹھہر جانا
تو دریا کی گذر گہ پر فراغت
وہان فرقے بفرقے عورتان تب
شہر سے جو کہ تھے دریا کنارے
گئی ہین عورتان وہ سب وہان سے
لئے اپنے سبھی کوزونکو بھر کر
مگر بڑھیا شکستہ حال اور زار
رہی گوشے مین ایسے دھر کنارا
زمین پر بعد وہ کوزہ رکھی سو

سو وہ مین نے لکھا ہون اس مکان پر
بِسِلْكِ فِي الطَّرِيْقِ وَاشْتِغَالِي
امام الواصلین سلطانِ ملّت
چلے تھے سیر کرتے آپ سرور
تو دیکھا جوش ہی دریا مین سارے
کہ ہین دریائے دل نور منازل
تماشے کا مکان ہی خوش ٹھکانا
قراری لیکے ٹھہرے ایکساعت



لگے آنے پیا پی ناگہان سب
سبب پانی کے لینے آئے سارے
جہان بیٹھے تھے حضرت اس مکان سے
چلے عادت موافق اپنے پھر کر
جدی اُن عورتون سے ہوکے اُستھار
لیا پانی سے بھر کوزیکو سارا
رہی دریا کنارے پھر کھڑی ہو

نکالی سر سے اپنے کھینچ چادر ۔ لگی یکبار رونے نوحہ کر کر

کئی ہی اسطرح ماتم و زاری ۔ نہایت بیقراری اشکباری

کہ اسکا ہو نہ سکنے کا بیان سب ۔ سو حضرت غوث قطب دو جہان تب

امام الاصفیا سلطانِ اجلال ۔ تعجب ہو رہے یہہ دیکھہ کر حال

جو اسیر ظلم اب کس نے کیا ہین ۔ اسے آزار اور ایذا دیا ہین

کہ کوزہ اسکا کس نے مار پتھر ۔ نہ توڑا ہی جفا اور کچھہ ستم کر

یہہ کس باعث ہی اسکی آہ و فریاد ۔ سبب کیا اسقدر ہی بہت ناشاد

بلا یک شخص کو شہ نے اسی بار ۔ کئے بڑھیا کی اسحالت کا گفتار

اسے پوچھے ہین بڑھیا کی حقیقت ۔ کہا اسنے کہ ای شاہِ فضیلت

کہون کیا حادثہ بڑھیا کے غم کا ۔ یہہ اسکے سوز اور درد و الم کا

حکایت اسکی ہی جانسوز و پر آہ ۔ کہ ہی یعقوب کے قصے سے جانکاہ



پسر تھا اسکا یک یوسف کے ہموار ۔ فلک پر حسن کے تھا چاند کے سار

ارادہ اسکی شادی کا کیا جب ۔ بڑی حشمت سے تھا جو مدعا تب

بڑی یک دھوم سے باشان و شوکت ۔ بہت زر خرچ کر کر سب لے نہایت

کیا تیار آرایش کا سامان ۔ زر و زیور جو کچھہ تھا دلمین ارمان

کہ لازم ہی جو کچھہ شادی مین چیزان
بنا شادی کے دنکا سب سرانجام
سو تب کئی نوکر و چاکر سواران
وگر اس شہر مین تھے تب جو لوگان
روانہ اسطرف دریا کے ہوکر
سلامت جا کے پہنچی اس مکانمین
نکاح و عقد کا جو رسم تھا سب
کیا دولے کو دولہن ساتھہ واصل
سو تب دولے نے لیکر اپنا سامان
بہت فرحت سے تھے دلشاد و خندان
چلی گھر کی طرف ہوکر روانا
وہ کشتی آنکر پہنچی کنارے
یکایک کھلبلا دریا اُٹھی بار
پچھاڑے دست و پا ملاح ہر چند
کہ پاوین نفع اب اس شور سے زود
رکھا تیار کر اُسنے عزیزان
ہوئی وہ شاد خاطر پاکے آرام
کہ گھوڑے اور اونٹو کی قطاران
لئے ہمراہ اپنے ہوکے شادان
بیاہنے کو گئی ہی آرزو کر
کھلا غنچہ خوشی کے گلستانمین
بجا لائے یہی تھا مدعا سب
کہ جون بلبل کو گل کا وصل حاصل
دیگر ہمراہ جو تھے وہ سو لوگان
چلا آیا ہی پھر کشتی کے درمیان
کہ تھا نزدیک جو مقصد کو پانا
ہوا تب حکم حق اسطور بارے
اُٹھی ہی موج ہایل اسمین بسیار
جو ورطے سے بلا کی کے کھلے بند
کیا نہین نفع کچھہ تب اور کچھہ سود



قضا جب حق کی ان لوگونکے اوپر
پڑی بھنور مینے کشتی اسیدم
وہان کشتی تلے بیٹھی گئی ڈوب
رہا نہین اسسے باقی کوئی انسان
سوا اسکے نہ نکلا اور باہر
گئے دریا مین ڈوبے ایکدم سب
مقیمان اس شہر کے اور عالم
مچائے کئی گھڑی تک شور و غلغال
مگر بڑھیا کو ہین اب بیس برسان
اسی دریا کنارے آکے یکبار
جہان دولہ پسر اور اسکی دلہن
جہاز انکا گیا ہی ڈوب کر سو
چلی جاتی ہی پھر کر آپکے گھر
ہوا حضرت پہ تب یہہ حال پیدا
سو تب یکبارگی دریائے رحمت

لکھی تھی سو ہوا و لیا مقرر
جہان بڑھیا کھڑی رہتی تھی پر غم
ہوا وہان غرق سب بڑھیا کا مطلوب
مگر یہہ ہی جو بڑھیا ہی پریشان
بچا نہین مخلصی پا کوئی آخر
ہوئی یک پل مینے کشتی عدم تب
سنے یہہ حادثہ جب تو اسیدم
مصیبت کا پڑا تھا اُنپہ جنجال
کہ وہ ہر روز پانی کے سبب یہان
کھڑے ہو اسجگہہ غمناک و لاچار
دگر لوگان کہ جو تھے مرد اور زن
کرے اسکے سبب یہہ شور و شر سو
سنے یہہ حادثہ نادر عجب تر
کیا ہی وجد نے غلبہ ہویدا
ہوا ہی جوش مین با صد عطوفت



زبان پاک سے تب اپنی سالار ۔۔۔ کہے ہین ای جوان جا تو اسی بار

تو اس بڑھیا کو رونیسے منع کر ۔۔۔ اوسے کہنا کہ تو خاطر جمع کر

جو چاہے دل تیرا او تیری مطلوب ۔۔۔ جو کچھ ہی سو سبھی ہوجائیگا خوب

سو اس عورت کنے وہ مرد جاکر ۔۔۔ موافق شہ کے فرمودہ کے آکر

لگا کہنے دلاسا دلبری کر ۔۔۔ ولے اُسنے نمانا کرکے باور

وہین تھی آپ رونیمین وہ قایم ۔۔۔ کرے آہ و فغان بس ہوکے نادم

پھر آیا وہان سے حضرت پیر کے پاس ۔۔۔ کہا ای قطب عالم افضل النّاس

ہو مرہم پاش زخم دلفگاران ۔۔۔ ہو راحت بخش جان دردمندان



کہا ہے اب اسکے دلپر بیقراری ۔۔۔ جو تیغ ہجر کا ہی وار کاری

دلاسے سے زبانکے اسکا وہ غم ۔۔۔ نہ کم ہوتا ہی ای سلطان عالم

سو حضرت غوث نے تو اسکو پھر کر ۔۔۔ بہت تاکید اور تہدید کر کر

کہے جا اور اُسے رونیسے کر باز ۔۔۔ نہ رو تو دیکھ کیا ہوتا ہی اب راز

اُسے کہنا کہ اب تو تیرا لڑکا ۔۔۔ عروس اسکی دگر عالم شہر کا

جو کوئی تھے ساتھ انکے سب یہ لوگان ۔۔۔ سبھی خیل و حشم با شوکت و شان

کہ جو ڈوبے ہین اس دریاکے اندر ۔۔۔ فنا کی موج مین ہو غرق یکسر

کھڑی رہ تو یہان حاضر و ناظر — خدا کے حکم سے وہ ہووین ظاہر

اسی ساعت مین دریائے عدم سے — کنارے آوین سب حق کے کرم سے

یہان موجود وہ ہوتے ہین سارے — تیری آنکھونکے روشن کرنے ہارے

جوان نے یہہ سخن شہ کا سنا جب — تو اسکے دل کیتئین تسکین ہوا تب

ہوئی باور اُسے تحقیق یہہ بات — کیا ہی فکر اپنے دلمین اُسدھات

کہ کی شخصون نے اس بڑھیا کو آکر — دلاسا دلبری کر کر سراسر

دیئے تقدیر پر آخر حوالہ — کئے ہین صبر پر سب الفصالہ

مگر یہہ قطب عالم غوث اعظم — جو ہین خضری قدم اور عیسوی دم

سخن انکا یقین کر جانتا ہون — تمامی صدق ہی پہچانتا ہون

مقرر بات یہہ سچ ہیگی تحقیق — کیا دل کے عقیدے ساتھہ تصدیق

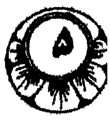
گیا بڑھیا کنے پھر کر اُسیبار — سبھی وہ یاد رکھہ حضرت کا تکرار

کہا ہی اسکیتئین سمجھا کے یکسر — کہ اُس نے صدق مانا صدق ہے کر

ہوئی بڑھیا کیتئین تسکین باطن — رہی حیرت زدہ پھر ہوکے ساکن

ہوئی ہی منتظر اسکے نشان پر — لگی چپ دیکھنے تب اس مکان پر

سو حضرت نے جناب حق مین اُس بار — دعا یون کر کہے ای پاک کرتار



یہہ عورت کا پسر جو غرق ہی یہان / تو کر پیدا دگر وہ جو تھے لوگان

گذر گئی ایک لمحہ اسپہ یکبار / ہوا نہین کچھہ اثر اس کا نمودار

کئے ہین پھر دعا تب غوث اعظم / جِلا کر انکو پیدا کر اِسیدم

گیا اس پر بھی یک لمحہ گذر تب / نہ کچھہ ظاہر ہوا اسکا اثر تب

سو تب غوث الورا سلطان اخلاص / کہ محبوبونکے ہین رتبے منے خاص

دِرنگ اتنا ہوا دیکھے توفی الحال / ہوئے ہین جوش مین وہ شاہِ اجلال

سو تب شیوے سے محبوبونکے یکبار / کہی وہ طورِ معشوقی نمودار

کئے ناز و نیاز آغاز اُسدم / عتاب آمیز ہو جذبے سے برہم

کہ ای پروردگار و بے نیازی / خدائے دو جہان و کارسازی

میرے بھی کام مین ہی تجھکو تاخیر / درنگ و دیر ای دانائے تقدیر

ندا آئی جنابِ کبریا سے / خدائے پاک بیچون و چرا سے

تمھارے کام مین ای میرے محبوب / درنگی کچھہ نہین ہی ہمکو مطلوب

کہ وہ ہی بلکہ میری حکمتون سے / میرے جو کام ہین سو صنعتون سے

میر اتدبیر سے سب کام ہیگا / شتابی کا نہ اسمین نام ہیگا

سمجھتے ہو میری قدرت کی شان کو / اگرچہ تھا زمین اور آسمان کو



تو پیدا انکو کرتا طرفۃ العین / ولے مین نے کیا جیسے دئین کو مین

کہ تا سمجھیگا عالم میری درگاہ / شتابی اور جلدی کو نہین راہ

ہوئے ہین اب مقرر بندے بسان / جو کشتی غرق ہی دریا کے درمیان

ہوئے ہین اسکے لوگان غرق یکبار / تو انکو مچھلیان کھاگئین اُسی بار

جو کھائے تھے مگر مچھ اور نہنگان / کہ اسپر واسطے ہو گئے ہزاران

تمھاری پاس خاطر انکو یکسر / کہ انکے بند بند اعضائے دیگر

سو کئی برسون کے وہ کھائے ہوئے تھے / سبھی نابود یکسر ہو رہے تھے

اُنھون کو اپنی قدرت سے اسیبار / جو منجملہ کیا ہون جمع یکبار

پھر اپنے حکم جاری سے مقرر / ہر اک تن کو اسیکی شکل دے کر

اُسی کا استخوان اندام اور پوست / اُسیکے بال و پر و دیگر رگ و گوشت

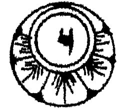
رچا ہون اک جگہہ ترتیب دیگر / کہ یعنے اُنکا جُثہ جوڑ یکسر

کیا تیار اور ہر ہر بدن مین / کہ جون انسان اور حیوانکے تنمین

دیا ہون پھونک روحان انمنے سب / کیا جیتے موئے کئی برس کے اب

سبھی حیران جو تھین کشتی مین وہ تب / کیا پیدا نئے سر اُن کیتئین اب

پہنایا ہون لباس زندگانی / دیا جینے کی اُن کو کامرانی



میری قدرت کو اب دیکھو نظر کر
یہہ ہی لطف و کرم میرا مقرّر

ہوا ہی جوش دریا مین اُسی بار
وہین سے غرق تھی کشتی وہ جسبار

وہی سب شان اور شوکت سے یکسر
وہی سامان اور اسباب دیگر

وہی شادی کا باجا اور آواز
اُسی بڑھیا کے بیٹے کا وہی جہاز

وہی دولہا دُلہن اور انسان
کہ حیوانات اور جو کچھ تھے جنسان

جو تھا اسباب سو سالم سلامت
اوپر آئی ہی کشتی جو امانت

تعجّب ہو رہا دیکھے سے عالم
ہوئی بڑھیا نہایت شاد و خُرّم

مسلمانون کتئین صدق و صفا تب
زیادہ اُسکے دیکھے سے ہوا تب

بہت کر کافران اسلام لائے
پڑھے کلمہ مسلمانی مین آئے

ہوا خاموش جب غوغائے عالم
مٹی جب غل کی ہو ہا تب اُسیدم

بہت ڈھونڈھے پیارے شاہِ دین کو
رموز آگاہ ربّ العالمین کو

کہ شیخِ بو الحسن احمد رفاعی
انھون سے یک روایت ہی سماعی

کہ یکدن خادمون نے شاہِ دین کے
غیاث الخلق تاجُ العارفین کے

مُوا ہی ایک خادم تو اُسی بار
بہت رونی تھی جو رو اُسکی لاچار

جنابِ قطبِ ربّانی مین آ کر
لگی ہا واہ کرنے کو سراسر



لگی رونے نہایت ہو کے پُر غم
مراقب ہیں اُسی دم آپ ہو کر
وہان پہنچے جو چوتھا آسمان ہی
وہ ملک الموت کے نزدیک جاکر
کہ ملک الموت اُٹھ جلدی کھڑا ہو
فلانا نام اُسکا وہ مُوا ہی
تو اُسکی روح پھر لادے مجھے اب
سو ملک الموت نے تنگی کیا ہی
کیا تکرار حضرت سے سراسر
قضا پر قبض ہین کرتا ہون رُوحان
حضوری ہین جناب حق کی پھر کر
سو کیون ہین حق کے بحکم و رضا سے
غیاث العالمین محبوب رب نے
کہے ہین اسطرح پھر بار دیگر
تو چاہے جان خادم کا ہمارے



سو تب غوث الوری قطب مکرم
گئے ہین عالم بالا کے اوپر
کہ عزرائیل کو رہنے مکان ہی
کہے ہین یون سخن اُسکو سُنا کر
جو میرے خادمون سے ایک تھا سو
خدا کے حکم پر اب جان دیا ہی
یہہ اتنا حکم کرتا ہون تجھے اب
نہ اُسکی روح حضرت کو دیا ہی
کہ حق کے حکم سے عالم ہین آکر
میرا یہہ فعل ہی گا حق کا فرمان
لیجاتا ہون وہ رُوحان جمع کر کر
تمھین دُون روح اُسکی اب دیا سے
شہ کون و مکان عالی نسب نے
کہ ہم جب تجھ کو فرمائے ہین یونکر
پھر اسپچیا ہمین اب دیو بارے

سو ملک الموت نے شہ کے کہے پر
سخن یہہ شاہ کا مانا نہین جب
کہ ملک الموت کے نزدیک اُسٹھار
رکھے روحان سبھی اسمین جمع کر
وہ بھر جاتی تھی جب روحونسے سو تب
سو شہ نے زور سے محبوبیت کے
لئے ہاتھونسے ملک الموت کے چھین
دئے سب کھول روحونکو سراسر
سو راوی بولتے ہین یونکہ اُس روز
جناب حق مین ملک الموت نے تب
جو حضرت غوث کا داب و صلابت
کیا ہی عرض درگاہِ خدا مین
کہ ملک الموت سُنلے بات یہہ خوب
انھونکا تونے رکھکے پاس خاطر
کہ کھینچی ہی ندامت تونے یہہ اب

دئے ہین روح اُسکی پیچھے پھر کر
یہہ اُنکا داب بیجا نہین تب
جو تھی زنبیل سی یک شی طرحدار
جو روحان قبض کرلاتا تھا یکسر
لیجاتا تھا جناب حق مین وہ تب
وہ اپنے قرب سے معشوقیت کے
وہی زنبیل گویا نیک آئین
کئے تھے قبض جو اُسدن مین جاکر
موئے جیتے ہوئے سب ہوکے فیروز
کیا فریاد ظلم غوث کی سب
ہوا تھا اُسپہ واقع با مہابت
ہوا آواز حق سے اس ندا مین
میرے ہین غوث اعظم خاص محبوب
نہ کیون سمجھا دیا خادم کا جی پھر
دیا کھو ہاتھ سے ارواح وہ سب



کہاں یاروکسے یہہ قرب وہمت ‏ — کہاں یہہ داب وصولت اور قوت
کہ عزرائیل ہی حق کا مقرب ‏ — اڑے جا اس سے وہ اتنا کرے سب
چھنا کر اسکے ہاتھوں لیوے زنبیل ‏ — رکھے اسطور داب وشان تفضیل
مگر ہی حضرت غوث الورا کو ‏ — امام الاصفیا والاتقیا کو
حقیقات الحقایق مین دگر ایک ‏ — لکھے ہین یہہ روایت خوبتر نیک
کہ یک بڑھیا تھی عورت اسکا لڑکا ‏ — نہ لڑکا بلکہ دُرِ عصمت کی لڑکا
ہوا تھا غرق دریا مین مقرر ‏ — سو اس بڑھیا نے حضرت پاس آکر
جو ہین فریاد رس سب عالمونکے ‏ — کئی ہی عرض خدمت مین انھونکے



نہایت عاجزی سے کرکے زاری ‏ — بہت ہو غمزدہ کر اشکباری
میرا تو اعتقاد اسطور کا ہی ‏ — تمھین اسبات کی قدرت عطا ہی
دلاؤگے مجھے میرا پسر اب ‏ — جو دنیا سے گیا ہی کر گذر اب
کہے حضرت نے جا تو اپنے گھر کو ‏ — یقین پاوے گی تو اپنے پسر کو
تو آئی گھر کو بڑھیا ہوکے شادان ‏ — نظر کر گھر مین دیکھی تو نہین وہان
چلی پھر غم ستی روتی بہ لاچار ‏ — غیاث الخلق فخر الدین کے دربار
کہے ہین پھر اسے غوث الورا نے ‏ — شہ عالم امام الاصفیا نے

کہ جا تجھ کو ملے گا تیرا فرزند — سو بڑھیا پھر چلی گھر کو ہو خورسند

نظر کر گھر میں آ دیکھی اسی دم — نہ پائی اپنا لڑکا تب ہو پرغم

جناب غوث میں پھر تیسرے بار — لگی بیتاب ہو رونے کیتیں زار

رکھی سر شاہ کے آگے زمیں پر — لگی غمناک ہو رونے یقیں کر

سو حضرت غوث اعظم واصل رب — مراقب میں گئے ہیں سر تلے تب

اٹھا پھر سر کیتیں بالا کئے ہیں — زبان پاک سے یونکر کہے ہیں

کہ جا گھر کو تیرا آیا ہی لڑکا — تب اس بڑھیا نے رستا لیکے گھر کا

گئی اس مرتبے گھر تو اسی دم — پسر کو پائی حاضر ہو کے خرم



سو تب غوث الورا شاہ سرافراز — نیاز عاشقی معشوقیت ناز

کئے ہیں بارگاہ کبریا میں — خدا کی پاک درگاہ علی میں

سخن شوخی سے گستاخانہ ہموار — ہوئے موسیٰ کلیم اللہ کے سار

کہ کس باعث سے اس بڑھیا کنے اب — کیا شرمندہ باتوں میں مجھے اب

ندا آئی یہہ درگاہ خدا سے — مقدس بارگاہ کبریا سے

کہ فرمودہ تمھارا است برحق — یقیں تھا صدق اور تحقیق مطلق

پراگندہ ہوئے تھے اسکے اعضا — تو پہلے مرتبے ان سب کو یکجا

فرشتون نے جمع لاکر کئے ہین — پراگندہ سبھی اعضا رہے ہین
کہ دیگر مرتبے ای میرے محبوب — دئے ہینے حیاتی اسکیتئین خوب
کہے جب تیسری نوبت تو لاچار — اُسی دریا سے باہر لا اُسی بار
دئیے پہنچا کے اس بڑھیا کے گھر کو — ملا اُس سے دئیے اسکے پسر کو
غیاث الخلق نے تب عرض کر کر — کہے ای کردگار و خلق پرور
کہ تو نے حرف کن سے ساری خلقت — کیا پیدا ہوئی ہین ایک ساعت
پھر اُن سب خلق کے اجزا کو یکبار — کہ ہین بیحد عدد سے بہت بسیار
پلک لگنے مین انکو جمع کر سب — کریگا سب کے جُثّے سے حشر تب



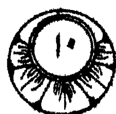
حیاتی بخشتی یک تن کو اُسی دم — اُسے پھر گھر کو پہنچانے کو بیغم
درنگ کا تیرے آگے کیا ہی مقدور — کہان تاخیر کا تجھ پاس مذکور
ہوا فرمان جناب حق سے صادر — کہ ہی آزردگی خاطر پہ ظاہر
عوض مین اُسکے مانگو جو ہی منظور — عطا کرتا ہون تمکو ہوکے مسرور
سو حضرت غوث اعظم نے اُسیدم — زمین عجز پر رکھ سر کو بیغم
کہے یا رب ہو مین مخلوق بر حق — جو چہتا اور دانش میری مطلق
میری ہی عقل اور دانش کے موجب — تو ہی خالق میرا تجھ کو مناسب

تو اپنے فضل سے مجھکو عطا کر
ہوا ہی حکم یون درگاہ رب سے
جمعہ کے روز مین ای فخر انجم
تمھاری یہہ نظر ہو ویگی جس پر
نظر کر جس زمین کو تم جو دیکھو
کیے تب عرض غوث العالمین نے
الٰہی مجھکو اُن دو مین نفع کیا
زیادہ اُس ستین رتبہ عطا کر
کہ میرے بعد وہ ہو ویگا یارب
کہ نامونکو تمھارے فایدہ یسے
میرے نامونکو جو ہی فائدہ اب
جو کوئی ایک نام نامونسے تمھارے
ثواب و مرتبہ ہو ویگا حاصل
سو تب غوث الورا محبوب ربانی
بجالائے خدا کا شکر بسیار

کرم کر کر زیادہ مرتبہ کر
خدائے پاک خلّاق خلق سے
نگہ سے اپنی دیکھو گے جسے تم
ولی اللہ وہ ہو جاوے مقرّر
تو ہو جاوے زر خالص سبھی او
شہ عالم سراج العارفین نے
مجھے اب اسمین جاہ و مرتفع کیا
میرا اور عالی اس سے مرتبہ کر
جناب حق سے پھر آئی ندا تب
دیا نفع و اثر اس قاعدے سے
اسی موجب اثر اسکو دیا سب
پڑھیگا تو لُسے اِسطور بارے
گویا میرا پڑھا ہی اسم کامل
رکھے ہین سر کو سجدے مین ادب سے
کیے اسطرح سے حضرت نے تکرار



کہے اِسمی گا سُم اعظم کر
کہ یعنے یہہ میرا اسم مبارک
کہ یوسف تجھکو اب کسکا نہین غم
اُسی کا ورداب رکھنا ہمیشہ
یہی کام آویگا دونون جہانمین
برکت سے اسیکے تیری حاجات
لکھی ہی منتخب مین یہہ روایت
کہ یکدن ایک عورت غوث کے پاس
کہا ہی عرض کر اے واصلِ رب
سو دیکھے آپنے بر لوح محفوظ
وہان اسکو لکھا نین ایک فرزند
سو تب غوث الورا عالم کے سرور
کہ اے بارِ خدا خلاقِ داور
ندا درگاہِ حق سے یون ہوا ہی
کہے ہین پھر کے اے خلاقِ عالم



اشارت یہہ ہی اس معنی کے اوپر
مثالِ اسمِ اعظم ہی بلا شک
لگا یہہ ہاتھ تیرے اسمِ اعظم
سعادت کا تجھے پایا ہی پیشہ
رہیگا حق کی تو امن و امان مین
سبھی بر آوین رہویگا خوشی سات
بیان ہی اُنمین حضرت کی عنایت
جو ہین غوث الخلایق افضل الناس
دعا فرزند کی کرتا مجھے اب
کہی وہ قدرت سبحان سے محفوظ
نہین اسکو پسر ہوویگا ہر چند
جناب حق مین بولے عرض کر کر
تو اس عورت کو ایک لڑکا عطا کر
نہ اسکے حق مین یک لڑکا لکھا ہی
دو فرزندان عطا کر اسکو با ہم

جناب حق سے پھر آئی ندا یون ۔ لکھا ہین ایک تم کہتے ہو دو کیون

کہے ہے پھر ای خدایا اسکتیئین تون ۔ کرم کر بخش سہ فرزند میمون

ہوا آواز پھر ویسا کہ یک نین ۔ سو تب غوث الورانے یون کہے ہین

خدایا کر عطا اسکو پسر چار ۔ ہوا فرمان پھر ویسا اُسی بار

کہے ہین پھر کہ ای خلّاق دانا ۔ کہ اسکو پانچ بیٹے لطف کرنا

ندا انکو ہوئی پھر کر اُسید ھات ۔ سو پھر بولے کہ ای ربّ السمٰوات

کر اس عورت کو چھے لڑکے عنایت ۔ سُنے فرمان حق کا با کرامت

نہین ہی حق مین اسکے ایک فرزند ۔ کہے پھر یون کہ محبوب خداوند



کہ ای معبود دے اسکو پسر سات ۔ ندا حق سے ہوا ہی تب تواسد ھات

زیادہ اس سے مت مانگو تمھین اب ۔ سو حضرت سرور ایجاد نے تب

دئے اُس حق کے فرمانے بشارت ۔ کہ لڑکے سات ہوویں کر اشارت

کہ چٹکی خاک تب اسکو دئی ہی ۔ سو اُسنے صاف نیت لے رکھی ہی

اُسے تعویذ یک روپیے کی کر کر ۔ رکھی ہی اُسنے اپنا صدق دھر کر

گلے مین باندھ کر اپنے رکھی جب ۔ نہایت شاد دل ہو کر رہی تب

دئے اسکو خدا نے سات فرزند ۔ کہ تھے ساتون سعادتمند دلبند

قضا حاجت سے جب فارغ ہوا ہی — گیا بھول اس سے غافل ہو رہا ہی

وثاق اندر وہ جب اپنے گیا ہی — تو غلبہ خواب نے اُسپر کیا ہی

وہ سویا سو یکایک دیکھتا ہی — عرب کا ایک ٹولا آ پڑا ہی

پڑا آ دوڑ کر اس قافلے پر — جو مارے قتل کر لوگو نکو یکسر

چھری لیکر جو آیا اُسنے یک تن — کیا ہی ذبح اسنے میری گردن

یہہ دہشت سے بہت گھبرا کے تاجر — ہوا ہشیار اُس سونے سے آخر

سو دیکھا آپکے حلقوم پر تب — تو وہ ہی خون کا ہیگا اثر سب

کیا ہی یاد پھر کر آپ کا مال — جو بھولا تھا سقایہ مین تو فی الحال

اُسیدم اس سقایہ مین گیا زود — تو اپنا مال وہان پایا ہی موجود

پھر اوہان سے تو آیا شہر بغداد — سلامت با فراغت ہو کے دلشاد

ہوا اندیشہ اسکو یہہ کہ اوّل — کہا کس پیر سے ملنا ہی افضل

اسی مین تھا کہ اپنے روبرو او — نظر دیکھا ہی شیخ حمّاد کو سو

کہا تب شیخ نے ای بو المظفر — تو پہلے سب سے جا اُن پاس بہتر

جو ہین غوث الورا ہم سب کے سردار — وہ ہین غوث الورا محبوب کرتار

کہ ستّر مرتبہ حق جلّ شانہ سے — کیئے درخواست تیری اس امان سے



کہ تا وہ قتل ہو نا تب تیرا خاص
تلف نا ہو نا تیرا مال اور زر
جب آیا قطب ربّانی کے دربار
کہ جو کچھہ ساتھہ تیرے شیخ حمّاد
وہ کہنا انکا سب ہی راست برحق
کہ ستر امر تبے حق جلّ شان سے
کہ تیرا قتل بیداری ستی اب
تیرا وہ مال جانا اسکو تبدیل
کرامت اور نادر اس بیان سے
ہوا بغداد مین یک وقت یونکر
جو ہر دن مین ہزارون سے ہزار ان
سو تب لوگون نے حضرت غوث کے پاس
کہے ہین یہہ حقیقت عرض کر تب
کہے غوث الوریٰ شاہ جہان نے
حرارت سے یہہ ہی آزار ظاہر

ہوا ہی خواب مین تبدیل اخصاص
بدل وہان ہو رہا ہی بھولنے پر
سو پہلے غوث نے فرمائے گفتار
کئے ہین شرح سب سلطان ارشاد
قسم معبود کی ہی مجھکو مُطلق
کیا درخواست رکھنا تجھہ امان سے
کیا تبدیل سو نہین اسے رب
کیا ہی بھولنے سے سن تو تفصیل
لکھے ہین صاحب کشف وعیان سے
کیا طاعون نے غلبہ مقرّر
اسی آزار سے مرتے تھے لوگان
کہ وہ ہین غوث اعظم افضل النّاس
کہ حضرت لوگ مرتے ہین بہت اب
امام الواصلین قطب زمان نے
علاج اسکا یہہ ہی کہتا ہون آخر




ہمارے مدرسے کے گرد چوطرف ۔ گیاہِ سبز اوگے ہے وہ بحرف

اسے حل کر جو پی جاوے تو برحق ۔ شفا طاعون سے پاویگا مطلق

ہوئے اسبات سے لوگان خبردار ۔ عمل میں اسکو لاتے ہیں اُسی بار

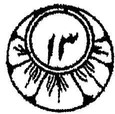
خداوند جہان نے سبکو یکسر ۔ شفائے کاملہ بخشا کرم کر

کہ تھے لوگاں بہت اس شہر کے سو ۔ لجائے ذرّہ ذرّہ کر سبھی او

گیاہِ سبز وہاں کی ہو رہے پر ۔ کہے پھر قطب ربّانی نے یوں کر

ہمارے مدرسے سے کوئی انسان ۔ ذرہ ہو یگا پانی تو اُسی آن

شفا پاویگا ہو کر شاد خاطر ۔ تو سن لوگوں نے آئے ہیں وہاں نیر



پیئے پانی شفا پائے ہیں کامل ۔ ہوئی ہے تندرستی انکو حاصل

سو پھر بغداد میں طاعون زنہار ۔ نہیں پیدا ہوا ہرگز کسو ٹھار

عجب یارو یہہ ہے گا فیض برتر ۔ گیاہِ سبز جنکے در کا لیکر

اسے حل پی گئے ہیں تب مقرّر ۔ گیا آزار اُنکے تن کا یکسر

توکیوں نہیں مرض دل آرام پاوے ۔ جو خاک اس در کی اپنے سر لگاوے

کہ عبداللہ حسینی نے کہا ہے ۔ کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے

وہ کہتے تھے کہ میں تیرہ برس تک ۔ کیا خدمت شہِ عالم کی بیشک

کرامات و خوارق اُنسے وافر — ہمیشہ دیکھتا تھا بے محاصر

تو اُنسے ایک بہہ دیکھا ہون یونکر — کہ آزاری تھے جو کوئی سخت اُنپر

دوا کرتے طبیبان تھک کے جاوین — علاج اسکا چلے نین باز آوین

وہ آزاری کو لاتے غوث کے پاس — سو حضرت غوث اعظم افضل النّاس

مُبارک ہاتھ اپنا اُسکے تن پر — پھراتے اور دعا کرتے مقرّر



اُسے تب عافیت ہوتی تھی درحال — وہ صحت پاکے ہوتا فارغ البال

امام مسجد اسکے اقربا سے — تھا ایسا شخص یک اور اسو قضا سے



جو اسکا پیٹ پھولا تھا بہت سخت — سو حضرت قطب ربّانی نے اسوقت

مبارک ہاتھ اسکے پیٹ پر جب — کئے مالش پھرائے لطف کر تب



اسی دم مین نکلے بیٹھا شکم او — ہوئی فرحت گیا ہی دکھ عدم ہو

دگر یک وقت احمد بوالمعانی — کہ ہی بغداد کر انکی نشانی

غیاث العالمین کے پاس آکر — کیا ہی عرض عذر و التجا کر

کہ ای قطب الورا عالم کے سردار — مقرّر برگزیدے رب کے دلدار

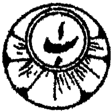
میرا ہی ایک لڑکا اس کتئین تب — برس گیارہ ہوئے آتی ہی تپ تاب

ہمیشہ گرم رہتا اس کا اندام — نہ تپ جاتی نہ ہوتا اسکو آرام

کہے حضرت نے یہہ بول اسکے در گوش | کہ سن اے ام ملدم انبو با ہوش
بہہ کہلائے ہین تجھ کو غوث اعظم | نکل بیٹے سے میرے جا اسی دم
سو مین اسکی طرف جاکر اُسی دهات | کیا ہون جو کہے تھے شاہ نے بات
کہا ہون کان مین اُسکے اُسی طور | سو تپ جاتی رہی ہی اسکی فی الفور
نہ تپ آئی اُسے اُس بعد ہر چند | تو صحت پا ہوا خوشحال و خورسند
کہ شیخ ہستی سے ہی یہہ مذکور | کہے جب مرض سے ہوتا تھا رنجور
تو میرا ایک مکان تھا خوب و نادر | شہر بغداد سے تھا دور باہر
وہان جاکر رہون اس مرض کے روز | گذارون مرض کے ایام دلسوز
ہوا یک وقت جو غوث الخلایق | کہ ہین وہ مظہر سرّ حقایق
چلے بغداد سے تشریف فرمائے | میری بیماری پرسی کو وہان آئے
ہوئے ہم جمع وہان دونون بزرگان | کہ یک مین اور حضرت شاہ جیلان
وہان تھے اسجگہہ خرمیکے دو جھاڑ | جو ہو کر خشک گذرے تھے برس چار
کہ اسکو پھل نہین آتا تھا زنہار | کیا تھا کاٹنے کا قصد لاچار
سو حضرت نے تلے یک جھاڑ کے جا | گئے ہین تب وضو با دل تسلّا
تلے دیگر شجر کے پھر گئے ہین | نماز دو دوگانہ وہان کئے ہین



اسی ہفتے مین وہ دونون درختان — ہوئے ہین تازہ تر اور مثل ریحان
لگے دینے کو پھل وہ جھاڑ بسیار — تو پہلے بار کی میوے سے یکبار
لیا تھوڑا سا میوہ اور جا کر — رکھے آگے شہ جیلان کے لا کر
ذرا سا اس سے حضرت غوث نے جب — تناول کر دعا کرنے لگے تب
برکت اور تجھے دیوے وہی رب — زمین مین اور باڑ مین تیری سب
کہ تیرے ماپ مین اور پیمان مین — خدا دیوے برکت ہر زمان مین
تو راوی بولتے ہین اس سے پھر کر — زمین کھیت مین میرے مقرر
بہت محصول آتا تھا نہایت — بہت دہ چند سے وافر زیادت



کبھو سو من اگر کھتا تھا یکبار — تو نیمہ اس سے کرتا خرچ ہر بار
وزن مین پھر وہی ہوتے تھے سو من — کمالات پیر کی تھی سب یہ روشن
سو اسی مین نتیجہ اتنا آتا — سمجھنے مین شمار اس کا نہ ماتا
برکت سے دعائے شاہ دین کی — غیاث الخلق تاج العارفین کی
برکت پر کرون مجلس کو اتمام — پیمبر پر پڑھون صلوات مادام



پڑھو ای دوستو صلوات ہر آن
کرے کونین مین حق تم کو ذیشان



تو مین ابریق کو لایا ہون آگے
پھر اسکو رکھے شاہ ہُدا نے

گئے ہین عزم بابُ المدرسہ جب
تو دروازہ اسیدم مین کھلا تب

چلے باہر شہنشاہِ دو عالم
چلا مین انکے پیچھے ہو کے ہمدم

کیا تب فکر اپنے دلمین اُسدہات
کہ حضرت غوث سلطانِ کرامات

مجھے معلوم کیون کرتے ہین اب
کہ پیچھے انکے ہو مین بالیقین اب

کہ تا دروازۂ بغداد کے پاس
چلے آئے ہین حضرت افضلُ النّاس

وہ دروازہ کھلا ہی تب اُسی بار
چلے باہر وہان سے ہو کے رہوار

تو مین تھا انکے پیچھے پیروی سات
وہ دروازہ ہوا پھر بند اُسدہات

کہ پہلے جسطرح تھا بند اُسطور
غیاث العالمین تب وہ تمنسے فی الفور

چلے تھوڑے سے آگے کر کے رفتار
تو دیکھا یک بیک یک شہر اُستہار

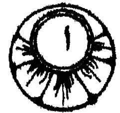
نہ مین اس شہر کو پہچانتا ہون
نہ دیکھا تھا کبھو نہین جانتا ہون

گئے ہین یک مکان پہ پیر کامل
رہا یکے مکان کے تھا مقابل

تھے اسمین شخص چھپے سو وہ تو فی الحال
کئے تسلیم شہ کو سر تلے ڈال

تلے اسکے کھڑا ہو کر رہا مین
سو یک گوشے مین اُس گھر کے سنا مین

کہ رونیکا سبھی آتا ہی آواز
ہوا ساعت سے پھر خاموش آواز



کہ اس گوشے مین آیا شخص دیگر | لیا ایک شخص کو کاندھے کے اوپر

چلا آیا نکل کر گھر سے باہر | سوا اسکے بعد یک شخص اور ظاہر

کھلا سر اوسکا اور لنبی تھی موچھان | وہ آیا پیر کے آگے ہو شادان

اُسے تلقین کر کلمہ شہادت | منڈائے اسکے سر کو کر حجامت

کتروائے ہین پھر موچھونکے بالان | پہنائے تاج سر پر شاہِ جیلان

محمّد نام اسکا کر رکھے ہین | وہ پیچھے تھین اسے داخل کئے ہین

جو مین اوتاد چھے انہین تھے اب | بجائے ہفتمین قایم کئے اب



یہہ کہکر وہان سے آئے ہین باہر | تھا پیچھے اُنکے مین اُسوقت حاضر

چلے تھوڑے سے تو ہم یکبیک سب | گئے بغداد کے دَر کے کنے جب

کھلا در حال دروازہ مقرّر | سو پھر پہنچے ہین باب المدرسہ پر

وہ دروازہ ہوا پھر اسگھڑی باز | گئے تب گھر مین وہ شاہِ سرافراز

ہوا ہی صبح کا جب وقت پر نور | تو مین عادت موافق ہو کے مسرور

غیاث الخلق کے آگے ادب کر | رہا ہون بیٹھ پڑھنے کے سبب پر

سکا نہین انکی تب دہشت سے پڑھنے | کہے تب سرورِ جن و بشر نے

کہ ای فرزند پڑھ تو ہو کے چالاک | کیا تب عرض مین نے ہو کے بیباک

کہ ای صاحب میرے عالم کے سردار | جو دیکھا رات کو بو لو بانوار
کہے حضرت نے وہ یک شہر تھا خوب | وہان چھے شخص تھے اوتاد مرغوب
تن ہفتم ہوا تھا اُن سے بیمار | ہوا مرنیکا اسکے وقت لاچار
تو مین حاضر ہوا تھا اُسکے سر پر | مگر وہ شخص جو اُسکو مقرّر
لجائے اپنے کاندھے پر اٹھا کے | تھے خواجہ خضر پیغمبر خدا کے
کہ تا اسکو کرین تجہیز و تکفین | دگر وہ جو کیا ہون اسکو تلقین
پڑھا کلمہ شہادت کا مقرّر | وہ نصرانی تھا قسطنطنیہ کر کر
ہوا مامور تا مین اسکو جا کر | کرون منصوب میّت کی جگہہ پر



لے آئے اسکو خواجہ خضر نے وہان | ہوا ہی وہ میرے آگے مسلمان
کہا ہی اسوقت انہین وُہ مقرّر | مسلمان ہو رہا اوتاد ہو کر
کیئے ہین منع پھر مجھکو شہنشاہ | نہ اسکا نقل کرنا کس سے حاشاہ
جہانی ہین میری تو یہہ حکایت | نہ کہنا کس سے ہی میری نصیحت

کرامت دیگر

سر سیر السالکین ہیگی کتاب ایک | بیان اسمین لکھا ہی باصواب نیک
کہ غوث العالمین عالم کے سرور | چلے جاتے تھے رستے سے گذر کر
تو دو شخصونکو دیکھے گفتگو مین | مباحث اور جدل کی آرزو مین

کہ اسنے یک مسلمان احمدی تھا / دگر انمین نصارا عیسوی تھا
مسلمان اس سے کہتا تھا یہی بات / پیمبر ہین میرے ختم رسالات
خدا کے برگزیدے ہین نبی خاص / نہایت مرتبہ ہے انکا اخصاص
اُنھے اپنے پیمبر کو سرھایا / بزرگی مرتبہ انکا بڑھا یا
سو حضرت قطب عالم غوث اعظم / کہے ہین اس نصارا کو اسیدم
کہ ان تیرے پیمبر کی فضیلت / ہی کس حجت سے ثابت باعقیدت
کہا میرے نبی تجھے حق کے منظور / یہی تھا معجزہ انکا تو مشہور
کہین وہ قم باذن اللہ جسوقت / کرین مردے کئیئن جیتا ہوا اسوقت



کہے تب حضرت غوث الورا نے / شہ عالم امام الاولیا نے
کہ مین ہون ایک امت سے نبی کی / امام المرسلین شاہ جلی کی
جو انکی پیروی مین ہون شب و روز / شریعت پر ہون قایم ہوکے فیروز
اگر اسبات کو اب مین بھی چاہون / تو کی مردونکو جیتے کر اٹھاؤن
کہون مین قم تو جیتے ہوونگے زود / اُٹھ آوین قبر سے باہر ہو خوشنود
ابھی تو چل کسی کہنہ قبر پر / ہوئے ہون خاک جسکے استخوان سر
ہمارے اب پیمبر کی کمالت / نظر کر دیکھہ یہہ جاہ و جلالت

سو مردِ عیسوی نے شاہِ دین کو
لجایا ساتھہ یک کہنہ قبر پر
کہا غوث الوریٰ کو اسنے یونکر
وہ جب مردیکو جیتا کرنے چہتے
سے حضرت نے اسکی بات وہ سب
اگر کہوے تو اسکو قبر سے یہان
یہہ کہکر قبر کے نزدیک جا کر
سخن اتنا ہی کہتے ہی توفی الحال
خوشی سے تن تنا تا راگ گا تا
جو دیکھا عیسوی نے یہہ نظر کر
کیا اقرار اُسنے با دل و جان
مسلمان ہوکے یہہ دینِ محمدؐ
کرشمہ دیکھہ پیر قادری سے
کرامت اور نادر ہی دلا دیز
کہ حضرت غوث اعظم واصلِ رب

غیاث الخلق قطب العالمین کو
کہ جسکے استخوان تہے خاک سڑ کر
کہ روح اللہ تہے عیسیٰ پیمبرؑ
سخن تب قم باذن اللہ کہتے
کہے قوّال کی ہی یہہ قبر اب
اٹھاؤن راگ گاتا سو زہان ہان
کہے اپنی زبان سے قم سراسر
پھٹی وہ قبر او جلدی سے قوّال
نکل آیا وہین تالی بجاتا
فضیلت امتِ احمدؐ کی یکسر
رسول اللہؐ پہ لایا ہی ایمان
صحیح سمجھا کہ ہیگا راست امجد
وہ پایا فیض دینِ احمدی سے
دل خالص کے حق ہین صدق انگیز
انھونکو عارضہ بشری ہوا جب



کرامت

کہ یعنے ان کی تھی کچھہ طبع بیمار
مریدون نے کئے ہین عرض یکبار

کبھو حضرت کا ہووے حکم صادر
طبیب اب لا کے ہم کرتے ہین حاضر

سو حضرت نے پھرائے سر اُسی بار
یہی فرمائے ہین اُن سے تکرار

طبیبونکو دکھانا نبض کا اب
ہی شکوہ اسمین اپنے دوست کا سب

ہوئی جب شہ کو استنجے کی حاجت
مُریدون سے تو یک لی بافراغت

رکھا ہی طشت کو پیشاب کے ٹھور
کئے پیشاب اسمین آپ فی الفور

اٹھایا طشت اُسنے جلد لیکر
بھرا پیشاب کو شیشے کے اندر

لجایا یک طبیب آگے اُسی بار
کہ تھا قوم یہودی سے وہ اظہار



اُسنے دیکھا ہی قارورہ نظر کر
محل پر سے تلے آیا اُتر کر

وہین وہ دیکھا پوچھا اُسے تب
یہہ قارورہ ہی کسکا کہہ مجھے اب

کہا اُسنے کہ یک سادات کا ہی
نہ اسکو نام حضرت کا کہا ہی

رکھا مخفی سے شہ کا نام اُسٹھار
نہین مشہور تھا کچھہ اُنکا آزار

جو حضرت غوث کے خادم نے اسکو
کہا کچھہ خاص کر اس مرض کو تو

کہا اس نے نہین یہہ مرض مطلق
مگر یہہ عشق کا ہی مرض برحق

پڑھا ہی اُسگھڑی کلمہ شہادت
مسلمان ہو گیا حاصل سعادت

کہ پہنچی اُسکے خویشان کو خبر وہ
تو دیکھنے حال اسکا ہی دگر طور

تجھے کیا کام آگے آپڑا ہی
کہا اُسنے کہ اس درویش کے ہاتھہ

کہ ہوویگا تمھین یہہ حال ظاہر
زبان سے بے تحاشا اُنکی یکسان

پڑھے کلمہ شہادت کا وہین سب
کہ ہر ساعت ہین قارورہ ستی تو

خجل تھا اسکے آگے مشک و عنبر
چکھا ہی یک نے اپنے منہہ مین لیکر

کھلا ہی عالم ملکوت اُس پر
کہے یون تابعون نے اسکے گفتار

زن و مردان سے سارے چار سو ذات
چلے گھر کی طرف غوث الورا کے

لئے خادم ستی شہ کے وسیلہ
تو آئے جمع ہو سب دوڑ گروہ

اُسے پوچھے ہہی ان سبنے کر غور
کہ تو اسدم مسلمان ہو رہا ہی

یہہ قارورہ کیو لے دیکھو خوشی ساتھہ
تو دیکھے سبنے قارورہ کو آخر

نکل آیا ہی کلمہ طیبہ وہان
مسلمان ہو کے ایمان لائے ہین تب

گلاب و مشک کی آتی تھی خوشبو
یہہ خوشبو دیکھہ اُس سے بوند لیکر

وہ چکھنے سے اسی ساعت کے اندر
عیان اسپر ہوا پنہان مقرر

نہین انسان کا پیشاب زنہار
تضرع اور زاری عاجزی سات

امام الاصفیا والاتقیا کے
لگا کہنے اُسے وہ سب قبیلہ



دکھا جلدی سے ہمکو ہوکے مسرور / مبارک اپنے شہ کا چہرہ پرنور

کہ قار و ریکو چلکے دیکھنے کر / ہوا ہی باعثِ اسلام ہم پر

ہمین جب اسکو دیکھینگے تو اُسدم / ہمارا حال بس ہووےگا خرّم

شہِ دین پر ہوا یہہ حال روشن / سو بھیجے خادمون سے اپنے یک تن

کہ جا لے آ مرے پاس ان سبھونکو / تو شہ کے پاس لے آیا انھونکو

اُٹھا ہی شور و غوغا انسے یکبار / کئے حضرت نے اُنپر لطف بسیار

ولایت دے کئے سبکو سرافراز / کئے یک لحظہ مین اہل اللہ ممتاز



بحمد اللہ کہ کیا یہہ مرتبت ہی / عجب کچھ یہہ رفیع منزلت ہی

تجلا جو حقیقت احمدی کا / مشخص معجزہ ختم النبی کا

غیاث الخلق کے مظہر مین برحق / عیان تھا ظاہر و مشہور مطلق

کہ قار و ریکو انکے دیکھنا سو / یہہ دونونکو سبب اسلام کا ہو

بہت مشرک مسلمانی مین آئے / سبب اُسکے نبی کا دین پائے

یہی ہی فضل خلّاقِ جہان کا / خداوندِ زمین و آسمان کا

بیان ہی اور حضرت واصلِ رب / شہر بغداد مین رہتے تھے سو تب

ہوئے مامور حق سے شیخ ایجاد / کرین جو طالبانِ حق کو ارشاد

کرامت دیگر

کرامت انکی دیگر خرق عادت ہوئی ظاہر جہانمین بارشادت
انھونکا دم دم عیسی ہی برحق کہ جیتے مردہ دل ہوتے ہین برحق
خلایق چوطرف سے جمع آوین قدم بوسی سے شہ کے شرف پاوین
فقیر ایک صاحب عرفان تھا سو نہایت دور تھا بغداد سے او
کیا ہی شوق اپنے دلمین اُسدھات کرون غوث الورا سے جا ملاقات
مسافت دور کی بس اُسنے طی کر بہت کچھہ محنت و سختی کو سہکر
شہر بغداد کو پہنچا ہی آجب سبب سے کہین گذرا اسکا ہوا تب
طویلے کے طرف گھوڑونکے شہ کے سپہر عزت و حرمت کے مہ کے
وہان کیا دیکھتا ہیگا کہ اسپان ہی پایا کھرا انکو زری خوب لمعان
بھی رسیونکی جگہہ ہین انکے یکسر ہین زنجیران سنہری بہت خوشتر
روپہری ہینگے میخان انکی تئین تب تو اس درویش نے دیکھا ہی جبہہ
عقیدہ مین خلل اُسکے پڑا ہی کہ اُسنے اپنے دلمین یون کہا ہی
کہ ایسا کروفر جس نے رکھا ہووے حلاوت یاد حق کی اسکو کیا ہووے
وہین سے پھر گیا مسجد منے او محلے مین مسلمانون کے تکی جو
اُسی شب مین ہوا ہی اسکو آزار ہوا ہی وہ مریض او سخت بیمار





بھلے تھے اس محلے کے مسلمان
سبھی تھے دیندار و اہل ایمان

جب اس درویش کو دیکھے ہیں بیمار
بلائے یک طبیب اسوقت لاچار

طبیب اس نبض کو دیکھے سے اسوقت
ہوا تشویش خاطر مرض ہے سخت

کہا اسکی دوا ہے سخت مشکل
تو پوچھے کیا علاج اسکا ہے حاصل

کہا گھوڑے فلانے جنس کے اب
ذبح کر اور اسکے خون سے سب

اس آزاری کنتیں ہر دن نہلانا
کباب اسکے جگر کا بھی کھلانا

تو صحت اسکو ہو ویگی میسّر
اگر چاہے خدائے پاک برتر

سو حضرت غوث نے اسوقت اندر
مکان سے اپنے یہہ معلوم کر کر

کہے خادم کو لے آ یہاں تو جا کر
وہ درویش اور طبیب اسکے برابر

تو آ حاضر ہوئے حضرت کنے جب
رکھے درویش کو حجرے منے تب

طبیب اسکا تھا فرمائے اُسے تب
طویلے میں ہیں سبزے گھوڑے یکے جا اب

جو گھوڑا ہوئے دوا کا اسکے لایق
اسے لا کام پر تھو فی الحقایق

کیے جوں ایک گھوڑا ذبح لاچار
نہلائے خون سے اسکو اُسی بار

کباب اُسکے جگر کے پھر بنا کر
دیے کھانے کنتیں اسکو سراسر

اسی موجب تو یکیک اسپہ کر کر
ہوئے سب خرچ وہ تب کام اوپر

ہوئی درویش آزاری کو صحت
وہ پایا تندرستی اور فرحت

دیئے ہین غسل اسکو عافیت کا
جو چاہا اسنے یون اس مرحمت کا

بجالایا سپاس اور صدق نیت
جناب غوثیہ مین باعقیدت

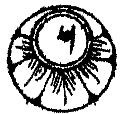
کہے شہ نے اس آگے اس سخن سے
ارادہ کر تو جب اپنے وطن سے

فلانا شہر ہیگا اس شہر سے
ہمین ملنے کو نکلا اپنے گھر سے

طویلے کی تو کھینچا تونے محنت
جو دیکھی وہ ہماری شان و شوکت

تو یہہ محنت ہی ڈھونڈ یہ ہمارے
طویلے کے ہمارے اسپ سارے

نظر کر تو نے دیکھا تو اُسی بار
ہوا خطرہ تیرے دلمین نمودار



جسے اسطرح سے یہہ کرّ و فر ہو
تو اُس سے ذکر حق کا اسقدر ہو

مقرر ہم فقیرون کو یہہ کیا کام
کہ ہم گھوڑے رکھین اور خیل و احشام

وہ لے اس روز سے تو اپنے گھر سے
وداع ہو کر چلا باہر شہر سے

جناب حق تعالی سے اُسی بار
ہوا فرمان مجھے ای میرے دلدار

کہ یک درویش خوش خصلت فلانہ
فلانے شہر سے ہو کر روانہ

تمھین ملنے کو آتا ہی خوشی سات
لکھا ہی اسکی قسمت مین تو اسدہات

جب اس بغداد مین آویگا وہ بار
فلانا اسکی تئین ہو ویگا آزار

علاج اس کا نہو ویگا مگر وو
جگر اُس کا ہی دو مین شفا ہی
کہ تا مہمان کی خدمت سے زنہار
بھی پا کھرا ور زنجیران و میخان
یہہ اس باعث رکھا تھا جو طبیبان
طبیب اس مرض کا تھا سو اُسنے تب
کیا اقرار اُس درویش نے تب
ہوا تائب کیا توبہ اُسی آن
نصارا تھا طبیب اسوقت مین سو
کیا اندیشہ اُسنے دلمین یونکر
کہ فرزندو نمین انکے دیکھ اسدھات
پڑھا فی الفور کلمہ وہ شہادت
مشرّف وہ ہوا ہی شرف دین سے
کہ تا اہلِ ولایت ہو گیا ہی
کرامت اور لکھتا ہون بیانوار

فلانے قسم گھوڑیکا لہو ہو
تو آگے تیرے وہ سب لا رکھا ہی
نہ رہنے کا مقصّر اور لاچار
سُنے روپیکا تھا سب اُنکا سامان
نہ یہانسے وہ پھرین خالی پریشان
دئیے اسباب اور سامان وہ سب
کہ سچ ہیگا مقالِ صدق یہہ سب

خیال بد سے تقصیر اپنی پہچان
ہوا وقت ہدایت اسکینئین تو
کہ سچ ہیگا یہی دین پیمبر ص
جو صاحب ہین تصرف اور کمالات
مسلمانی مین آیا باسعادت
رہا خدمت مین حضرت کی یقین سے

حصول مرتبہ اعلا کیا ہی
جو لاوے صدق کا ہر دلپہ آثار

کہ یکدن رافضی یک شخص آکے — حرم مین کعبۂ بیت خدا کے

ہوا ہی پیر کی خدمت مین حاضر — کہ ای شاہ جہان شیخ اکابر

ہوئے ہین اس مکان مین بہت مذاہب — جو مذہب ہو ویگا تحقیق سواب

بتاؤ تم مجھے اس کا اشارہ — قبولون تا اُسے لاکر ارادہ

سو حضرت غوث فرمائے اسی دہات — تجھے معلوم ہوگا آج کی رات

کیا ہی اسنے اپنے دلمین یون تب — قوی حجت میرے ہاتھون ملی اب

اگر اس رات مین افہام ہوگا — ہوا المقصود کا انجام ہوگا

وگر نہین تو انھونکی سب کرامات — جو کچھ ہوتی ہین ظاہر باکمالات

مریدون کا یقین سب افترا ہی — انھین کے تابعونکی یہہ خطا ہی

ہوئی جب رات تب تو غسل کرکر — کیا پوشاک خوشبو سے معطر

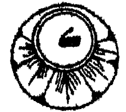
وہ سویا تب تو وہ کیا دیکھتا ہی — کہ روز حشر اب قایم ہوا ہی

کہ عالم اسکی ہی گرمی سے سوزان — کھڑے حیران ہین جو جان فروزان

نداحق سے ہوئی تب مرتضی رضی کو — شہ مردان علی مشکلکشا کو

کہ ای مولا علی شیر شجاعت — کرو تحقیق اب تم یہہ جماعت

کہ ان سے مذہب حق ہووے جسکو — خلاصی کا تھین خط دیو اسکو



جو کوئی انسے ہوا ہووےگا گمراہ — کرو طوق عذاب اب اسکو اے شاہ
سو تب شبیر خدا عالم کے رہبر — لے اپنے ساتھ سب یارونکو یکسر
فرشتونکی جماعت اور لے سات — ہوئے ظاہر بصد عزّ و کمالات
کہ دفتر سے کراماً کاتبین کے — کئے تحقیق مذہب آدمین کے
کئے ہین ایک ٹولہ ایک رخ پر — رکھے ہین دوسرے یک رخ پہ لیکر
جمع کرکر دگر فرقے کے لوگان — پنہائے انکو پھر طوق عذابان
کہ انسے ایک فرقے کو مقرّر — دئے خط رستگاری کا رقم کر
ملا ہی جنکو جب خط رستگاری — چلی جنّت طرف انکی سواری
جو تھے زنجیر اور طوقون منے بند — وہ لوگان کو فرشتے آکے ہر چند
لیجاوین کھینچتے ہین در جہنّم — لبا سختی سے اور ایذا سے برہم
وہان وہ شخص رافض غیر مذہب — فرشتونسے لگا ہی پوچھنے تب
کہ یہہ رکھتے تھے مذہب کونسا جو — کہ یک جنّت مین یک دوزخ منے سو
جواب اسکو دیا ہی یکنے اسدھات — کہ تیرے پر بھی یہہ آویگی آفات
وگر نئین تو پھر اس مذہب سے اپنے — ہو تائب جلد تر مشرب سے اپنے
ہوا ہی خواب سے جسوقت بیدار — کیا اسنے وضو ہو دل سے ہشیار



کرامت ابدال ہونا چورکا



دوگانہ پڑھہ دیاہی فرض کو چھوڑ
فجر کو پیر کی خدمت مین آ کر
کرے اظہار وہ کہوے بیانوار
کہے خطِ نجات اب تجھہ کو پایا
کئے یون نقل حضرت شیخ داؤد
کہ جب شہ کی جلالیت کے گھر پر
تو اس معنے کو دیکھا چور نے تب
کہ جبکا ہوویگا یہہ جاہ و لشکر
بیا در خانہ اش آیم وز انجا
جب آیا چور گھر مین تب تو کچھہ شی
اگر خورشید کے گھر جاوے شپیر
ہوا یہہ حال روشن شاہِ دین کو
کہے اسمین مروت نین مقرر
وہ نومیدی سے ہو محروم جاوے
کہ کچھہ اندھے کتئین کرنا عنایت

کیا توبہ عقیدہ باطلہ توڑ
یہہ چاہا رات کا قصہ سراسر
تو آگے اُسکے حضرت شیخ ابرار
نصیبہ دوجہان کا ہاتھہ آیا
تعرف قادری ہی انکو مشہود
لکھے کی اہل حشم خادم ہو در پر
کیا ہی فکر اپنے دلمین یون تب
تو اسکے گھر مین ہووین توڑہ زر
بیکبارہ بیابم کام دل را
نہ پایا بلکہ اندھا ہو رہا ہی
تو وہ اندھا نہووے کیا ہو دیگر
غیاث الخلق قطب العالمین کو
جو کوئی امید رکھہ آوے میرے گھر
بھلا کچھہ فیض میرے گھر سے پاوے
لکھے ایسے ذکر مین شاہِ ولایت

کہ حضرت خضر آپہنچے ہین اُسوقت
کہ ابدالون سے اس ساعت مین یکتین
ہوویگا حکم صادر جس کے اوپر
کہے تب غوث نے یون اب میرے گھر
لے آؤ جا اوسی کو مجھہ کنے اب
سو حضرت خضرؑ نے جا کر اُسیدم
کئے اسپر نگاہِ فیض اُسوقت
کہ پہنچا رتبۂ ابدالیت کو
تو اے یوسف خوش ہو اب اور شکر حق کر
یہہ ایسے شخص کو جو انکی جانب
نہ اسکو فیض اپنے سے رکھے دور
تیرے مین جبکہ یہہ صدق و صفا ہے
تو البتہ انھونکا فیض پاوے
عنایت کا بیان لکھتے ہین تو نکر
مدینہ شہر مین کئی دن رہے ہین

کہے الشاہِ عالم عالی بخت
ہوا ہے فوت سو کرتا ہون روشن
اُسے قایم کرین اسکی جگہہ پر
پڑا ہے کور دل یک شخص احقر
اُسے بخشینگے یہہ نعمت کی منصب
لے آئے پیر کے آگے ہو خرّم
تو وہ بنیا ہوا اور صاحب بخت
وہ پایا پیر سے عرفانیت کو
کہ حضرت غوث اعظم نے مقرّر
کہ بد نیّت سے آیا نامناسب
کئے ہین بخششِ عرفان سے سرور
تیری اس بارگہ مین التجا ہے
نصیبہ دین و دنیا کا ملاوے
کہ حضرت غوث اعظم دین کے رہبر
وہان سے گھر کو عازم ہو چلے ہین





کھڑا تھا چور تب یک راہ اوپر
رہا تھا منتظر اس آرزو پر

کہ جو کوئی آویگا اس راہ پر اب
کرونگا اسکو غارت لوٹکر سب

تو جب غوث الوریٰ شیخ افاضل
گئے نزدیک اسکے ہو مقابل

اُسے پوچھے کہ تو ہی کون کر کر
کہا اُسنے ہوں صحرائی مقرّر

کہ میں رہتا ہوں باہر شہر سے یہاں
یہہ جنگل اور ویرانے کے درمیان

سو شہ نے اسکے وہاں اعمال پر تب
جو دیکھا سو نظر آیا سیہ سب

کہا ہی چور نے بھی دل میں اُسدھات
کہ یہہ انکی بزرگی اور کمالات

نظر آئی ہی تو کیا ہی تعجّب
جو ہو وین غوث سلطانِ تقرّب

غیاث العالمین قطب جہاں نے
کئے معلوم یہہ اپنے عیان سے

پہچانا چور نے یہاں مجھکو آخر
کہے ہاں میں ہوں سیّد عبد قادر

گرا وہ چور تب شہ کے قدم پر
کہا پھر بے تحاشا منہ سے یوں کر

اے سیّد عبد قادر شیئاً للہ
تو حضرت غوث نے با عزّت و جاہ

شفقت کی نظر کر دیکھے اُسپر
کئے حق سے طلب بخشش کی پھر کر

ہوا حق سے ندا تب شہ کو فی الفور
پھرا و گمرہی سے رہ پہ یہہ چور

ہدایت سے کرو اسکو سرافراز
کرو یک قطب اقطابوں سے ممتاز

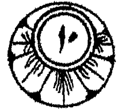
یقین سکتے ہین حضرت قطب عالم
یہہ بخشے رایگانہ گنج بیرنج
کہ فاسق پر کرم کی یک نظر کر
تو یار وایسے کی لوگان گنہگار
جو لکھتے ہین کہ مجلس مین انھونکے
نصارا اور یہود ونکی جماعت
سلام آکر کرین ہو سب مؤدّب
گنہگاران فاسق رہزنان اور
جو مذہب اور عقیدہ مین تھے فاسد
کرین توبہ شہ جیلان کے آگے
نہ تھا خالی کہ سب لاکھون کے اوپر
مسلمان ہوکے سب تائب ہوئے ہین
عوام الناس کے اقسام سے پھر
سنو یار و یہہ شمہ اس بیان کا
لکھے ہین ایک تھا فاسق گنہگار

کہ ایسے بے نوایان کو تو باہم
زیادہ بلکہ دیوین اُس ستی گنج
کرین قطب جہان بخشین مقرّر
ہدایت اور پائے فیض بسیار
جو ہین غوث الورا ہادی سبھونکے
دگر کی قوم یہہ سب با اطاعت
کرین بیعت تھی انسے پاوین مطلب
جو کوئی تھے اہل بدعت سب اسیطور
یہہ سب فرقے بتصدیق عقاید
ہووین تائب سبھی صدق وصفا سے
یہودی اور نصارا آپ ہو کر
غبار کفر دل سے دھودیے ہین
تو کیا کہنے کی حاجت یہہ ظاہر
کہون ذکر شفاعت عاصیان کا
کہ تھا بد روزگار اور سخت فجّار



حکایت فاسق کی

ولیکن حضرتِ غوث الورا سے امام الخلق شیخِ دوسرا سے
بہت رکھتا تھا اوّل سے عقیدت ہوا تھا جان فدا با صدق نیّت
کیا رحلت جب اس دار المحن سے گیا ہی جی نکل جب اُسکے تن سے
دفن تو قبر مین اسکو کئے تب سو وہان منکر نکیر آکر ملے سب
اُسے پوچھے کہ تیرا کون ہی رب نبی ہی کون تیرا کیا ہی مذہب
جواب انکو یہی دیتا تھا پھر کر کہ ہا ہینگے عبدِ قادر عبدِ قادر
ہوا ہی اُنپہ تب فرمانِ رحمان کہ ای منکر نکیر و ہی یہہ فرمان
اگر یہہ بندہ عاصی پُر خطا ہی ولے محبوب پر میرے فدا ہی



محبّت مین میرے محبوب کی او رکھا ہی اپنے دلکو صاف و خوش ہو
ہی صادق اسکی الفت سے یہہ اقرار کہ اُنکا نام اب لیتا ہی ہر بار
محبّت اُنکی اُسکے دل کے اندر زیادہ اور قوی تر ہی مقرّر
پھر آو اس سے مت بولو زیادہ کرو تم قبر اسکی اب کشادہ
برکّت سے امام الاولیا کے غیاث الخلق تاج الازکیا کے
ہوا فی الوقت یہہ آسان اُسیر خلاصی اُسنے پایا شاد ہوکر
نجات ای دل اگر ہی تجھکو درکار تو اپنے جی کو کر حضرت پہ بلہار



کدورت سے کر اپنے دلکو تین پاک — مبارک راہ کا حضرت کے ہو خاک

خدایا مجھ کو یہہ منزل عطا کر — طفیل انکے میرا یہہ دل صفا کر

کرامت اور لکھتے ہین کہ حضرت — وسیلے طالبونکے شیخ امّت

امام المسلمین و پیر کامل — مریدونکے وہ حامی شاہ فاضل

جو تھا انکے مریدونسے مرید ایک — رکھا تھا اعتقاد اسنے بہت نیک

کہ حضرت قطب دین کے شوق اندر — کیا تھا محو اُس نے خود کو یونکر

کہ سبحان جلّ شانہ کی پہچانت — بھی حضرت ختم مرسل کی رسالت

شروعِ دین سے وہ ہٹکے پیچھے — رہا تھا بھول حب شیخ دین سے

وفات اس شخص نے پایا ہی تو تب — دفن اسکو کئے ہین قبر مین جب

فرشتے آکے پوچھے ہین اُسے تب — کہ تیرا کون حق ہی کیا ہی مذہب

کہا اسنے مقرر سکتے تین یون — میرے ہین پیر سو ہی جانتا ہون

جواب ایسا فرشتے سن اُسی بار — کئے درگاہِ حق مین عرض اظہار

تیرا بندہ تو یون کہتا ہی یارب — ہوا اسطرح فرمانِ خدا تب

کرو جا کر تمھین اُسیر صعوبت — تو آئے تا کرین اسیر عقوبت

غیاث الخلق کی روحِ مطہر — وہان حاضر ہو بولی انکو یونکر

کہ ای منکر نکیر و شخص یہہ اب — خدا اور اوسکے پیغمبر کو اور سب

کہ شرع و دین نا کچھ جانتا ہی — ولیکن اقتدا مجھہ سے کیا ہی

کہ مین اُن سب کتئین پہچانتا ہون — پچھانت انکی سب مین جانتا ہون

مجھے اس شخص کو بخشانے دیو — یہہ سن درگاہ مین حق کی گئے او

کئے ہین عرض ای خلاقِ عالم — نہین دیتے ہین اسکو غوث اعظم

کہ تا اسکو کرینگے ہم عذابان — ہوا پھر یون جناب حق کا فرمان

عذاب اسکو کرو میری رضا سے — سو پھر منکر نکیر امر خدا سے

پھر آئے ہین وہان باداب و دہشت — دکھانے کو لگے حضرت کو ہیبت



سو غوث العالمین وہ دلبر رب — لئے ہین گرز انکے چھین کر تب

کہے انکو اسے چھوڑو نہین تو — جلادون عشق کی آتش سے سب جو

کہ مین باطن مین رکھتا ہون نہانکر — اگر مارونگا یکدم تو منقّر ر

سبھی آٹھون بہشتان دوزخان سات — جلاؤنگا یہہ ہی مجھکو کمالات

کہ جنّت مین نہ رہوے فرح و بہجت — نہ دوزخ مین عذابان اور شدّت

ندا آئی خدا سے انکو فی الحال — کہو کچھ جانتے ہو تم یہہ احوال

کہ کیا میثاق کے دن انکا تھا نام — کہے دونون نے ای سلطانِ علّام

دیوانے جانتے ہین نام اُن کا
کہے دیوانگی کا وہ کرین کام
کہ چھوڑو انکو ہین میرے دِوانے
میرے ہین برگزیدے سب سے محبوب
فرشتون نے تب اپنے گرز کو پھر
بجالائے ہین پھر حضرت کی تعظیم
بھی عیسیٰ ابن عبداللہ نے یون
مسلمان گرچہ عاصی ہوویگا جو
و یا دیکھا مجھے اُسنے نظر کر
عذاب حشر بھی ہوویگا تخفیف
یہہ راوی بولتا ہیگا کہ یک روز
غیاث العالمین کے پاس آکر
موا ہی باپ میرا اسکیتئین اب
عذابان قبر مین کرتے ہین مجھکو
کہ جا خدمت مین غوث العالمین کی

ندا آئی کہو کیا کام اُن کا
تو آیا حق ستی دونون کو الہام
میرے محبوب ہین خاصے یگانے
ہین میرے عشق دیوانیکے مجذوب
طلب شہ سے کئے ہو شاد خاطر
گئے غوث الوراکو کرکے تسلیم
کہے غوث الورا سے یہہ سُنا ہون
وہ میرے مدرسے پر سے گیا ہو
سبک ہووے عذاب قبر اُسپر
سعادت کی بھی وہ پاویگا تشریف
مسلمان شخص یک ہمدان سے دلسوز
کیا ہی عرض عذر و التجا کر
جو دیکھا خواب مین تو یہہ کہا تب
تجھے لازم ہی یہہ کہتا ہون تجھکو
امام دین شفیع المذنبین کی

حکایت



شفاعت پر کیا یہہ ختم محفل
پیمبر پر پڑھون صلوات کامل
پڑھو ای حاضر و صلوات ہر وقت
کہ ہوگے دو جہانمین صاحب بخت

مجلس نہم ۹



قلم بزم عطامین شمع سا بن
نہم مجلس کیا بخشش سے روشن
کہ اسمین ہی بیان شہ کے کرم کا
عنایات و عطیات و نعم کا
کہ حضرت سید السادات میران
غیاث العالمین سلطان جیلان
سراج العارفین شاہ کرامات
امام الواصلین عالی مقامات
کہ تاج الاولیا ہین سب کے سردار
شہ ملک عطا محبوب کردار
انھونسے جسنے جو مانگی ہی حاجت
تو بر آئی وہ حاجت بے شباہت
خصوصا جو سے تھے فرزندونکے خواہان
ہوے فرزند انکو نیک بختان
کہ تحفے مین لکھا ہی یون بانوار
کہ تھے یک خواجہ عثمان نیک اطوار

لقب انکا تو ہارونی تھا مشہور
عباث الخلق کی خدمت مین آکر
دعا کرنا کہ تا ہو مجھکو لڑکا
کئے تب اُنسے حضرت نے یہہ تکرار
غرض انکو ہوئے ہین بہت لڑکے
لکھا ہین اس روایت کو بیانوار
ہی شیخ عثمان سہروردی سے مذکور
تھے شیخ احمد سہروردی وہان ایک
جو اُسنے ایکدن غوث اور ایاس
کیا ہی التجا سر رکھہ زمین پر
توجہ سے دعا کی اب تمھارے
کہ ہووے دو جہان کا بجنور روہ
سو حضرت غوث نے نا حق ذو المنن سے
کہ اس عورت کتئین اب خداوند
ہوا آواز حق سے اسقدر کا

کہ تھے اہل ولایت حق کے منظور
لگے کہنے کے تئین یون التجا کر
نصیبا حق کرے فرزند کا
کہ یک فرزند کیا ہووینگے بسیار
توجہ سے شہ عالی گہر کے
کہ اکثر اختلاف اسمین ہی بسیار
سنو ای اہل مجلس ہو کے مسرور
تھی اُنکی زوجہ معصومہ نیک
جو ہین قطب دو عالم افضل الناس
کہ حضرت مین تو آئی ہون یقین کر
مجھے فرزند حق دیویگا بارے
خدا کا دوست اور عالی قدر وہ
کئے ہین عرض یونکر اس سخن سے
عطا کر ایک فرزند خردمند
نہین قسمت مین اسکی ایک لڑکا



تو ایسے تین نوبت شاہِ جیلان ہوئے سایل تو وہ آیا ہی قربان

سو غوث العالمین قطب زمن نے نکالے پیرہن اپنے بدن سے

دیے اسکو ہوا پر پھینک کر تب کیے ہین دلمین اپنے اسقدر تب

قبولیگا میرا یہہ عرض حق تو یہہ خرقہ فقر کا پہنونگا خوش ہو

اُسیدم روحِ پاکِ ختمِ مرسل وہان حاضر ہو باعزاز و اجمل

ہوا سے پیرہن لے ہاتھہ مین تب پہنا کر اپنے ہاتھون غوث کو جب

لگے سمجھانے ای فرزند غازی یہہ درگاہِ خدائے بے نیازی

کہے غوث الورا نے ای میرے جدّ کہ مین اس کام مین تنہا ہون مفرد

جواب ذات مبارک نے تمھارے کیا سایہ میرے اس سر پہ بارے

تو اب مجہہ کو ہوئی امید کامل کہ اس عورت کی مطلب ہووے حاصل

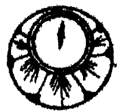
انھین باتو نمین تھے آئی ندا تب کیا مقبول مین نے یہہ دعا اب

دیا یک مین نے اس عورتکو فرزند کہ ہووے صاحب بخت و خردمند

سو اس عورت کو حضرت نے کہے تب کہ حاصل اب تیری ہووےگی مطلب

ہوا ایسا کہ از فضلِ خدا تو رہی ہی اندنو نمین حاملہ او

ہوے جب حمل کے ایّام اتمام ہوئی تب ایک دختر اسکو فرجام



لے آئی حضرت غوث الورا پاس — کئی ہی عرض یوں ای افضل الناس

مجھے وعدہ دیئے فرزند نر کا — ہوئی دختر ہوا ہیں مجھکو لڑکا

سخن اسطور سے حضرت نے جب — تو اس لڑکی کی ماں سے یوں کہتے تب

کہ لڑکی تجھکو کیوں ہو وے گی کسطور — ہوئے ہیں پھر یہہ بہت جلد ہمیں فی الفور

نکالے پیرہن لڑکی کے تن سے — نظر اسپر کئے شیخ زمن نے

ہوئی پیدا نشان فرزند نر کی — ہوا فی الفور لڑکا جو تھی لڑکی

کہے حضرت نے تب یہہ کیا ہی فرزند — کہ یہہ میرا ہی اب فرزند دلبند



رکھا شیخ الشیوخ اس طفل کا نام — شہاب الدین عمر کر نیک فرجام

یہہ طول العمر ہووے صاحب شان — مطوّل ہو ویں ابرو اور پستان

بھی اس لڑکیکے وہ ہو ویں مریدان — جو ہیں شیخ کبیر و اہل عرفان

مقرر یہہ ہوا ظاہر اُسی دہات — کہ فرمائے تھے جون شاہ کرامات

کہ لکھتے وقت ابرو کو اُٹھا ویں — بھی پستان منگے پر ڈھلکے جاویں

بزرگان ہیں مریدان اُنکے اکثر — بہاؤ الدین زکریا ہیں جو نکر

دگر قاضی حمید الدین ہیں ایک — کہ ناگوری لقب ہی انکے ہیں نیک

بھی حضرت شیخ سعدی شیخ شیراز — کہ ہیں سالار عشاقان جانباز

روایت یہہ لکھے ہین پاکبازان — عنایت کا عجب ہی اسمین سامان
کہ یک شیخ علی ابن محمّد — لقب مشہور عربی تھے ممجّد
وہ دولتمند تھا معروف تجّار — کہ اسکے پاس زر تھا مال بسیار
کہ تھا وہ صاحب جاہ و جلالت — مواشی اسکے وافر تھے نہایت
ولے ہوتا نہ تھا کچھہ اسکو فرزند — اسی باعث رہے آزردہ ہر چند
اسی غم مین سدا وہ مبتلا تھا — اُسے سب عیش کڑوا ہو رہا تھا
مشایخ جو تھے اُسکے وقت مین وہان — کیا خدمت انھون کی بہت برسان
ولیکن تب نہین کسکی دُعا کچھہ — قبولیّت کا پایا مدّعا کچھہ
اُسے یکروز یک مجذوب نے یون — کہا یہہ تجھکو مژدہ بولتا ہون
اگر جاویگا تو اس شاہ کے پاس — جو ہین غوث الخلایق افضل النّاس
توجہ سے انھونکی اپنی مطلب — تو پاویگا یقین ہوگا تجھے اب
سنا سو اس اشارے پر وہ تاجر — بصدقِ اعتقاد و فرحِ خاطر
طرف بغداد کے راہی ہوا ہی — بشوق دل روانہ ہو چلا ہی
سو وہ مدّت سے پہنچا شہر بغداد — گیا مجلس مین حضرت کی ہو دلشاد
ادا کر کر رسومِ فدویت سب — کہا دل مین کرون کچھہ عرض مطلب

سوانح شیخ چاریارے جانور ۱۲





تو آگے اسکے محبوبِ خداوند ۔ کہے قسمت مین تیری ہین ہی فرزند

سو تب شیخ علی نے ہوکے پر غم ۔ کیا ہی عرض ای غوثِ مکرّم

اگر ہوتا میری قسمت مین لڑکا ۔ تو کیون سہتا صعوبت اِسقدر کا

سمجھتا اپنی ہین قسمت مین یونکر ۔ کہ ہوویگا مجھے لڑکا مقرّر

تو ہی مجھکو قوی امید مطلق ۔ کہ مین پاؤنگا مطلب اپنی بر حق

کہ درگاہِ محبّانِ خدا سے ۔ نہ کوئی خالی پھرا ہی مدّعا سے

سو حضرت قطبِ دین غوث الورا نے ۔ شہِ ملکِ عنایات و عطا نے

شکستہ دل پہ اسکے رحم لاکر ۔ کہے اسکو کہ آ میرے برادر

تو اپنی پشت میری پشت پر مل ۔ میرا لڑکا ہی باقی ایک اکمل

اُسے تجھکو دیا ہین بے عطا کر ۔ اِسی موجب کیا ہی اُسنے آکر

تو نطفہ صلب سے تب نقل کر کر ۔ گیا ہی صلب مین اُسکے مقرّر

اُسے رخصت کے کرتیوقت اسدھات ۔ کئے تاکید سلطانِ کرامات

کہ اس فرزند کا تو نام امجد ۔ رکھیگا تو تو رکھ اسمِ محمّد

ولیکن اسکو دے میری لقب تب ۔ محی الدّین سے کرنا ملقّب

گئے ہین گھر کے تئین شیخ علی جب ۔ بحکم حق کرم سے شاہ کے تب

رہی ہی انکی عورت حاملہ زود ‌‌ ہوا ہی انکے تئین فرزند محمود

کہ تھے وہ قطب اقطابان دوران ‌‌ بنائے بہت وحدت کی کتابان

کہ تصنیفات سے انکے تو معروف ‌‌ فصوص الحکم یک ہی خوب موصوف

فتوح مکیہ ہی اور دیگر ‌‌ کہ ہین توحید مین معروف اشہر

بیان یونکر بزرگون نے لکھے ہین ‌‌ تولد ابن عربی جب ہوئے ہین

سو تب شیخ علی جو انکے ہین باپ ‌‌ جناب شہ مین انکو لیچلے آپ

شہ دین غوث اعظم کو دکھانے ‌‌ سو غوث الخلق قطب الاولیا نے

نگاہ فیض سے اُنپر نظر کر ‌‌ کئے شکر خدائے پاک برتر



کہ ہی پاکیزگی حق جل شان کو ‌‌ خداوند زمین و آسمان کو

عجب پیدا ہوا ہی مرد فاخر ‌‌ کہ مجھسا قطب ہووے آپ ظاہر

سبھی اسرار کو جو عارفون نے ‌‌ رکھے ہین اتبلک مخفی بیان سے

یہی اسکو کرے گا آشکارا ‌‌ بتاویگا سبھی اُسکا اشارا

روایت

کئے ہین نقل ایسا شیخ داؤد ‌‌ تعرف قادری ہی انکو مشہود

کہ حضرت غوث پاس یک شخص آیا ‌‌ لگا ہی عرض کرنے کر تمنا

کہ ای غوث الخلایق واصل رب ‌‌ تمھاری اس جناب پاک مین اب

کہ ہیگا قبلۂ حاجات عالم
کہے حضرت نے جا تیرے سبب سے
جو کچھ چہتا ہی سو تو پاویگا اب
وہ ہر دن شاہ کی خدمت مین آوے
رہی تھی اسکی جورو حاملہ ہو
بحکم حق ز لطف غوث اکبر
اٹھا اس شخص نے دختر کو اسدم
کہا وعدہ تھا فرزند نرینہ
کہے شہ نے اسے کپڑے کے اندر
تو اسنے کرکے ویسا ہی اسے ہات
دیا ہی کھول اس کپڑے کو پھر کر
کہ دختر کی جگہہ فرزند نر ہی
لکھے ہین ایک عورت تھی مقرر
رہا ہی حمل اسکو بیستم جب
اگر لڑکی ہوویگی اب تو لد

طلب ہی ایک پسر کی مجھکو اسدم
طلب مین نے کیا ہون اپنے رب سے
ترے مقصد تو حق برلاویگا سب
سعادت دین اور دنیا کی پاوے
جب اسکا وقت آپہنچا ہی تب تو
جنی جورو نے اسکی ایک دختر
لے آیا پیر کے نزدیک بے غم
یہہ دختر کیون ہوئی ہی خوش حسینہ
لپیٹ اور اسکو لیجا آپکے گھر
گیا ہی گھر کیتین لیکر خوشی سات
تو وہ کیا دیکھتا ہی وہان نظر کر
پہچانا پیر کا عزّ و قدر ہی
ہوئین انیس ۱۹ لڑکیان اسکو بکسیر
کہا اسکے خصم نے اسکیتین تب
طلاق اسوقت دونگا تجھکو از خود



تو وہ عورت شہنشہ پاس آکر | لگی فریاد کر رونے سراسر

کہی ای غوث اعظم شیخ ابرار | ہوئی ہین دختران مجھکو تو بسیار

کبھو لڑکا نہ ہوتا اور ہوا نہین | اسی غم مین بہت ہون مبتلا مین

خصم کہتا ہی اب لڑکی ہوئی تو | طلاق اسوقت دونگا مین جلد ہو

کہے حضرت نے اسکو اب تو جا گھر | تجھے اب ہوویگا لڑکا مقرر

نہ دیگا طلاق اب تجھکو شوہر | تو عورت نے کہی وہان دلمین لیکر

کہ حضرت غوث نے میرے سبب سے | دعا اب کچھ نہین مانگے ہین رب سے

یہہ فرمائے سو یوہین آپ ہوکر | کہے ہان میرے سمجھانے کے اوپر

یہہ خطرہ آپنے معلوم کر کر | کہے اسکو کہ جا جلدی تیرے گھر

پسر ہوینگے تیرے سب دختران وہ | ہوئے لڑکے سعید دو جہان وہ

تو اس عورت نے دیکھی گھر کو آکر | تو سچ ہی ہوگئے لڑکے سراسر

کہ جو تھین دختران اسکی حسینہ | ہوئے ہین سب وہ فرزند نرینہ

ہوا یہہ حکم سے حق جل شان کے | دعا کرنے مین قطب دو جہان کے

ابو العباس احمد نے کہا یون | کہ یکدن شہ کی خدمت مین گیا ہون

کیا شکوہ انھون سے فقر کا مین | کہ جمعیت و برکت کچھ مجھے نہین



اسی ایّام مین بغداد اندر
پڑا تھا قحط اور عالم تھا مضطر

غیاث العالمین نے لطف کرکر
دیے پیمانہ یک گندم سے بھرکر

کہے لے اسکو یک کوزہ مین دھروے
اسے سرپوش کر منہہ بند کردے

اسیکے پاس کر غلّے کا انبار
لے گندم اس سے جب ہووےگی درکار

ولے مت کھول اس کوزیکا منہہ تون
تو راوی نے کہا ویسا کیا ہون

تو وہ کھایا ہون مین نے پانچ برسان
میری جورو نے جاکر یکبیک وہان

دیا ہی کھول اس کوزیکا منہہ تب
گئے ہو سات دن مین خرچ وہ سب



کیا یہہ حال جا حضرت سے اظہار
کئے اسطرح شہ نے مجھہ سے گفتار

اگر کوزیکا منہہ نین کھولدیتے
تو کھاتے جبتلک دنیا مین رہتے

ابو حفص عمر یک مرد تھے وہان
کہ حدادی لقب تھے نیک برہان

انھون نے اونٹنی کو لے برابر
غیاث الخلق کی خدمت مین آکر

کہا رکھتا ہون مین حج کا ارادہ
یہی ہی اونٹنی نین کچھہ زیادہ

سو وہ بھی تھک رہی ہی سگی نہایت
نہین کچھہ اس سے دیگر استطاعت

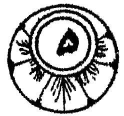
اُسے فرمائے ہین تب افضل النّاس
کہ لے آؤ اُسے میرے قدم پاس

وہ لے آیا سو حضرت نے کرم کر
پھرائے سر سے پا تک ہاتھہ اُسپر

روایت

۱

ہوئی تب تندرست اور یون قوی تر
ابو الحسن علی از جی تھے یک مرد
شہ دین جو کہ ہین رہبر سبھونکے
انھونکے گھر مین تب تھے جانور دو
کبھو کرتے تھے آواز زنہار
کہ ای سردار عالم واصل رب
کبھو بیضہ نہ دیتی اور دئی ہین
نہ کچھ کہتی ہی اور کرتی ہی آواز



کہے راعی کو بیضہ دے ہمیشہ
اسی ساعت کیا قمری نے آواز
تھی اسکے گھر مین جیتی جبتلک وہ

روایت

روایت اور سنیو ہوکے خوشنود
وہ کہتا تھا کیا ہون قصد لونکر
تو آکر منگ لیا حضرت سے رخصت
کبھو سختی پڑے تو کر میری یاد

لگی چلنے کو فایق قافلے پر
قوی بیمار جب انکو ہوا درد
گئے بیمار پرسی کو انھونکے
کہ یک راعی دگر قمری مگر اُو
کیا یہہ بات شہ سے اُسنے اظہار
چھے مہینے ہو گئے راعی کو تین اب
بھی اس قمری کو نو مہینے ہوئے ہین
سو حضرت نے کئے اسکو سرافراز
کہے قمری کو کر آواز پیشہ
دئی راعی نے بیضہ ہو سرافراز
دیوین بیضہ کرین آواز خوش ہو
کہ تھا یک بو الغنایم ابن مسعود
عجم کے ملک مین جانا سفر کر
مجھے رخصت کیا کہ یک وصیت
میرا لے نام تب کر مجھسے فریاد

روانہ ہو گیا ہون کوچ جب تو
خراسان کے گیا جنگل مین تب تو

یکایک رہزنان پیدا ہوئے وہان
کہ تھے انمین پیادے اور سواران

لیئے سب قافلے کا لوٹکر مال
کیئے غارت سبھی اسباب فی الحال

انھونکو مین نے دیکھا ہون کہ ملکر
لجائے مال اک اونچی جگھہ پر

مجھے حضرت کی یاد آئی ہی وہ بات
تو ان لوگو مین مینے شرم کے سات

زبان سے نام شہ کا نین کہا ہون
ولیکن نام وہ دلمین لیا ہون

کیا فریاد حضرت سے ہو پُرغم
نہ یہہ خطرہ ہوا پورا اُسیدم

نظر کر دور سے دیکھا ہون یونکر
کھڑے یک کوہ پر ہین غوث اکبر



عصا سے اپنی کرتے ہین اشارت
اُدھر جننے کیئے تھے مال غارت

تو دیکھا مین نے سب آکر سواران
دیا پیچھا ہمارا مال و سامان

کہے ہمکو سدھارو تم سلامت
مقرر تمکو ہی عالی حمایت

تو پوچھے اُنسے کیا ہی تب کہے سب
کہ دیکھے شخص یک اس کوہ پر تب

عصا سے ہمکو کرتے ہین اشارت
کہ پیچھا تمکو دینا مال غارت

تو ہیبت سے انھونکی ہمیہ یونکر
ہوا ہی تنگ میدان اور پر ڈر

سخن انکا نکرتے تو اُسیدم
ہلاک اور خوار ہوتے بالیقین ہم

روایت



ہوئے تھے لئے بعضے تفرقہ سب
تو سمجھے ہیں انھو نکو ہمنے اِسطور
لکھے ہیں یونکہ تھا وہان ایک تجّار
رکھا بار شکر سے لاد کر سب
فلانہ قافلہ ہووے گا تیّار
کہ میرا مال تا اسکے سبب سے
ہوا ہی قافلہ کی دن سے تیّار
گئے سوداگر انکے ساتھ سارے
تھے جتنے اشتران بار شکر سے
خدا کے حکم سے ایسا ہوا وہان
ہوا حیران دہشت مین پڑا ہی
غلام وہ تھا جناب غوث کا سو
کہ اپنے گم ہوئے پاؤنگا او نشان
بلند آواز سے فریاد کر کر
ہوئے چھے اونٹ گم بار شکر سے

عصا سے جمع انکو کر رکھے تب
فرشتہ آسمان کا ہی نکو لی اور
کیا ہی اُسنے کی اونٹو نکو تیّار
رہا تھا قافلے کا منتظر تب
انھو لئے ملکے جاؤنگا ہو رہوار
سلامت ساتھ پہنچے فضل رب سے
کیا ہی کوچ وہ لئے ہو کے رہوار
یہہ سوداگر انھو نکے ساتھ بار رے
چلا ہمرہ روانہ ہو شہر سے
ہوئے چھے اونٹ گم رستے کے درمیان
پر از غم جان و دل اُسکا ہوا ہی
نہ دیکھا کچھ وسیلہ اسنے یون جو
مگر اپنے ہین مرشد شاہِ جیلان
پکارا ای غیاث الخلق سرور
بہت ڈھونڈھا نہ ہاتھ آئے کدھر سے

یکایک وہ چھپتا گیاہی نظر کر
سفید اسنے کیا پوشاک نادر
بلاتا ہی اِدھر آ میری جانب
چھپے اونٹان گم ہوئے پایا سلامت
کہے ہین بوالمعالی نے اُسیدھات
تو یک جنگل مین اُترا قافلہ وہ
کہ وہشت ناک ایسا تھا مخاطر
سبھون نے جلد کر تیار اونٹان
ہوئے اسوقت گم میرے شتر چار
روانہ ہو گیا ہی قافلہ سب
وہان پھرتا تھا اونٹان ڈھونڈھتے مین
ہوئی جب صبح تب آیا مجھے یاد
اگر تو کچھ بلا اور شدّتون مین
پکارا اسوقت مجھکو کر میری یاد
کیا فریاد مین نے تو اُسیدم

بلند یک کوہ پر یک شخص آکر
اشارہ آستین سے کرکے ظاہر
گیا وہان تو ہوا وہ شخص غائب
یہہ دیکھا غوث اعظم کی کرامت
گیا ہون جبکہ مین یک قافلہ سات
کہ تھا پر خوف اور جائے دغا وہ
نہ ٹھہرے وہان برادر کوئی برادر
کیئے ہین کوچ کر چلنے کا سامان
شکر سے تھے بھرے ہر چار پُر بار
اکیلا قافلہ پیچھے رہا تب
بہت ڈھونڈھا ولے پایا نہین کین
غیاث العالمین سے جو تھا ارشاد
پڑیگا مبتلا ہو سختیون مین
کہ تجھسے دفع ہووے اور برباد
پکارا ایشہ دین غوث اعظم



میرے یہاں چار اونٹھان ہوئے گم — کرم کر کر مجھے دلوا دو اب تم
تو جب دیکھا ہون مطلع ہر فجر کے — تو دیکھا شخص یک پوشاک کرکے
کھڑا ہو یک بلندی پر مجھے اُو — بلاتا ہی اشارت کرکے یہہ لو
گیا جب وہان نہ آیا وہ نظر تب — ولے پایا وہان چارون شتر تب

روایت

دو راوی سے روایت ہی عظیمی — ہی اُنسے ایک عبد الحق خزیمی
بھی ہی عثمان حر یعنی دوسرے یار — کہ ہم تھے مدرسے مین ننہ کے یکبار
صفر سے تیسرے شنبے کا تھا دن — کہ اٹھکر غوث اعظم پاک باطن
وضو کر دوگانے کو گذارے — سلام اسدم پھراے ہین تو بارے



ہوا ایک نعرہ پر ہیبت و فر — تھی یک قبقاب سو پرتاب ہوکر
معلق ہو چلی اُڑکر ہوا پر — نظر سے تا ہوئی غائب سراسر
ہوا پھر نعرہ دویم اسیطور — جو تھی قبقاب ہان دیگر سو فی الفور
چلی پرتاب ہو اڑتی ہوا پر — ہوئی غائب نظر سے وہ بھی یکسیر
نہ کچھہ ہمکو ہوئی اسکی خبر تب — کہ جاتے ہین کہان کس کام پر اب
مکان پر اپنے حضرت غوث اعظم — رہے ہین بیٹھ کر وہ شاد و خرم
نہ کسکا پوچھنے کو دل چلا تب — کہ یہہ کیا تھا سبب کیا ہوگیا اب

تو پھر کئی دن سے آیا قافلہ ایک ‎ عجم کے ملک سے اسباب لے نیک

کہے ان سب نے ہاں یک نذر ہم پر ‎ غیاث الخلق کی مانت مقرر

غیاث العالمین نے یوں کہے تب ‎ کہ غلہ وزن من یک انسے ثواب

بھی کپڑے لیو گے جو ہی کہ مانت ‎ تو لا سب نے دئے ہیں یادیانت

لے آ حرمت سے حضرت کے دو قبقاب ‎ رکھے آگے ادا کر اسکے آداب

تو پوچھے ہم نے ان سوداگراں سے ‎ کہ یہہ قبقاب تم پائے کہاں سے

کہا ہم تیسرے دنیں صفر کے ‎ کہ تھا شنبہ چلے تھے سیر کرتے

تو آئے یکبیک ہمپر عرب وہاں ‎ لئے ہیں لوٹکر جو کچھ تھا ساماں

لئے لوٹے ہمارے دو مقدم ‎ بھی بعضوں نے کئے ہیں قتل یکدم

لجائے ایک جنگل میں وہ سب مال ‎ لگے کرنے کیتیں تقسیم درحال

جدا ہر ایک کا حصہ نکالے ‎ کئے تقسیم کر سب کے حوالے

کہے تب ہم نے شہ کو یاد کرنا ‎ غیاث الخلق سے فریاد کرنا

اسی دم نذر یک ہم نے کئے خاص ‎ شہ دیں کے سبب از صدق اخلاص

سنے فی الحال نعرہ ایک یونکر ‎ بہت دہشت سے باصد ہیبت و فر

کہ اس جنگل میں اسکا زلزلہ تھا ‎ گویا ہیبت سے صحرا دھو جتا تھا



بھی دیکھے رہزنان کو ہمنے یونکر | کہ ہین حیران پریشان او مضطر
بہت گھبرا کے پھر آئے وہ ہم پاس | پڑا تب یون ہمارے دلمین وسواس
کہ شاید آپڑے اُنپر عرب اور | پریشان حال یہہ آتے ہین اسطور
کہے ہمکو کہ پھر لیو آپ کا مال | ہمارے سر پہ دیکھو کیا ہی جنجال
گئے پھر ہم تو وہان کیا دیکھتے ہین | موئے اُنکے مقدم دو پڑے ہین
ہمارے پھر حوالے سب کیا مال | برابر تھا نتھا کم ایک مثقال
یہہ قبقاب مبارک تھے اُسی ٹھار | اُٹھا بوسہ دئے رکھہ سر پہ یکبار
سنو یارو بیان یہہ صدق آمود | کہ جس سے اعتقاد دل ہوا افزود



کہ یک تھی نیک عورت خوبصورت | سراپا حسن اجمل بی کدورت
غیاث العالمین سے با عقیدت | مُریدی لیگئی شوقون سے بیعت
تھا اسکے پی مین یک فاسق گنہگار | بہت آشفتہ و حیران و غمخوار
وہ عورت اتفاقاً ایکدن جو | گئی تھی غار مین کچھہ کام تھا سو
یہہ فاسق بھی وہان پہنچا ہی بارے | یہہ چاہا پاکدامن اسکا پھاڑے
وہ عورت کو تو مرشد سے وسیلہ | نہ تھا کچھہ اور نہین کچھہ پایا حیلہ
ہوئی جب ہاتھہ سے فاسق کے لاچار | پنہ کسکی نہ تھی تب تو یکبار

پکاری الغیاث ای غوث اعظم
بچانا مجھہ کو اب ای قطب عالم

لگی فریاد کرنے شہ کا لے نام
بہت گھبرا کے با درد دل اتمام

تو اپنے مدرسے مین پیر کامل
وضو کرنے مین تب تھے آپ شاغل

مبارک پانو مین قبقاب تھا سو
سنے آواز اس فریاد کا تو

پچھانے ہین یہہ اس عورت کی فریاد
کئے معلوم جو اسیر تھا بیداد

نکالے پانون سے فی الحال قبقاب
طرف اس غار کے پھینکے ہو بیتاب

کیا تھا قصد فاسق نے ہو خوشنود
کرے جو پاکدامن اسکا آلود

اسی دم جا کے قبقاب اسکے سر پر
وہان پہنچا دئے ہین مار یونکر

کہ مغز اسکا پریشان ہو رہا تب
کہ ناک اور کان کی رہ سے بہا تب

ہلاک اس مار سے ہو کر دیا جان
اٹھا قبقاب عورت نے ہو شادان

رکھی سر پر ادب سے بوسہ دیکر
چلی حرمت سے وہ قبقاب لیکر

غیاث الخلق کی خدمت مین لاکر
رکھی آگے ادب کا حق ادا کر

گھڑا تھا اسپہ قصہ سو کہی وہان
تعجب کر رہے مجلس کے لوگان

سنی حضرت کا یہہ ذکر حمایت
بیانِ فیض الطاف و عنایت

غرض کسپر مصیبت کچھہ پڑے تو
کرے فریاد حضرت غوث سے او



روایت

تو خود فریادرس ہو غم کرے دور | دیونگے داد سب کو ہوکے مسرور
کہا عثمان نے جو یہہ عمر ہی | لقب اسکی حریفی مشتہر ہی
مرید غوث ہی وہ صاحب بخت | کہ پہلے تو حریفی مین تو یکوقت
فلک جانب کر اپنے منہہ کو یکرات | صحن مین گھر کے لیٹا تھا خوشی سات
کبوتر پانچ دیکھا تب ہوا پر | چلے جاتے تھے اُڑتے مدّعا پر
کیا یک نے خدا کی حمد اوّل | زبان تھی اسکی عربی سب سے افضل
تو اسکا ترجمہ لکھتا ہون یہان | کہ پاکی اسکو ہی اور شکر احسان
کہ ہی اس پاس ہر شی کا خزائن | ہنین نازل کیا ہی اُسّے لیکن
کیا سو قدر معلومہ کے اوپر | لگا پھر دوسرا کہنے کبوتر
کہ ہی پاکیزگی اُس ذو المنن کو | کہ بخشش اس سے ہی ہر مرد و زن کو
کہ پیدا اسنے کر کر سب کو پھر کر | ہدایت کا رکھا ہی تاج سر پر
پکارا تیسرے نے اس ندا کو | ہی پاکی اسکو جن نے انبیا کو
اٹھایا خلق مین کر اپنی حجّت | دیا سب پر بزرگی اور حرمت
محمد مصطفی اخیر انورا کو | شفیع الامت و نور الہدا کو
چہارم نے کہا اسطور سے تد | جو کچھہ دنیا مین ہی سو ہی سبھی رد



مگر بہر خدا بہر پیمبر ‏ ‏ جو ہووے سو بجا ہی اور بہتر

کہا پہر پانچوین نے ہو مقابل ‏ ‏ کہ ای لوگان ہوئے جو حق سے غافل

اٹھو تم حق تعالی کی طرف اب ‏ ‏ کہ ہی وہ کردگار و قادر و رب

کہ بخشش اسکی ہی از حد وافر ‏ ‏ بخشتا ہی گناہان سب کبائر

سنا یہہ جب ہوا مین تب تو بیہوش ‏ ‏ رہا ہون عقل اپنی کر فراموش

ہوا ہشیار پایا جب افاقت ‏ ‏ تو اس دنیا و ما فیہا کی رغبت

جو دلمین تھی میرے سو محو ہو گئی ‏ ‏ محبت سب کی یکدم سہو ہو گئی

ہوئی ہی صبح تو صدق و صفا سے ‏ ‏ کیا ہون عہد مین نے یون خدا سے

کرون اسکے سخن پر خود کو تسلیم ‏ ‏ جو علم راہ حق کی دیوے تعلیم

روانہ ہو چلا ہون وہان سے پہر مین ‏ ‏ نہین سمجھا کہ جاتا ہون کدہر مین



یکایک آگے میرے شخص آیک ‏ ‏ کہ تھے بوڑھے مشیّن جس مین نیک

کہے ہین السلام ای شیخ عثمان ‏ ‏ دیا رد سلام انکو ہو شادان

قسم دے انکو پوچھا کون ہو تم ‏ ‏ مجھے تم نے پہچانے کیون کہو تم

کہے ہین خضر پیغمبر ہون بیشک ‏ ‏ کہ تھا مین غوث اعظم پاس اتبک

کہے مجھکو ابو العباس کر تب ‏ ‏ حریفی ہیچ جذبہ یک کو دے سب

ہوا سو وہ قبولیت کو پایا ندا سا نون فلک پر اسکو آیا

کہ ای بندے تجھے اب مرحبا ہی تو اسنے عہد یہہ حق سے کیا ہی

کرون مین آپکو سختی پہ تسلیم کبھی علم معرفت کی لیوں تعلیم

کہے پھر مجھکو سن ای شیخ عثمان ہین سید عبد قادر قطب اکوان

کہ اب اسوقت شاہ عارفین ہین غیاث الخلق تاج الواصلین ہین

تو اب لازم پکڑ خدمت کو انکی بزرگی عزت و حرمت کو انکی

کبھی حضرت خضر تو غائب ہوئے ہین گیا فی الوقت تو بغداد مین ہین

وہان تو خود بخود پہنچا ہوا مین زود گیا حضرت کی خدمت مین ہو خوشنود



مجھے حضرت نے بولے ہوکے شادان کہ تجھکو مرحبا ای شیخ عثمان

کہ جلدی تیرے تئین وہ حق تعالی دیویگا مرتبہ سارون پہ بالا

مریدی حق دلاوے تجھ کو مجھ سے فرشتون پر کرے حق فخر تجھ سے

رکھے ہین تاج تب تو میرے سر پر خوشی اور اسکی خنکی تو مقرر

دماغ جان کو پہنچی میرے جب عیان ملکوت کا عالم ہوا تب

لگا سننے کہ مین خلقت کی باتان کہ ہین سب اختلاف اسکی لغاتان

قریبا تھا کہ میری عقل جاوے جنونیت کا مجھپر حال آوے

تھا پنبہ ہاتھ مین غوث الورا کے
رہی قائم میری تب عقل واللہ
قسم حق کی نہ کچھ ایک امر مجھ پر
کہ جا حضرت سے مین بولون وہ حاجت
وہ سب احوال کو کہتے تھے مجھ کو
کہا ہی شیخ یعقوبی نے یہہ بات
لے آئے غوث کے نزدیک مجھ کو
سو حضرت نے تو اپنا پیرہن خوب
پہنائے میرے تئین اور یون کہے تب
کہا راوی نے جب پہنا ہون وہ مین
نہ مجھکو کچھ ہوا ہی درد و زحمت
کہ شیخ ہیتی نے بارِ دیگر
کئے ہین عرض حضرت سے ادب کر
طلب کرتا ہون خلعت باطنی اب
مراقب مین رہے تھے ایکساعت



سو بارے ہاتھ سے مجھ پر اڑا کے
بٹھائے مجھکو تب خلوت مین کئی ماہ
پڑا ہی ظاہر و باطن مقرر
تو آگے اُسکے سلطانِ کرامت
خبر اس چیز کی دیتے تھے مجھ کو
کہ شیخ ہیتی ایکدن خوشی سات
کہے میرا یہہ ہی فرزند خوشخو
جو پہنے تھے مبارک تئین مرغوب
کہ پہنا تو قمیصِ عافیت اب
تو پینسٹھ ۶۵ برس اب اسپر ہوئے ہین
نہ پایا ہون کسی شئی سے اذیت
مجھے حضرت کنے آئے ہین لیکر
کہ مین تو آپ سے اسکے سبب کر
سو حضرت غوث اعظم واصلِ رب
تو دیکھا مین نے ایسا بیشباہت

که اسنے یک چمک بجلی کے ہموار ہویدا ہوئی مجھہ سے اسپبار
ہوئے سب مجھپہ قدرتکے رموزان بھی دیکھا مین نے اصحاب قبوران
فرشتونکی بھی تسبیح و لغاتان سنا ہون مختلف سب انکی باتان
جو ہی انسانکی پیشانی پہ مرقوم ہوا اسوقت سے سب مجھکو معلوم
ہی ملفوظ غیاثی مین محرّر که حضرت کے زمانے مین مقرّر
مقرّب یک ولی تھا کبریا کا گویا سر تھا تمامی اولیا کا
تکبّر اس سے ہوئی مین خدا لے کیا معزول اسکو اولیا سے
ہوا تب حال اسکا اسوجہ خوار اگر جاتا کہین رستے سے یکبار
تو کیا چھوٹے بڑے سب سکتے نہین تب کہین مردود حق کا یہہ ہوا اب
گیا وہ اولیا کے پاس لاچار که تھے وہ تین سو پر ساٹھہ سب یار
مکمّل اولیا اسوقت تھے سب انھون نے بھی کہا ہی اسکو یون تب
که تیرے واسطے ہمنے خدا سے کیے بخشش طلب تیری خطا سے
ولے حق نے قبولا نہین دعا کچھ ہدف پر تیر مقصد نہین لگا کچھ
گنہگارون مین تیرا نام مطلق لکھا ہی لوح محفوظی پہ بر حق
تو لکھتے ہین که اسنے اپنا منہہ سب سیہ کر کر جناب غوث مین جب



ہدف پہ تیر کارگر نہ ١٣

گیا

گیا تو دیکھتے ہی شہ نے اسکو
تو عاصی تھا خدا کا اور مردود
اسیدم اسکے حق مین واصل رب
ہوا فرمان یون ای عبدِ قادر
ولی سب تین سو اور ساٹھہ یکسر
انھون نے مجھہ سے مانگی تھی شفاعت
کہ اسکا لوح پر تقدیر کے نام
کئے ہین عرض حضرت نے کہ یا رب
کرے مقبول کو بیشک تو مردود
سبب کیا تو نے منھہ سے میرے یونکر
ہوا فرمان جناب حق سے فی الحال
کیا تفویض مین یہہ امر تم پر
جسے تم نے ہنکالے اپنے گھر سے
یہہ سنکر شادمان ہو واصل رب
نکالے نام اسکا عاصیون سے

کہے آ ای فلانے مجھہ خوش ہو
ابھی ہو ویگا تو مقبول و مسعود
دعا درگاہ مین حق کی کئے تب
تمھین معلوم نہین جو اسکی خاطر
کہ تھے سب مین مقرب اور مقرر
دعا کسکی نہین پائی اجابت
گنہگارونکے ہی ناموںمین ارقام
تو ہی ہی قادر جل و علا اب
کرے مردود کو مقبول و محمود
سخن ایسا نکالا کس وجہ پر
کہ ای غوث الورا سلطان اجلال
جو کچھہ چاہوگے سو کرنا مقرر
ہنکالا اسکو مین نے اپنے در سے
کئے ہین حکم منھہ ھوئے اُسے تب
لکھائے اسکو جملہ صالحون سے



ندا آئی جناب حق سے اُسو قت
تصرّف دے چھین عزل و نصب کا
نصب ہے ہر کسے دینا ولایت
تمھارا جو کہ ہی مردود سو او
تمھارا ہو ویگا جو شخص مقبول
اسی ساعت منے وہ شخص کامل
ہوا قطب دو عالم کا وہ خادم
لکھے ہین یہہ بیان بخشش کا یونکر
قصور اسمین ہوا کچھ اس سے صادر
تو اُس بیجان نے خود کو حمایت
کہ باب المدرسہ کی لیکے لے خاک
نہ بولا ہے کچھ تو یہ بظاہر
بڑھایا اُس سے رتبہ کر کے ممتاز
کہ جب تو ایجوان با صدق بیباک
لگایا اپنی پیشانی کے اوپر

کہ ای قطب دو عالم صاحب بخت
کیا سلطان عجم کا اور عرب کا
عزل سے چھین کر لینا ولایت
میرا مردود ہی تحقیق سمجھو
میرا مقبول ہی اور نیک ماموں
کیا ہی مرتبے کو اپنے حاصل
رہا فذوی ہوا انکے در پہ قایم
تھی ایک ابدال کو خدمت مقرّر
کیا معزول اسکو حق نے ظاہر
لیا ہی غوث کا لطف و عنایت
لگائی اپنی پیشانی پہ بیباک
تو حق نے آپکے محبوب خاطر
ہوا یون ہاتف غیبی سے آواز
میرے محبوب کے درگاہ کی خاک
گنہ بخشا ہون تیرا آپ ہو کر

عزل یعنے دور کرنا ۱۲
نصب یعنے قایم کرنا ۱۲
ماموں یعنے مقصود ۱۲





جو کچھ رکھتا تھا آگے مرتبہ سب — عطا اس سے تجھے افزون کیا اب
میرے محبوب کے آگے چلا جا — ثنا اس بخشش عظمیٰ کا بجا لا
تو وہ اُس مدرسہ مین آکے ابدال — ہوا حاضر ادب کا رکھکے احوال
وہان بیٹھے تھے حضرت شاہ جیلان — تھے حاضر سب مشایخ اور بزرگان
کیا ہی شکر اس بخشش کا ظاہر — بہت تعریف شہ کی کر گیا پھر
ابوالبرکات سے ہیگا یہہ مذکور — ولی تھا عبد رحمان ایک مشہور
کہ طفسونجی لقب تھی اسکی اظہر — وہ اپنے شہر مین منبر کے اوپر
کہا خطبے مین یارون کو مقرر — تمامی اولیا مین مین ہون یونکر
کہ گرگی جون پرندون مین ہی ممتاز — میری ہی طول گردن ہان ہون سرافراز
تھے شیخ ہیتی اُسوقت حاضر — یہہ دیکھے حال اسکا بہت فاخر
نکالے دلق تن سے اور اُڑھا ت — کہے چھوڑ اب کرون کشتی تیرے سات
رہا تب چپکے شیخ عبد رحمان — کیا یہہ دوستون سے اپنے بات ان
کہ نہین یک بال اسکے تن پہ ظاہر — نہ خالی دیکھتا از ذکر قادر
کہا سمجھا کے پہنو دلق تم اب — جواب اُسنے دیا ہی اسوجہ تب
کہ مین جس شی سے اب باہر ہوا ہون — تو اب اُسکے کیے بن پھر نجاؤن

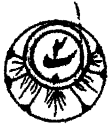
کیا تب عبدرحمان نے یہہ تقریر — بتا ہین کون تیرے مرشد و پیر
کہا مرشد ہین سید عبدقادر — کہ ہین سب اولیا کے شاہ ظاہر
کہا مرشد کا تیرے نام فرجام — زمین پر یہان تو سنتا ہون باکرام
ہوئے چالیس برسان مجھکو اسدن — کہ ہون درکات مین قدرت کے ساکن
وہان انکو کبھو دیکھا نہین مین — سو بعضے دوستو نے یون کہے ہین
کہ جانا تم میری جانب سے یکبار — غیاث الخلق سے کہنا یہہ گفتار
کہ یون کہتے ہین شیخ عبدرحمان — ہوئے ہین مجھکو اب چالیس برسان
کہ ہون درکات مین قدرت کے حاضر — کبھو دیکھا نہین وہان تمکو ظاہر



اسی ساعت ادھر سلطان جیلان — یہہ سب معلوم کر کر راز پنہان
دئے کی خادمونکو بھیج ہم پر — انھونکو اسطرح احوال کہکر
کہ تمکو راہ مین ملتے ہین دوچار — پھر اکر انکو یہجانا اسی بار
انھونکے پاس جو ہین عبدرحمان — کہو انکو کہ حضرت شاہ جیلان
یہہ کہلاتے ہین تمکو نیک پیغام — کہ تم درکات مین رہتے ہو مادام
کہ جو درکات مین اسکو نظر کیا — کہ ہی خلوت مین کون اسکو خبر کیا
کہ مین آتا ہون اور جاتا ہون وہان تو — تیرے سر پر سے نین تجھکو عیان او

اگر چاہے نشانی تجھکو اُسپر
میرے ہاتھوں نسے تجھکو ہی عنایت
فلانی رات میرے ہاتھ سے خاص
قوی اسپر نشانی ہی اِسیطور
دئی ان سب کتئین خلعت اچھی رات
طرازِ سورت اخلاص تھا وُہ
چلے حضرت سے رخصت لیکے یاران
تو انکو لیچلے وہان سے پھرا کر
کہا ن شیخ نے سچ ہی مقرّر
ہین سلطانِ زمان قطبِ دو عالم
وہی صاحب تصرّف ہینگے برحق
لکھا یہہ ہاشمی علوی نے مذکور
کہ جس ساعت کسے دیوین ولایت
تو اسدم حکم ہوتا ہی خدا سے
وہان جاتے ہین تو ہوتا ہی فرمان

تو یک خلعت فلانی شب مقرّر
بھی تشریف فتوحات و کرامت
جناب حق سے پایا تو باخلاص
تجھے وہان بارہ ہزاران اولیا اور
وہان پردہ ہرا تھا ایک خوشنما ہات
میرے ہاتھون عیان تجھکو ہوا وہ
ملے ہین راہ مین انکو وہ لوگان
پیام انکو کہا شہ کا سراسر
یقین ہین شاہِ جیلان سب کے سرور
شہِ دین پیشوائے جنّ و آدم
سبھی کیا ظاہر و باطن مین مطلق
ہی بیجاپوری اُنکی عرف مشہور
ہی اُسکا اسقدر حالِ ہدایت
لجاؤ اسکو پیغمبر کے آگے
کہ تم اب لیچلو اس شخص کو وہان



حکایت

جو ہین فرزند میرے حق کے منظور — ہی سید عبد قادر نام مشہور

وہ دیکھین لایق و فایق جسے تو — اسے جاہ ولایت دیوین خوش ہو

ولایت پر کرین اسکو مقرر — کرین پھر مرتضیٰ تفویض اسپر

غیاث العالمین قطب خلایق — جسے یون دیکھتے ہین ہی یہہ لایق

تو اپنی مہر اس فرمان کے اوپر — رقم کر کے دیتے ہین مقرر

نبیؐ کے دفتری مین نام اس کا — لکھا جاتا ہی خوش انجام اس کا

رسالے پر ہی غوث الخلق کے وہان — پیمبرؐ کا لکھا جاتا ہی فرمان

تو پھر خلعت ولایت کی اسے تب — عطا کرتے ہین حضرت واصل رب

مسلّم بعد کرتے ہین ولایت — اسے ور عالم غیب و شہادت

بھی یہہ معہود ذمہ ہی انھین سے — غیاث الخلق قطب الواصلین سے

تصرف یہہ یقین روز حشر تک — انھین کے ہاتھہ مین ہی خاص بیشک

کہ کوئی پاک اولیا اب تک جہان مین — یہہ جائے برتر و عالی مکان مین

نہ پہنچا اور نہین کوئی انکے ہمسر — نہ اس رتبے کا کسکے سر پہ افسر

کہ ہر یک عصر مین ہر اولیا کو — بھی غوث و قطب کو اور اتقیا کو

وسیلہ ہی شہ عالم کا برحق — انھین سے فائدہ پاتے ہین مطلق



انھونکا فیض ہی جاری سبھو نپر
بنی آدم پہ اور بھی جنتیون پر

کیا اس فیض پر مجلس کو آخر
پڑھون صلوٰۃ پیغمبر پہ وافر

پڑھو صلوٰۃ یاران دمبدم خوب
کہ محبوب خدا کے ہوگئے محبوب





قلم کے سوز دل اور چشم نم سے
جو ٹپکا یا ہی آنسو اس رقم نے

لڑی مین اس دہم مجلس کی وہ اب
گہر سے پر ضیا ہین ہو بہو سب

لکھا جو غوث کی رحلت کا مذکور
بسا درد و الم سے ہوکے رنجور

کہ یعنے اس غم جانکاہ اندر
گرا آنسو تو ہی گوہر سے بہتر

یہہ غم ہیگا نہایت سخت دشوار
کہان یارا لکھے جو اسکی تقرار

قلم لکھنے سے مقطوع اللسان ہے
بیا کرنے سے سرگردان زبان ہے

دریدہ ہی درونہ کاغذون کا
ہی برہم حال سارے عالمونکا

مقطوع اللسان — بریدہ زبان — کٹا ہوا ۱۲

وفات قطب ربّانی کا مذکور ‌ ‌ سنے باہوش سو کسکا نہ مقدور
گھڑی بھی یک رہے جو کسکا ہی ہوش ‌ ‌ کریگا آپ کی سُدھہ کو فراموش
کرو ارد جسپہ ہا اس غم کا عالم ‌ ‌ یقین اس پر نہین محشر سے کچھہ کم
تو ایسا غم عظیم الشّان جانکاہ ‌ ‌ کہان طاقت لکھون اللہ اللہ
ولے چاہے کہ تھوڑا لکھہ سُناؤن ‌ ‌ تمامی حاضر مجلس رولاؤن
تو پہلے کچھہ لکھون اُنکا مراتب ‌ ‌ بھی تسپر بعد رحلت کے مناقب

روایت



لکھے ہین یک روایت یون دل افروز ‌ ‌ کہ حضرت غوث کی مجلس مین یکروز
مبارک روح اس محبوب کی جو ‌ ‌ کہ بسطامی ہین خواجہ بایزید او
جو انکی شکل سے حاضر ہوئی تو ‌ ‌ سو حضرت اٹھہ دئے تعظیم خوش ہو
تو خواجہ نے شہ عالم سے یون کہ ‌ ‌ کہے تم خاص ہو عالم کے سرور
بڑا رتبہ تحقیق ہی فردیت مین ‌ ‌ مکان وحدت و حدانیت مین
مجھے بھی ہی بزرگی اس مکان مین ‌ ‌ تمہارے جد کے عالی خاندان مین
کہے حضرت نے تم اور مین برابر ‌ ‌ یہہ فردیّت کے میدان مین سراسر
چلو گھوڑون کتئین دونون کداوین ‌ ‌ یہہ فوقیّت کسے ہی آزماوین
سو دونون نے کدائے اپنے تازی ‌ ‌ کئے میدان فردیّت مین بازی

تو گھوڑا باد پا غوث الوریٰ کا
شہ دین پیشوائے اولیا کا

پلک لگتے ہی آیا جلد ہو تب
گیا طی جنگل فردانیت سب

کئے آرام جا کر اس مکان مین
نہ آوے کسکے وہ وہم و گمان مین

ولایت احمدیہ اُسکا ہی نام
وہان ٹھہرے ہین حضرت لیکے آرام

بھی خواجہ بایزید انکے وہ تازی
رہے ٹھٹک اسجگہہ کر جیسے بازی

کہ یک ہی فردیت کی منزلان سے
اشارہ ہی جو محبوبی مکان سے

نہ آگے وہان سے کچھہ چلنے سکے ہین
تو وہانسے عرض کر یون کہے ہین

کہ ای غوث الوریٰ عالم کے سالار
میرا رسنا تو ہی اسجا پہ لاچار

ہی صد چند آپکی جلدی فزونتر
یہہ محبوبی مکانمین کس سبب کر

کہے حضرت نے تین اسکے سبب ہین
میرے ہاں مرتبے عالی جواب ہین

سبب پہلا تو مین ہون خاص سیّد
رسول اللہ کے فرزند و مین امجد

دویم ترتیب اور ترقیب کامل
دگر احوال میرا او رخصائل

میرے جد مصطفیٰ کی ہی روش پر
توسط سے انھونکے خاص یکسر

یہہ سوم شرع کی ہون پیروی پر
ہون قایم حکم دین پر دل قوی کر

یہی تینون سبب سے مین ہون امجد
تمھین تنہا تھے ان سب سے مجرّد



لکھے ہیں یون کہ یکدن پیر ارشاد — چلے اُٹھ مدرسے سے اپنے ہو شاد
تھے فرزند انکے سیّد عبد جبّار — چلے ہیں انکی پی مین ہوکے رہوار
تو پہنچے گھر کے تئین عالم کے سردار — نہ دیکھے انکو تئین وہان عبد جبّار
تو مان سے گھر مین پوچھے جاو ہین تب — کہ حضرت گھر مین آئے یا نہین اب
کہ پیچھے تھا اُنھون کے مین تو ہمراہ — کہے مانصاحبہ نے ہو تو آگاہ
کہ پندرہ دن ہوئے پیر آپ سالار — نہین تشریف لائے گھر مین مختار
یہہ سن فرزند شہ کے عبدِ جبّار — گئے حجرے مبارک پاس لاچار
کہ وہان حجرہ مین حضرت رب کے مقبول — رہے ہے شب کو عبادت ساتھ مشغول
سو دیکھے بند در حجرے کا یونکر — کہ ہے زنجیر اندر سے مقرّر
کئے معلوم ہین حجرے مین سرور — کھڑے رہے دست بستہ تب تو در پر
گئی ہے رات تو آدھی گذر جب — تو کھولے آپنے حجرے کا دَر تب
کہے دیکھے یہہ آنا میرے گھر مین — کہ ظاہر یون ہی عالم کی نظر مین
کہ مین جاتا ہون تو گھر مین باطن — یہان حجرے مین آ ہوتا ہون ساکن
سبب اسباب کے کرتا ہون یونکر — کہ بندے راہِ حق چلنے کے اوپر
نہ چھوڑین گھر کو اپنے ہو مجرّد — تو لذّت کا تو رستہ بند ہو تند



یہہ سنکر خوش ہوئے ہین عبد جبار — کئے پھر عرض یون عالم کے سردار

تمھین جاتے ہو جب بیت الخلا مین — تو پیشاب اور غایط اسیجگا مین

زمین وہ سب خسف کرتی تھی یکبار — اثر اسکا نہ رہتا ذرّہ مقدار

پسینہ آپ کا بھی ہی معطّر — کبھی مکھی نہین بیٹھی ہی تن پر

یہہ ساری خصلتان بامنزلت ہین — وجود احمدی کی خاصیت ہین

کہے باللہ پیمبر کا یہہ تن ہی — نہ کچھ یہہ عبد قادر کا بدن ہی

تو پھر پوچھے اگر ایسا ہی یہہ سب — تو کیا ہوا ابر گر سایہ کرے اب

تو فرماے پڑیگا شک مین عالم — پیمبر مجھکو سمجھین جنّ و آدم

مجھے مانے نبوت سے ادب کر — تو یہہ چھوڑا ہون عمدًا اس سبب کر

لکھا نفحات مین دیکھا ہون یونکر — کہ ایکدن غوث اعظم سب کے سرور

چلے جاتے تھے شیخ حمّاد کے سات — جوان اسوقت تھے شاہ کرامات

ہوا ہی اتفاقًا پل سے جانا — تو شیخ حمّاد نے کر کر بہانا

تھے حضرت غوث تو بازو سے فی الحال — گرائے دیکے دھکّا پل تلے ڈال

تمسخر ظاہرًا انسے کئے ہین — بھی قصدِ امتحان شاید رکھے ہین

چلے ہین آپ آگے اس مکان سے — گئے ہین اور بھی لوگان وہان سے



ہوئے ہین فوت وہ جب شیخ حمّاد
سو تب قطب دو عالم غوث اعظم
نکل اُس پل سے حضرت غوث اعظم
مُریدان ساتھ بھی اور لوگ دیگر
کھڑے ہو کر رہے دو پہر دن تک
تبسّم کر کے وہانسے پھر چلے ہین
تو حضرت آپ یہان دو پہر دن سب
تو اسکا کیا سبب ہے ہمسے کہنا
کہے حضرت نے یہہ مجھکو نہ پوچھو
کہے ہین تمسے بولونگا سراسر
کہے سب نے کہ ہان باور کرینگے
کہے آئے زیارت کو ہو دلشاد
کہ انکی قبر ہی جون باغِ خوشتر
مکلّل ہی زر و زیور سے اندام
تو پوچھا اُنسے کیون بازو ہی آلود

نکل دنیا سے جنّت مین رہے شاد
گئے انکی زیارت کو اُسیدم
کئے انکی زیارت ہو کے خرّم
سو حضرت فاتحہ پڑھ اسجگہہ پر
نہایت تابش گرمی مین بیشک
تو سب یارون نے پوچھے یون تجھے ہین
کھڑے ہو اور تبسّم کر چلے اب
عجب ہمکو لگا ہی چپ نہ رہنا
بجد ہو پھر کہے سب نے کہ بولو
ولے بعضے نہین کرنے کے باور
تمھارے حکم پر گردن دھرینگے
تو دیکھا مین نے یونکر شیخ حمّاد
بھی اسمین تخت ہی بیٹھے ہین اُسپر
ولے بازو ہی اک آلودنا کام
تو بولے مجھکو یون سالار مسعود



ہوا تھا تمسے جو گستاخ پل پر / گرایا تھا جو دھکا اس سے دیکر

تو اس کا یہہ نتیجہ دیکھتا ہون / سزا تو اسقدر اب پارہا ہون

سو مین نے تب جناب حق مین فی الحال / لگا کرنے دعا ہو فارغ البال

کہا حق نے اُسے یہہ تو نہ بخشون / کہ یک گستاخی اسکی عفو کر دون

یہان لگ تا کہ روحان اولیا کی / ہوئین شامل مرے اس مدّعا کی

ہوئی ردّ و بدل اتنے مین تاخیر / کہا تب حق نے بخشا اسکی تقصیر

تو جب بازو ہوئے مضبوط پھر او / تبسّم کر کے نکلا وہانسے خوش ہو

سنے لوگون نے جب حضرت سے اسطور / تو بعضون نے پھرائے سر کو فی الغرور

کہے کیا بات یہہ تم بولتے ہو / ہمین ہرگز نہین کچھ مانتے ہو

مچائی غل سبھون نے کر پکارا / نظر مین افترا ہی آشکارا

مریدانکے وہان تھے لوگ بسیار / کیے غل اور زنانے شہ کا گفتار

کہے حضرت نے اب تم غل کرو مت / نہین کچھ تمسے ہی مجھکو خصومت

بہت یہان اولیا مین اہل عرفان / کہ ہین انکو عیان سب راز پنہان

کرو انسے مقرّر سکو تم اب / وہ کہوینگے تمکو یہہ ہی حق تو سچ تب

کہے سب نے بھلا یہہ بات ہی خوب / بر آویگا ہمارا اس سے مطلوب



تمامی متفق ہو مشورت کر — کہے دو شخص کو تب تو مقرّر
سہروردی ہین یک اور دوسرے تو — رہا ہین نام یاد انکا یہہ دونو
بلا کر انکو کہونگے یہہ احوال — وہ کہوین سچ تو سچ مانینگے یہہ قال
وہان ٹھہرا کے آئے مدرسے مین — رہے ٹک بیٹھکر اپنی جگہے مین
تو ویسے ہی وہ دونون شخص کامل — شتابی دوڑتے آئے مقابل
بہت گھبرا کے آئے ہانپتے وہان — لگے کہنے کو لوگون سے یہہ باتان
کہ ہم تھے اپنے گھر مین کام سے سب — یکایک روح شیخ حمّاد کی تب
مقابل آ ہمین بولی کہ اب تم — بہت جلدی سے جانا بے تکلّم



غیاث الخلق کی خدمت مین فی الحال — وہان لوگون سے کہنا تم یہہ اقوال
کہ جو میرے مُریدان ہین جمع وہان — بجد ہو مانتے ہین ان کی باتان
کہ کہلائے ہین تمکو شیخ حمّاد — کہ کہنا انکا سچ ہی صدق بنیاد
یقین وہ ہی تھی حالت جیسے ظاہر — سبب انکے یہہ بخشا مجھکو قادر
تو ہم جلدی نکل گھر سے شتابان — چلے آئے ہین اب حضرت کنے یہان
جو حضرت نے کہے سو وُہ ہی برحق — سخن انکا تو ہی صدق و مُصدّق
یہہ سنتے ہی ہوا سب کو یقین تب — کہ سچ بولے ہین غوث العالمین اب

یقین

یقین یہہ بات سچ ہی اور ثابت ہوا خطرہ سبھونکے دل کا صامت

عقیل اہل عرفان شخص تھا ایک ہوا مذکور اسکے پاس یہہ نیک

جوان اعجمی یک عبد قادر ہوا بغداد مین مشہور ظاہر

تو بولا اس سے حضرت کی ثنا کر وہ ہین مشہور تر یہان سے سما پر

کہ شیخ ابو عمر مرزوق نے اور کہے ہین دوستونسے اپنے اسطور

کہ حضرت قطب عالم غوث امجد ہمارے پیشوا ہین اور مرشد

کہ اب جو شخص اس راہ خدا مین وہ پہنچے مرد ہو جائے علا مین



تو اسکے پیشوا ہین غوث اعظم امام الواصلین قطب مکرّم

کیا ہی عہد حق نے اولیا سے قبول انکو کرین صدق و صفا سے

رسول اللہ سے جو فیض و فتوحات صحابا انکے پاتے تھے عنایات

سو ویسا اس زمانہ مین قطب دین سے ولی سب فیض پاتے تھے یقین سے

تمامی اولیا کے مرتبے پر خبر اہل خبر کو ہی مقرّر

نہ انکے مرتبے کا کوئی عارف خدا اور مصطفی ہین کوئی نہ واقف

دگر شیخ محلی نے کہے ہین کہ جب آیا ہون اس بغداد مین مین

گیا خدمت مین غوث الخلق کی تب رہا مدت تلک انکے کنے جب

کیا ہوں قصد جانے مصر کا جب
سو میرے تئین کئے ہین یہہ وصیت
رکھے انگشت میرے منہہ مین آخر
تو ویسا ہی کیا مین نے خوشی ہو
طعام اور آب کی حاجت پڑی نین
لکھے ہین یون بزرگو نے کسی نے
محمد مصطفیٰ سے ہوکے سایل
سو فرمائے محمد مصطفیٰ ؐ نے



کسی یک کو تمامی اولیا مین
مگر یہہ ہی کہ اس سے جائے اعلا
نہین کسکو پلایا وصل کا جام
پلایا غوث کو ساروں سے بہتر
کہے پھر یونکہ ہین وہ فرد احباب
سبھی اپنے زمان کے اولیا سے
سنو یارو مراتب شاہِ دین کا

تو رخصت منگ لیا ہون شاہ سے تب
نہ مانگے کس سے کچھہ شی اور حاجت
کہے یہہ حرص اور جا شاد خاطر
گیا بغداد مین سے مصر کو سُو
زیادہ سب سے تو قوت میرے تئین
بزرگ وقت تھا سو اس ولی نے
یہہ پوچھا غوث اعظم کے فضایل
کہ اس خلّاقِ عالم کبریا نے
نہ پہنچایا مقام ارتضا مین
دیا غوث الورا کو سب سے بالا
مگر یہہ ہی کہ اس سے جائے اکرام
گوارا تر ز شوقِ ذوق آور
وہی ہین غوثِ عالم قطب اقطاب
تمامی اتقیا اور از کیا سے
شمایل بولتا ہون اب انھین کا

مبارک انکا قامت سروسان تھا — میانہ قد نہ کچھ خورد و کلان تھا

تھے لاغر تن عریض الصدر مہ رو — کشادہ تھی جبین پیوستہ ابرو

تھے گندم فام ہمرنگ پیمبر — صلابت ناک چہرہ تھا منور

بلند آواز تھا نغمے سے خوشتر — سواری تو کرین خچر کے اوپر

کرین خوشتر لباس عالمانہ — کبھو پہنین لباس طیلسانہ

کبھو یہ شاک یون کرتے تھے سالار — جو قیمت ایک گز کی ایک دینار

بھی کہتے یہہ نہین مین پہنتا اب — کہ تا مجھکو پہناتا نہین میرا رب

نہ کھاتا ہون کہ تا حق نہین کھلاتا — نہ مین پیتا ہون تا حق نہین پلاتا



کہ یعنے مجھ سے یہہ افعال ظاہر — خدا کے حکم سے ہوتے ہین صادر

اگر کوئی لاوے ہدیہ یا نذر تو — قبولین اور دیوین بانٹ کر وو

کہ اس سے آپ بھی کرتے تناول — وہین باشان و شوکت با تجمل

مگر لیتے نہ تھے کچھ حاکمون سے — سلاطین اور جابر عاملون سے

نجاوین گھر کو اہل حشمتون کے — نہ بیٹھین کچھ بچھونے پر اونھون کے

یہہ جاہ و مرتبہ سے شیخ ارشاد — غریبون سے تو مل بیٹھین ہو دلشاد

تونگر آوے یا سردار اقلیم — نہ اٹھتے اسکو کچھ دیتے نہ تعظیم

کرین اکرام اپنے ہمنشین کو — اگر دیکھین کہین کس دلحزین کو
لطایف اور ظرایف سے اُسے تب — کرین خوشدل نکالین دل سے غم سب
کہ خوش خلق و شرگین مہربان تر — نہ تھا حضرت سریکا اور دیگر
کہ ہر یک اپنے یار و ہمنشین سے — سمجھتے تھے یہی اپنے یقین سے
نہ پیارا کوئی مجھہ سا اور دیگر — عزیز دل ہون مین اُنکا مقرّر
کبھی بیمار کتنین تو ر دکئے نین — کسے تکلیف کچھہ شی کی وئے نین
وہ بیماران تھکین جن سے طبیبان — کہ حضرت پاس لے آتے تھے لوگان
مبارک ہاتھہ شہ اُنپر پھرانے — اُسی دم وہ تو صحت پا کے جاتے
بزرگون سے روایت ہے بیانوار — کہ حضرت غوث اعظم شیخ ابرار
کبھو پہنین لباس عالمانہ — کبھو پوشاک کرتے طیلسانہ
سواری تو کرین خچّر کے اوپر — رہین لوگان سواری ساتھہ اکثر
اٹھاوین اُنکے چابک کو بزرگان — چلین آگے سبھونکے ہوشتابان
چڑھین منبر کے اوپر وعظ خوشتر — سخن انکا تھا جلدی پر مقرّر
سُنے تب گوش جان سے انکی باتان — کہین جب آپ تو چپ ہو کے لوگان
نظر کر انکو دیکھے سنگدل تو — رہے فی الحال ہو کر نرم دل او



تواضع تو لگے کرنے کو ظاہر
کہ سمجھین لوگ اسکو ہی یہہ ظاہر

جمعہ کے روز جب مسجد مین جاتے
تو لوگان جابجا سب جمع آتے

وسیلہ شاہ کا لیکر کھڑے ہو
جناب حق مین حاجت مانگتے ہو

کہا عثمان حریفی نے تو اسطور
کہ شیخ ہیتی شیخ بقا اور

بھی شیخ قیلوی اور کئی بزرگان
جو تھے بغداد مین سب اہل عرفان

کرین جاروب وہ حضرت کے در پہ
بھی پانی لاکے چھڑکاوین مقرر

بھی اندر وہ کھڑے رہوین مؤدب
تو حضرت انکیتین یون بولتے تب



کہ بیٹھو تم تو کہوین گرامان ہو
کہین حضرت امان ہو شادمان ہو

تو سارے بیٹھتے تسلیم کر کر
بہت آداب سے تعظیم کر کر

سواری کی تو ساعت مین اگر وہان
رہے کوئی انمنے حاضر تو اسی آن

اٹھاوین غاشیہ کو پیش ہو کر
چلین آگے تو حضرت غوث اکبرؓ

منع انکو کرین تو پھر وہ بولین
کہ اس سے ہم مقرب حق کے ہووین

بہت دیکھا مشایخ اور بزرگان
جو تھے ہمعصر انکے اہل عرفان

کہ آوین مدرسے پر شہ کے وہ جب
تو بوسہ لیوین اس دہلیز پر سب

جو تھے بغداد مین اعیان وارکان
بنائے ہین انھون نے اسپہ بیتان

کہ بغدادی ہین شیخ بو الحسن ایک ۔ انھونسے نقل ہی تو اسو جہ نیک

کہ حضرت کی نہایت تھی صلابت ۔ تھا صولت ناک چہرہ با مہابت

اگر حضرت کتئین کوئی دیکھتا تھا ۔ تو ہیبت سے انھونکی دھوجتا تھا

جہان بیٹھین شہ دین فخر دوران ۔ تو بیٹھین انکے گرداگرد لوگان

انھو ہمین شیر سے با صولت و فر ۔ نظر آوین کہ ہین عالم کے سرور

تھے انکے سب مطیع و فرمانبردار ۔ کہ تھے وہ جیدۂ محبوب کرتار

شریعت پر تھے قایم روز و شب او ۔ خلاف شرع گر دیکھین کسے تو

کرین اسکی ولایت سلب فی الحال ۔ بھی فرماتے تھے یونکر خوشترین قال



اگر ان کو واجب شریعت ۔ نہوتی تو تمھین کہتا حقیقت

جو کچھ کھاتے ہو اور پیتے ہو اسے ۔ جمع جو کرکے رکھتے ہو ہوس سے

میرے آگے ہو تم شیشے کی تمثال ۔ سبھی کچھ دیکھتا ہوں میں تو احوال

جو کچھ ہی ظاہر و باطن تمھارا ۔ عیان مجھ پر ہی سب اور آشکارا

کہ شیخ موصلی نے یون کہا ہی ۔ کہ مین نے اپنے والد سے سنا ہی

وہ کہتے تھے کہ مین تیرہ برس تک ۔ کیا باتان شہ عالم سے بیشک

نہین دیکھا کبھی مکھی کو یونکر ۔ کہ بیٹھی ہی مبارک شہ کے تن پر



کبھو مین نے نہین دیکھا ہون یکبار — کہ تھوکے ہین زمین پر آپ مختار

بزرگانِ زمان نوشاہ سے تب — ارادت سے عقیدتمند تھے سب

غیاث الخلق نے بولے ہین یونکر — کہ مین نے یون تو چاہا تھا مقرّر

رہون صحرا مین نہار و روز و شب ہین — ولیکن حق نے نفعِ خلق کے تئین

رکھا مجھپر مقرّر کرکے برحق — کہ مجھ سے فایدہ پاوینگے مطلق

کہ ابتک آدمی ایک لاکھ افزود — کئے توبہ میرے آگے ہو خوشنود

رکھے نیّت درست اس شاہِ دین سے — شہ کونین قطب العالمین سے

کہ ہین خواجہ معین الدّین سرور — شہاب الدّین سہروردی تھے یونکر

امام یافعی بولے ہین یونکر — بزرگان اور مشایخ نے تو اکثر

غیاث الخلق سے اکثر ملے ہین — فیوض جمعیت حاصل کئے ہین

روایت اور تو لکھتے ہین یونکر — کہ حضرت قطب عالم دین کے رہبر

تمامی سی صد و پنجاہ کو جو — تھے شاگردان دانشمند خوشخو

سبق دیتے تھے ہردن آپ ہوکر — اگر کسکو کتابان نین میسّر

تو لکھدیتے تھے اپنے ہاتھ سے سب — بلا ناغہ پڑھاتے تھے سبق تب

مریدونکو جو آتا تھا اُسے پھر — دیوین شجرہ مبارک لکھکے ظاہر

کہ جب وقتِ حدث آتا تھا تب تو
وضو کرنے کو جاوین حوض اوپر
کہ لکھتے ہین کہ یکدن شاہِ دین کو
ہوئے اسہال باون وقت لاچار
کئے ہین غسل باون مرتبے تب
تو اپنے جدِ نبی کی پیروی پر
جہان جاتے سفر مین شاہِ سرمد
پکاکر نان کرتے آپ تقسیم
کئے تھے ترکِ حیوانات اغلب
طعامِ بے نمک کھاتے تھے کئی روز
کرامت اُنسے کئی سو ہوے ہر دن
شہِ دین بلکہ فرماتے تھے اکثر
کرے ظاہر تو وہ درویش نہین خاص
کہے ہین پھر کے یون میرا مرید او
کہ ہین فرزند میرے یا مُریدان



وضو کی جائے کرتے غسل خوش ہو
وہ پانی کنارے آپ ہو کر
غیاث الخلق قطب العارفین کو
تو اکثر پانچ ہر بار
کنیزان اور غلامان تھک رہے جب
کرین بازار سے سودا مقرر
تو پیسین اپنے ہاتھون ہاتھ آرد
جو ملنے آوین دیوین انکو تعظیم
نہ کھاتے روغن و دود و دہی تب
ریاضت سے رہین سلطانِ فیروز
نہ کچھ ظاہر کرین رکھتے تھے باطن
کہ جو اپنی کرامت آپ ہو کر
ہی بازیگر نہ حق سے اسکو اخلاص
لئی ہو گی خلافت اُن سے تو
کرامت کی جگہہ پہنچے ہو دیشان

وہ مقصد اور ارادہ اپنا ظاہر
ہو وین جب زوجۂ معصوم بیمار
کہ اپنے ہاتھ سے پیسین وہ آرد
پکاوین نان اپنے ہاتھ سے سب
بھی اپنے اہل خانہ کو تو سرور
کرین ناچار برسان ایک خلوت
کہ صائم سات دن تک ہو وین کی دن
تھی عادت شاہ کی اسطور مادام
جمعہ کو اور دوشنبے کو بالکل
کہے ایک روز بو بکر واصل رب
مجھے تسلیم اُن سب نے کئے ہین
وہان نہین کوئی ولی اسوقت ہین تو
سنو یہہ مرتبہ اَلْعِزُّ لِلّٰہِ
کہون اب ذکر رحلت شاہ دین کا
لکھے ہین یہہ بزرگون نے حکایت

کرے تو دو جہان مین ہووے خاسر
تو کرتے کام گھر کا آپ سالار
بھی پانی آپ لاوین شاہ سرمد
یہہ سارا کام کرتے واصل رب
پکارین اُمِّ یحییٰ نام لیکر
کرین ذکر خدا ہر دم بفرحت
کہ ہفتے بعد کھاوین شاہ موقن
کہ کھاتے چار دن کے بعد اطعام
کرین افطار روزہ کرتے ناول
کہ شرق و غرب و کوہ و بحر و بر سب
بہت تعظیم میرے تئین دئے ہین
مگر اس نے کیا تسلیم خوش ہو
کہان کسکو ہوا یہہ عزت و جاہ
امام الواصلین و العارفین کا
ابو المسعود سے کر کر روایت



بیان وفات ۱۲

کہ فرماتے ہین یونکر وہ اصل رب
یقین سمجھو کہ خورشید و قمر اب

نہوتے وہ تبتلک تابان و رخشان
کہ آ مجھکو نہ کرتے وہ سلامان

بھی ماہ و ہفتہ دن جو رات بارے
سلام آکر مجھے کرتے تھے سارے

خبر اسکی مجھے دیتے تھے یکسر
جو نیک و بد کا انمین ہے مقدر

کہے ہین یون کہ سید عبد وہاب
پسر ہین غوث کے وہ فرد احباب

کہ کوئی مہینا ہوتا تھا مگر او
کہ اس آگے ملال انوبنے سو

میرے والد شہ دین پاس آتا
سبھی احوال اپنا کہہ سناتا

کہ اس مہینے مین جیسا ہو مقدر
بدی اور سختی اور شدت سے اور شر

تو ویسی اپنی صورت بد بناتا
اگر ہو خیر خوبی تو خوش آتا

جمادی الآخری سے سلخ کو جب
سنہ ۵۶۰ تھی پانسو اور ساٹھ وہ جب

بزرگان شہ کنے بیٹھے تھے اُسدن
جوان یک خوبرو اور پاک باطن

سلام آکر کیا غوث الوری کو
پکارا اُستنے پھر کر اس ندا کو

کہ مین ماہ رجب آیا ہون ایشاہ
نوید پر طرب لایا ہون ایشاہ

کہ مجھہ مین کچھہ نہین سختی مقدر
سبھی ہے خیر خوبی عالمون پر

تو اسمین کچھہ نہ دیکھا سختی و بد
رہا عالم تو نیکی سے مؤید

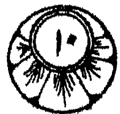


مؤید یعنی مدد کیا ہوا ۱۲

رجب کا سلخ یکشنبہ تھا سو تب
کہا ہی السّلام ایشاہِ جیلان
تمھیں کہنے کتیئیں اپنا مقدّر
گرانی ہو وے گی بغداد مین اب
ہوا شعبان مین واقع اسی طور
شہ دین قطب عالم شیخ ابرار
تو دوشنبہ کو تھا انیسواں دن
کہ شیخ ہیتی تھے الّین جونکہ
سوا اُنکے دگر تھے وہاں بزرگان
کہا یون السّلام ای واصل رب
کرون کچھہ عذر تم سے اس ستی سو
کرون پھر مین تمھارے تئین وداع اب
نہوا ب مجھہ سے پھر ملنا تمھارا
تو حضرت نے ربیع الآخر مین
کئے ہین نقل دنیا سے مقرّر

تو آیا شخص یک بدشکل ہو تب
کہ مین شعبان تو آیا ہون اب یہان
کہ مجھہ مین ہی فنائے خلق اکثر
خراسان مین تو اکے قتل ہی سب
کہا تھا جسطرح اس نے کچھہ اور
ہوئے رمضان مین کی روز بیمار
مشایخ شہ کنے تھے پاک باطن
نجیب الدّین سہروردی تھے تو نگہ
تو آیا شخص یک با عزّت و شان
کہ مین رمضان ہون آیا تو ہون اب
مقدّر مجھہ مین جو تھا آپ پر سو
میرا ہی تمسے آخر اجتماع اب
سخن اتنا ہی کہکر وہ سدھارا
نکل یہانسے رہے خلد برین مین
ہین رمضان پائے بار دیگر





یقین یہہ بات سچ ہی صدق آمود — کرے انکار اس سے سو ہی مردود

کہ یہہ تو بات ثابت اور قوی ہی — اسی پر سے سبھوں کی پیروی ہی

کہے ہین دو بزرگون نے تو سہ بات — کہ حضرت قطب ربانی نے یہہ بات

کہے ہین بارہا منبر کے اوپر — کہ یہہ بندے خدا کے ہین مقرر

کہ رمضان اُنپہ آیا ہی تو بر حق — وہ اُنسے عذر کرتا ہی تو مطلق

کہ اُنپر اسمین کچھہ پہنچی ہی شدت — جو وقتِ مرض مین دیکھا صعوبت

دگر بھی یک روایت ہی انھین سے — کہ وقتِ مرض مین سلطانِ دین سے

کہا اب مجھکو کچھہ کرنا وصیت — کئے ہین تب تو مجھکو یہہ نصیحت

کہ تو لازم پکڑ پرہیز گاری — خدا سے ڈر کہ پاوے نامداری

عبادت کر خدا کی بے ریا ہو — خلوص دل سے مقبول خدا ہو

نہ کس سے خوف اور امید رکھہ تو — توکل حق پہ تو جاوید رکھہ تو

خدا پر سونپدے تو اپنی حاجات — مدد منگ اس سے در جملہ مہمات

مقاصد سونپ حق جل و علی پر — نہ تکیہ کس پہ رکھہ لیکن خدا پر

تو لازم خود پہ لے توحید بالحق — کہ ہی توحید پر اجماع مطلق

کہے اس بعد فرزندونکو اپنے — جگر پیوند دلبندونکو اپنے

کہ سب بیٹھے تھے گرد اگرد شہ پاس — غیاث الخلق ہین وہ افضل الناس

پھرے نزدیک آئے تم سوا اور — اٹھو تم اور جگہہ دو انکو فی الفور

بجا لانا تمھین انکے ادب سب — کہ ہوتی ہی نثار اب رحمت رب

مکان اُنپر نکرنا تنگ ہرچند — دئے ردّ سلام انکو ہو خورسند

غیاث الخلق نے در وقت سکرات — پڑھے ہاین اُستغثت خوشدلی سات

کہ تا جان قید تن سے مثل شہباز — کرے صحرائے جنّت سمت پرواز

لکھا ہی غوث نے یکرات یکروز — کہے ہاین یہہ سخن شمع دل افروز

کہ مین سب چیز سے بیباک ہون اب — نہ دہشت کسکی تو مین پاک ہون اب

نہ ملک الموت کی کچھہ مجھکو دہشت — کہے ہاین اس جہ در روز رحلت

کتابون مین لکھے ہاین یہہ روایت — کہ روز نقل مین مغرب کی ساعت

عرب کی شکل سی صورت بنا ایک — لے آیا نامہ عزرائیل نے ایک

جناب پاک ربّ العالمین سے — کہ تھا ملفوف وہ نامہ یقین سے

دیا ہی ہاتھہ مین انکے ہو بیتاب — جو ہین فرزند شہ کے عبد وہاب

لفافے پر تو تھا مرقوم یون خوب — یہہ پہنچے خط محب سے سوئے محبوب

وہ پڑھتے تب کئے ہاین بہت زاری — نپٹ ہو غمزدہ کہ اشکباری



وہ دونون مشفق ہو صاحب جاہ
گئے نزدیک غوث العالمین کے
تھی آگے سات دن سے تھا یہہ معلوم
خرامان عالم بالا مین اب تم
کہ ہو محبوب سے اپنے ہم آغوش
سو تب حضرت ہوئے شادان و خندان
تھی بخشش کے سبب سے مومنا نکی
دعا حق سے کئے ہین اور مناجات
کہ ان سب کو کرونگا مین شفاعت
ہوئے جب اِسسے فارغ حق کے ہمراز
سو روحِ پر فتوحِ غوث اعظم
نکل ابر بدنسے مثلِ خورشید
یہہ دنیا سے رہے روپوش ہو کر
ہوا وھان عالمِ بالا تو خوشحال
چراغ خانۂ عرفان ہوا گل



لئے مکتوب سبحانی کو ہمراہ
امام دین سراجُ العارفین کے
ہوا تھا حق سے یہہ آواز مفہوم
چلو ای غوث اعظم فخر انجم
ملو مجھسے رہو دنیا سے روپوش
کئے ہین شادمانی لاکھہ چند ان
مریدان طالبانِ دوستان کی
کئے ہین تا قیامت عہد اُسدھات
رکھے سجدہ مین سر بادِ کر طاعت
سو آیا ارجعی کا حق سے آواز
اُسی آواز کے پی ہین اُسید م
گئی پر تو سے روشن ملک جاوید
رہے دلبر سے ہم آغوش ہو کر
پڑا یہان خلقت دنیا پہ جنجال
پڑی چوطرف تاریکی تو بالکل

لگے کرنیکو سارے نالہ و آہ
ہوئے بیتاب و طاقت کرکے ہا واہ
لگے رونیکو فرزندان تو سارے
شکیب و صبر کے دامن کو پھاڑے
محبان و مریدان خادمان سب
کئے رو رو بہت شور و فغان تب
ہوا ایکبار سب غوغائے عالم
گویا شور قیامت تھا وہ ماتم
ہوا تب ڈول ہستی کا دگر طور
نظر آنے لگا کچھ اور کا اور
صبح نے اپنے دامن کو کیا چاک
زمین نے تو سیہ پہنا ہی پوشاک
ہوا دوتا فلک کر پشت خم تب
زمین جون تختہ ماتم بنی سب
ہوا خورشید تو رو زرد مضطر
قمر ہالے میں بیٹھا سوگ لیکر
یون سر پر اڑانے کو لگی خاک
ہوا یہہ حال دیکھے خلق غمناک
پرندونکو تو صحرا جون قفس تھا
نہ انکو چین غم سے یک نفس تھا
سبھونکو زندگی کا ذایقہ تب
ہوا تھا تلخ آئے تھے بتنگ سب
غرض جن و پری سارے تھے پر غم
کئے اپنی جگہہ پر شور و ماتم
کہان لگ اس بیان کو مین لکھون اب
پڑھون انا الیہ راجعون اب
شب شنبہ ربیع الآخرین کی
عشا کے بعد شب تھی گیارہوین کی
تھے ہجری پانسو یکسٹھ برس سب
کئے ہین نوش جام وصل کو تب



مزار پاک ہی وہان اسجگہہ ہین
یکا نوسال حضرت کی عمر تھی
برس انیس ہین گیلان شہر سے
اٹھارا سال کے بعضے ہین قایل
کیٔے پچیس برسان تک ریاضت
دگر چالیس برسان آپ ہوکر
کیٔے سب خلق کو وعظ و نصیحت
کہ اس رحلت کی تاریخون ہین اکثر
لکھا یون بہجۃ الاسرار ہین سب
لکھا معمول شاہی ہین ہی یہہ بات
یہی شب میر لاہوری نے بولے
بھی نور احمدی ہین ارتضا ھی
شب شنبہ دہم از ماہ مذکور
لکھا ہی قادری اوراد ہین تو
و یا شنبہ کا دن تھا یا جمعہ روز

وہی باب الازخ کے مدرسہ ہین
کراماتون سے ساری شہر تھی
گیٔے بغداد ہین عزّ و قدر سے
کیٔے ساتون برس ہین علم حاصل
کہ تھے تجرید سلطان کرامت
کیٔے دعوت خدا کی راہ اوپر
دکھاے راہ حق عالی طریقت
لکھے ہین اختلاف ایسا مقرّر
ربیع الآخری کی تھی نہم شب
ربیع الآخری کی تھی نہم رات
دگر دارا شکوہ نے تو قبولے
لکھے ہین سیّد احمد رفاعی
روایت اور تو ہشتم ہی مسطور
تھا پنجشنبہ صفر سے ہفدہم او
یہہ تینون دلسے تھا یکدن تو لسوز



سفینے مین لکھا ہی اختلاف او — گئے دنیا سے رحلت شاہ نے تو
شب شنبہ ربیع الآخر مین — عشا پیچھے نہم یا آٹھوین مین
تھی ہجری پانسو یک سٹھہ سنہ تب — تھی بعضی گیارہوین یا نبرھوین شب
کہ وہ یا ہفدہم شب تھی کہ اس شب — یہہ چھوڑا آپنے دار المحن تب
ولیکن قول ان سب سے قوی تر — نہم شب ہی اسی مہینے کی اُظہر
عمر مین شہ کی ہیگا اختلاف اور — لکھا ہی قول مین دیکھا ہون اسطور
شتانو سال پر نو روز دیگر — عمر غوث الورا کی تھی مقرر
دگر ہی قول مین ہشتادو نہ سال — تھے مہینے سات نو دو نیک اعمال
قوی تو قول اول ہی مقرر — ثبوتی کو وہ پہنچا ہی تو اکثر
انھونکا عرس ہندوستان مین خاص — کرین ہین گیارہوین شب مین باخلاص
ھی بعضے ہفدہم شب کو تو لا شک — یہان کرتے ہین سب عرس مبارک
ولے بغداد مین عرس گرامی — کرین ہین ہفدہم شب مین تمامی
لکھا وارا اسکو وہ نے خاص یونکر — نہم شب عرس کرتا ہون مقرر
یہہ ایسا اختلاف آیا ہی باہم — لکھا سب مین نے پھر واللہ اعلم
مبارک قبر شہ کی اسجگہہ ہی — کہ جو باب الازخ کر مدرسہ ہی



کہ حضرت مخدومی نے اس مکان کو
دئے اپنی حیاتی مین مقرر
حیاتی مین خدا نے انکو جو نکر
تو ویسا ہی تصرف ہے قبر مین
امام یافعی نے جو لکھے ہین
شہر بغداد مین جاوین اگر او
ولایت سلب انکی ہوویگی تب
سنو حضرت کے فرزندونکا مذکور
کہ پہلے قطب عالم شمس عشاق
دوم ہین شیخ عالم فرد احباب
سوم عالی قدر ہین باتمیز او
چہارم شیخ دین و شیخ ابرار
ہین پنجم شیخ عبد اللہ نامی
بھی حضرت یحیی امین ہینگے ہفتم
کہ موسی بو نصر ہین اہل اکرام



غیاث الخلق قطب دو جہان کو
کئے انکے حوالے آپ ہو کر
دیا تھا جو تصرف عالمون پر
مزار شاہ دین والا قدر مین
کہ جو صاحب ولایت ہو رہے ہین
زیارت کو نجاوین شاہ کی تو
وہ ہو جاوینگے بلکہ مجرم رب
کہ دس فرزند تھے سب حق کے منظور
ہین تاج الدین سید عبد رزاق
وہ سیف الدین سید عبد وہاب
شہ ملک عطا عبد العزیز او
ہی انکا نام سید عبد جبار
بھی شرف الدین عیسی ہین کہ حامی
ابو اسحاق ابراہیم ہشتم
دہم فرزند کا حضرت کے وہ نام

سبھی تھے اولیا و قطب کامل ۔ خدا کے دوست اور شیخ افاضل

کہ ہر اک قطب تھے اپنے زمانکے ۔ سبھی مقبول ربّ المستعان کے

اسی موجب تھے فرزندان انھونکے ۔ سراج دین ہادی عالمون کے

ہوئے صاحب کمال اور اہل عرفان ۔ عیان تھا انپہ سب اسرار پنہان

کہ تھے قطب زمان عالی مناصب ۔ بیان کوئی کیا کرے انکے مناقب

لکھا ہین نے انکے یہان فضائل ۔ کہ لوگان نا ہووین سننے سے کاہل

مرید و ہم بھی انکے صاحب شان ۔ ہوئے ہین بہت خلفا اہل عرفان

عجب صاحب ولایت اور کرامت ۔ ہوئے جاتے ہین تا روز قیامت



بیان انکا لکھون شمہ اگر تو ۔ ہوویگا ایک دفتر معتبر او

خصوصاً انمین میرے پیر کے پیر ۔ کہ تھے قطب زمان سلطان گھنبیر

ولی حق کے مقرّب اہل اکرام ۔ حسین شہ گگرہی نام فرجام

بہت ظاہر ہوئے انسے کرامات ۔ تھے شیخ ذو الکرم مرفوع درجات

سنا ہون حضرت استاذ سے جو ۔ لکھا ہین یہان درازیکے سبب او

کہ ہین نادر بہین مشہور معلوم ۔ بھی اسکے جانب و اطراف مفہوم

دگر ہین قطب عالم صاحب جاہ ۔ ولی اللہ رموز حق سے آگاہ

جبیب خاص مقدی عرف معروف | کہ ہین سید کریم الوصف موصوف

ہی عبد اللہ انکا نام امجد | کہ ہین شیخ الشیوخ و شاہِ سرمد

کراماتان تو انکے ہینگے وافر | کہ ہین وہ بہانکے سب لوگونپہ ظاہر

مریدونکی فضیلت تو مقرر | لکہا ہون گیارہوین مجلس مین یکسر

فضیلت پر کیا مجلس کو اتمام | پڑہو صلوات یارو خاص اور عام

مجلس یازدہم

۱۲

قلم منشی ہو شاہِ اولیا کا | لکہا نامہ حمایت او روفا کا

اسی اب گیارہوین مجلس مین لاکر | پڑہون سارے مریدونکو سناکر

کہ حضرت غوث اعظم قطب کونین | امام الواصلین شاہِ فریقین

بلند ہمت وہ ہین حامیِ ملت | شفیع عاصیان و شیخ اُمت

گنہگاران اُمت اُنسے بیار | یقین محشرمین بخشے جاوین یکبار

خصوصاً جو مریدان شاہ کے ہین ۔ توابع شیخ عالی جاہ کے ہین

سو بخشا حق نے اوّل انکو برحق ۔ خلاصی انکو دوزخ سے ہی مطلق

نجات دو جہان پاوینگے یہہ سب ۔ صفات صوفیان پاوینگے یہہ سب

یہہ ہین دریائے رحمت مین سبھی غرق ۔ سخن یہہ سچ ہی کچھ اسمین نہین فرق

قدم انکا نہین دوزخ کے پُل پر ۔ مکان سب کا ہی جنّت جائے خوشتر

انھونکو کچھہ نہین کس بات کا غم ۔ مددگار انکے ہین خود غوث اعظم

جو انکے ہی مریدونکی فضیلت ۔ نہین اورونکی ویسی فی الحقیقت



کہ یہہ ہین شاہ دیگر ہین سو سردار ۔ یہہ اتنا فرق انمین ہی نمودار

مریدونپر جو ہی انکی حمایت ۔ نہ ویسی کوئی بزرگون کی عنایت

امام الاولیا قطب جہان ہین ۔ مریدونکے نہاین پشتیبان ہین

مریدونکے تو ہین ہر آن حامی ۔ کہ سب پاتے ہین اُنسے انتظامی

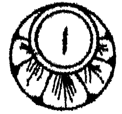
سنو انکی حمایت کا بیان اب ۔ مریدونکی فضیلت کا نشان اب

علیؒ الفرسی کامل ولی نے ۔ کہا بولے ہین یون قطب الجلی نے

میرا دست حمایت اب مقرّر ۔ مریدونکے تو ہیگا سر پہ یونکر

زمین کے سر پہ جون یہہ آسمان ہی ۔ کہ اس سے سکینین امن و امان ہی

مریدان گر مرے نین ہوونگے خوب ۔ تو مین ہون خوب انکو حق کا محبوب
بزرگی کا خدا کے مجھ کو سوگند ۔ نہ حق کے پاس سے اٹھنے کا ہرچند
میرے ہمراہ تا دارالامان کو ۔ نہ بھیجے میرے یارو خادمان کو
بزرگان اس روایت کے ہین قایل ۔ خصوصاً ہین عمر بزّاز ناقل
کہ حضرت غوث اعظم شاہ مومن ۔ ہوئے اپنے مریدونکے تو ضامن
قیامت تک نہ ذلّت مین پڑین او ۔ سبھی ایمان و توبہ سے مرین او
خدائے جلّ وشان نے انسے مطابق ۔ کیا ہی عہد و پیمان یونکہ برحق
کہ جو کوئی اُنکا خادم یا مُرید ہوئے ۔ دیا اُنکے مریدونکا مرید ہوئے
ہووین سب جنّت الماوی مین داخل ۔ گنہ انکے نہ رہوے سر پہ یک تل
اُنھین راوی سے یہہ ہی نقل خوشتر ۔ کہ پوچھے قطب ربّانی سے یونکر
جو کہلاوے تمھارے خادمومنین ۔ کرے منسوب خود کو طالبون مین
ولیکن انسے بیعت نین کیا ہو ۔ تمھارے ہاتھ پر تو اسکو کیا ہو
نہ پہنا ہووے خرقے کو تمھارے ۔ تو کیا ہی حکم اسکے حق مین بارے
کہے نیّت مریدی کی کرے جو ۔ مریدونمین مرے خود کو دھرے او
قبول اسکو کریگا حق تعالی ۔ مراتب اسکو دیوے سب مین بالا



گناہان اسکے بخشیگا بہ یکبار
اگرچہ وہ رہِ مکر وہ پر ہی
کیا ہی حق نے مجھسے عہد و پیمان
طریقے کا میرے تابع ہووے جو
انھین سب کو کرے جنّت مین داخل
قلائد کے مصنف نے کہا ہی
کہ حضرت غوثؒ نے یون کرکہے ہین
کہ ای محبوب سیّد عبد قادر
تو آیا اور دیکھا مین نے لوگان
پھرا ویسا گیا ہون اُسنے باہر
کہ ای محبوب اب بغداد مین جا
ہی انکو تم سے بہر حق منفعت عام
مین اپنا دین جیتا ہون سلامت
سلامت تمکو ہیگا دین تمھارا
کیا حق جل و شان سے عہد و پیمان

وہ میرے دوستون مین ہی نکوکار
خدا اسکو بھی بخشے یہہ نظر ہی
کہ میرے جو ہین یاران اور مُریدان
محبت میری جس دلمین قوی ہو
سبھی جاوینگے جنّت مین ہو خوشدل
کہ یون بعضے بزرگون نے لکھا ہی
ہوا آواز اک باطن میرے تئین
کہو بغداد مین جا وعظ ظاہر
مجھے حال انکا آیا ناپسند وہان
دوبارہ پھر ہوا آواز ظاہر
کرو تم وعظ عالم پر ہُویدا
کہا مین نے مجھے لوگون سے کیا کام
سنا پھر مین یہہ آوازِ کرامت
تو ستر بار مین نے آشکارا
نہووے فکر مجھپر یک ذرہ یہان



نہ پیچھے فکر بھی میرے مریدان
نہووے آخرت کا انکو نقصان

مریدونسے میرے پاوے نکوئی موت
مگر ایمان توبہ سے ہووین فوت

کیا جب حق سے اتنا عہد و پیمان
نہایت خوش ہوا میرا دل و جان

لگا تب وعظ کہنے خلق اوپر
تو دیکھا نور نادر مین نے یون کر

کہ آتا ہی میری جانب گذر کر
سو یون دل مین کیا مین نے مقرر

جو یہہ کیا ہووے سو آیا ندا تب
کہ آئے ہین محمد مصطفیٰ اب

مبارک باد دینے کو تمھارے
کیا جو حق نے تم پر فتح بارے

لگا وہ نور ہونے کو فزونتر
ہوا ایک وجد تب اس شوق اندر

تو دیکھا چہرہ شمس الہدیٰ کو
جہان آرا جمال مصطفیٰؐ کو

کہ منبر کے برابر ہین ہوا پر
بلائے آپنے مجھکو ندا کر

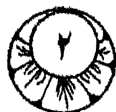
ہوا پر تب قدم مین نے رکھا ہون
قدم وہ ساتھ تھے رب سے چلا ہون

گیا ہون پاس پیغمبرؐ کے مین تب
سو حضرت نے مبارک آپکے لب

رکھے ہین منہ مین میرے سات نوبت
بھی آئے شیر حق شاہ فتوت

علیؓ مشکلکشائے دلدل اسوار
رکھے لب اپنے میرے منہہ مین ۳ بار

کہا انسے کہ تم اتنا کئے نین
کہ جتنا ختم مرسل نے دئے ہین



کہے ہیں نے کیا انکا ادب اب
پہنائے ایک خلعت فاخرانہ
کہے خلعت ولایت کی یہہ ہی خاص
کشود اسپر ہوا مجھکو اسید ہم
کہے ہیں نقل سید عبد رزاق
کہ فرمائے ہیں یوں غوث الورا نے
درازی اسکی دیکھو اسقدر ہی
تو دیکھا اس مینے بھی ہیگا ارقام
کہ جو ہیں اور ہووینگے تا قیامت
مرید اپنے کو جو میرے کہلاوین
انھیں سب کے ہیں اسمیں نام مرقوم
یہہ سارے تمکو بخشا خاص اور عام
قیامت میں یہہ آوینگے ہو کے معصوم
لکھے ہیں اس سخن کو پاکبازان
قسم ہی مجھکو عزت کی خدا کے

پھر آیا پیچھے پیمبر نے مجھے تب
تو پوچھا اُنسے کیا شئی ہی بتانا
ولیوں کے ہی قطبیت سے اختصاص
کہا ہوں وعظ عالم پر ہو خرم
جو ہیں فرزند شہ کے شمس عشاق
دیا ہی مجھکو یک کاغذ خدا نے
جہانتک آنکھہ لینی کی نظر ہی
میرے یار و مریدوں کے سبھی نام
جو مجھسے صاف رکھتے ہیں ارادت
میرے پر اعتقاد اور صدق لاوین
ہوا آواز یوں ای شیخ معصوم
نہ انکو صدمۂ دوزخ سے کچھہ کام
گناہان انکے بخشے کرکے معدوم
کہ فرماتے تھے اکثر شاہ جیلان
نہ رکھنے کا قدم باہر اُٹھا کے



خدا کے پاس سے در روز محشر
نہ بھیجے ساتھ میرے اس چمن مین
کہ یعنے مین خدا کے پاس سے تو
مگر جاؤنگا اپنے نے مُریدان
بھی بعضون نے تو پوچھے شاہِ دین سات
کہ ایحضرت مریدونمین تمھارے
تو اُنکا کیا مراتب انکا کیا حال
کہ جو صالح ہی سو میرا ہی بر حق
بحمد للہ عجب ہی یہہ حمایت
مریدونمین کیا غوث الورا کے
نصیبا تھا ہمارا خیر و بہتر
کشش تھی اُسپہ شاہِ اولیا کی
کہ ہم بندے کمینے پُر خطا کو
ہمین ظلِّ حمایت مین مقرّر
کہے غوث الورا نے یہہ سخن نیک

کہ تا میرے مریدونکو تو یکسر
وہ باغِ خلد جنّاتُ العدن مین
نہ جانیکا کبھو جنّت مین خوش ہو
جو ہین اور ہووین محشر تک سبھی وہان
مریدونکی حقیقت کی یہی بات
کہ کوئی صالح ہی کوئی عاصی ہی بارے
شہِ عالم نے تب فرمائے یہہ قال
جو ہی عاصی تو اسکا مین ہون مطلق
کیا جو اُسنے ہم پر یہہ عنایت
تو ابع مین امام الاصفیا کے
کہ ایسے پیر پائے ہم نے رہبر
رضامندی تھی قطبُ الازکیا کی
قبولے ہین یہہ کچھ لطف و عطا کو
مکان دیکر کئے ممتاز سرور
اگر میرے مریدون سے تو کوئی ایک



ہووے مشرق مین اور مغرب مین ہون ۔ عیان سے اسکا سب احوال دیکھون

کھلے کچھ ستر اسکا تو مقرر ۔ وہ پوشیدہ کرونگا آپ ہوکر

وہان مشرق کو یہانسے آپ جاکر ۔ اسیدم ستر ڈھانکونگا سراسر

عمر بزار سے ہی نقل دیگر ۔ کہ حضرت غوث نے بولے ہین یونکر

حسن منصور بن حلاج کا جب ۔ قدم پھسلا تو کوئی ایسا نتھا تب

کرے کوئی دستگیری اسکو آکر ۔ اگر اسوقت مین ہوتا تو جاکر

پکڑ کر ہاتھ اسکا مین اٹھاتا ۔ اسے سولی کے دینے سے بچاتا

مریدون سے میرے کسکا قدم جو ۔ پھسل لغزش کو پاوے کوئی دم تو



جو ہین اور ہووین جو روز حشر مین ۔ کرونگا دستگیری سب کتبین ہین

بشارت ہی انھین لوگونکو ہمدم ۔ ہین جنکے پیر حضرت غوث اعظم

امام شافعی یا بو حنیفہ ۔ امام اسکے یہ ہین دین شریفہ

پیمبر اسکے ہین سلطان مرسل ۔ سعادتمند وہ ہی سب سے افضل

وہ ہیگا نیک بخت و مرد خوشخو ۔ کہ اس نیکی سے جو ہمراست ہی سو

ارادے سے ہووے جو حق کے ممتاز ۔ عقیدہ صدق کا یہان ہو سرافراز

ابو القاسم عمر نے تو کہا یون ۔ کہ مین نے غوث اعظم سے سنا ہون

کہ بولے ہین کریگا جو کہ فریاد / میرے سے جو کہ دل اسکا ہی ناشاد

جو محنت مین پڑے اور مجھسے اگر / وہ چاہے دستگیری تو سراسر

کرونگا دستگیری اسکی فی الوقت / اگر کس پر پڑی ہو شدّت سخت

ویا کوئی کام مشکل آپڑا ہو / پکارے نام لے میرا کھڑا ہو

خلاصی اسکو اس شدّت سے دونگا / وہ مشکل اسکی مین آسان کرونگا

خدا سے سکتین کچھ آرزو ہو / تو بس اسکی طلب مجھسے کرے او

کرونگا اسکی حاجت کو روا مین / کہ ہون حاجت روا مشکلکشا مین



بیان اعتقاد اب بولتا ہون / ارادیکا معمّا کھولتا ہون

نسایم قادریّہ مین لکھا ہی / کہ ہریک شخص کو ایک مدّعا ہی

ہی اسکے حوصلے موجب طلب ایک / کہ اس مطلب کے برلانیکے تئین نیک

مدد کسکی اُسے ہوتی ہی درکار / کسی شی کا وسیلہ چاہیے لاچار

جو چاہے اپنی حاجت ہووے حاصل / سہولت اور آسانی سے کامل

کرے خالص وہ اپنے دلکی نیّت / رکھے صادق ارادہ اور عقیدت

جناب حضرت غوث الورا مین / شہ عالم کی درگاہ علی مین

سبب اسکے کہ حضرت کے لکھے سے / بھی سارے اولیاؤنکے کہے سے

ہوا معلوم تحقیقاً یہہ احوال
بروحِ پر فتوحِ غوث اعظم
مریدون پر بغیر از تفرقے کے
کتابون سے ہوا معلوم بیشک
مریدون پر جو انکے معتقد ہین
خلاف اُن اولیاؤنکے تمامی
کہ انکو ایک مدّت ہی نہایت
مقرّر وقت ہی انکی مدد کا
و لیکن غوث اعظم کا طریقہ
مقیّد ہے چار شرطون پر ہی موقوف
انھین شرطون سے ہی یہہ شرط اوّل
بغیر انکی محبّت کے تو زنہار
توجّہ انکی روحون سے نکرنا
سبب اسکے کہ حضرت غوث کو تو
مرید انکا جو ہووے با ارادت



رجوع اپنا ادھر لانے ہی فی الحال
کھلین مطلب کے دروازے اُسیدم
بغیر اشکال کے اور دغدغے کے
مدد حضرت کی ہی روز حشر تک
بھی اخلاص قوی سے مستعد ہین
جو گذرے اور ہین جو ہووین نامی
جو انکی روح سے ہووے اعانت
معیّن ہی شمار اسکے عدد کا
مدد اُنسے جو پاوے سو سلیقہ
بیان کرتا ہون تمکو اسکا معروف
محبّت غوث کی چاہیے مکمّل
نہووے کس ولی کو دلمین یکبار
بجز شہ کے نہ مطلب کس سے دھرنا
بہت ہی رشک اور غیرت قوی او
لے آوے اپنی کچھ شہ پاس حاجت

تو انکو رشک ہوتا ہی نہایت — کہ بر لانا اسی دم اسکی حاجت

ہی غیرت قطب ربانی کہتین یون — مریدان میرے جاوین کس کنے کیون

کہ وہ ہین بادشہ دیگر ہین سردار — تو شہ کے خادمونکو کیا ہی درکار

کرے سردار سے کچھ التجا او — نہ مانگے شاہ سے کیون مدعا او

یہی چہتے ہین سلطان ولایت — مریدان میرے مانگین مجھسے حاجت

کرون اسکی جو ہین حاجت روا او — نہ لیجاوے کسی پاس التجا او

یہہ دوم شرط ہیگا کاملی کا — کہ رتبہ کوئی یک کامل ولی کا

نہ سمجھے غوث کے رتبے کو ہمسر — نہ کسکی وصف خوبی حد سے اکثر

کرے تا وہم آوے ہمسریکا — نہ رتبہ ان سے کسکو برتر ہیگا

لکھے ہین شرط سوم کی تو یہہ بات — کہ اپنے سب مقاصد اور حاجات

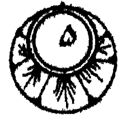
جو ہین سونپے وہ غوث العالمین پر — نہ کہوے کس ولی سے التجا کر

بھی اس کا مومنین بلکہ جنکے اندر — ہی عاجز عقل حیران ہین خرد ور

معین اپنا کرے غوث الورا کو — مددگاری سے ان حاجت روا کو

چہارم شرط یہہ ہیگا مقرر — کہ اپنا کام انپر سونپ دیکر

وبا مانع کیا ہووے تو اسپر — نہ لاوے دغدغہ کچھہ دل کے اندر

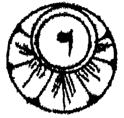


یقین سمجھے کہ بر آویگا وہ کام
سنو یارو جو کوئی ایسا چلیگا
جو کوئی ہوویگا ان شرطوں سے موصوف
ہو صالح مرد جو حضرت سے امداد
سو وہ رہوے سدا امن و امان سے
ہوویںگے اسکے حاصل سب مرادان
کہ حضرت غوث نے بولے ہیں یونکر
کرونگا اُس سے میں سختی کتیں دور
قصیدہ میں اسی مضمون کے اندر
مُرِيْدِيْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّيْ
مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّيْ
مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّيْ
اَنَا لِلْمُرِيْدِ حَافِظٌ فَقَطْ لَمْ تَخَفْ
مُرِيْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ بِشَرْقٍ اَوْ بِغَرْبٍ
کہ ای میرے مرید اب قصد کر تو

ہووے مطلب کا میرے خیر انجام
اسے امداد حضرت سے ملیگا
وہ پاوے فیض حضرت کا ہو معروف
طلب کر چاہیے انکا فیض و ارشاد
بلائے دو جہان اور سختیان سے
ہمیشہ اور ہووے خوشحال شادان
پکارے جو مجھے سختی کے اندر
رہیگا فضل حق سے شاد و مسرور
کہے حضرت نے کی ابیات خوشتر
وَافْعَلْ مَا تَشَا فَالْاِسْمُ عَالِيْ
اَعْطَانِيْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِيْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِيْ
فَاَحْرُسُهٗ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَبَلِيَّتِيْ
فَاَغِثْهُ حَيْثُ كَانَ بِبَلَدٍ تِيْ
خوشی سے عمر اپنی کر بسر تو



ہو بے پروا تو جو چاہیگا سو کر
کہ ای میرے مریداب مت کسے ڈر
دیا ہی اسنے رتبہ مجھکو اعلا
مریدون پر ہون اپنے مین نگہبان
مرید اپنا نگہ رکھتا ہون ہر آن
مریدو یاد مجھکو گر کرو گے
تو مین نزدیک آپہنچون تمھارے
بھی پوچھے ہین غیاث انس و جان کو
تو فرمائے کہ بیضہ ہمسے ہوئے تو
ہمارے تو نہین چوزیکی قیمت
مرید مبتدی میرا جو ہی سو
ہزار اورونکے جو ہو وین مریدان
مرید اوسط میرا عالی مکان ہی
مرید منتہی کا کیا بیان پھر
غیاث العالمین نے اس سخن پر
میرا ہی نام اعظم اور برتر
میرا معبود ہی اللہ اکبر
کہ پایا اسمین رفعت جاہ و بالا
نہ ڈرے ہرگز امیرے مریدان
بدی سے اور بلا سے سب کو پہچان
جدھر مشرق مین یا مغرب مین ہوگے
ادھر اس شہر سے اپنے تو بارے
مریدونکی فضیلت کے نشان کو
ہزارونکے عوض ہی خاص سمجھو
سنو یہہ شرح اسکی فی الحقیقت
ہی قیمت اور بزرگی ہیچ یون او
کہ ان سب سے بلند اس ایک کا شان
نہین قیمت کا اسکے کچھ نشان ہی
مراتب کا نہ اسکے کوئی حاصر
مرید مبتدی اپنے کو یونکر



دُرے تمثیل بھیجنے کی قوی تر
مرید منتہی کا مثل و شبیہ
کہ یہہ معلوم تھا اسواسطے کر
کہ پہلے حال مین ہوتا ہی بیضہ
سوم نوبت مین مرغ باپر و بال
کہ پہلا حال اُسکا مبتدی ہی
کرو احوال معلوم اس بیان کا
ہی افضل اور اکمل انسے باشان
سعادتمند ہی اور بخت آور
اُسی کو دو جہانکی ہی شقاوت
وہی مقبل ہین دولت سرمدی کے
ہی مُدبر وہ کہ جو اس سے پھریگا
لکھا دار الجواہر مین تو یونکر
مُریدان اور پیرون کے مقرّر
مُریدونسے امام الاولیا کے



گئے اوسط کیتین جوزہ مقرّر
رہے چپ مرغ کہنے سے تو جلیہ
کہ ہین جو تین حالت مرغ اوپر
دگر حالت مین وہ ہوتا ہی جوزہ
مریدونکے ہین ایسے تین احوال
دوم اوسط ہی سوم منتہی ہی
مرید مبتدی قطب زمان کا
ہزاران اولیا کے ہین مُریدان
مریدو نہین رہے حضرتکے آکر
رکھے اس سلسلے سے جو عداوت
رہین جو سلسلے مین قادری کے
بھی انکار اس سے جو دلمین دھریگا
کہ شیخ ہیلتی کہتے تھے اکثر
نہین نیک وسعادتمند و بہتر
کہ یہہ غوّاص ہین بحرِ عطا کے

کہے شیخ بقا نے ہو کے شادان
سعید و نیکی مجالس مین ہین ہین روشن
گویا ہین شمع بزم صالحان کے
بزرگونسے روایت ہی بہ انوار
فلانے دن فلانے سال مین جب
تو آئے ہین وہان شیخ عمر سو
بیان کر خوب سب کا ہمسے یکسر
لگا کہنے کہ تئین مجلس مین فی الفور
گویا قایم ہوئی ہوگی قیامت
چلے آئے حشر مین نیک آئین
انھونکے بعد آئے ختم مرسلؐ
ہی امت انکی تو ساری انھین سات
بھی صورت انکی ہی جون ماہ لمعان
تو ہین ہر شیخ کے ساتھ انکے یاران
تفاوت نور مین انکے بھی پائے



کہ حضرت غوث کے یار و مریدان
نہ ویسے اور سے دیکھا ہون یک تن
ستارے آسمان عزّ و شان کے
لکھے ہین اسکے راوی شخص ہین چار
علی ادریس کے نزدیک تھے تب
کہے شیخ علی نے انکو خوش ہو
کہ کیا دیکھا ہی تونے خواب اندر
کہ مین نے خواب مین دیکھا ہون سطور
تھے سارے انبیا اور انکی امّت
ہین کسکے امتی دو کسکے ہین تین
محمد مصطفےٰ خلقت کے افضل
نہایت روشنی سے باکرامات
کہ ہین انہین مشایخ صاحب شان
عدد اور مرتبے مین فرق سے وہان
بھی ان شیخون مین پھر یک شیخ آئے

جو ہین ان سب مشایخ سے وہ برتر بڑی اک شان سے عالم کے سرور

کہ انکے ساتھہ ہی خلق بسیار بزرگی انکی سب پر فوق لکھبار

تو پوچھا مین نے وہان یہہ کون صاحب کہے ہین غوث سلطان مناقب

ہین سید عبد قادر غوث اعظم مریدان انکے ہین ان ساتھہ باہم

گیا پیش اُن کے اور یون کہی بات کہ ای صاحب بہے شاہ کرامات

مشایخ مین تمھارے کوئی ہمسر نہ دیکھا کوئی بزرگون سے مقرر

فضایل اور مناقب مین نہ ایسے بھی انکے تابعان دیکھا ہون جیسے

نہ پہنچے تابعونکو یہہ تمھارے تو ان سب مین تو یہہ عالی ہین سارے



تو حضرت غوث نے اسحال اوپر پڑھے ہین نظم عربی ایک خوشتر

ہوا بیدار اسکے بعد مین تب کہ وہ سب نظم مجھکو یاد ہی اب

پڑھا وہ نظم اس مجلس مین یکبار تھے واعظ شیخ احمد وہان نکوکار

علی ادریس نے انکو کہا یون اسی پر نظم ایک مین نے کیا ہُون

پڑھے وہ نظم اور شیخ عمر کو کہے تو نے کہا سچ اس خبر کو

کہا شیخ عدی نے یون سراسر کہ جو کوئی چاہیگا اس مدعا پر

مُریدون سے دگر شیخونکے ہی جو نپاوے خرقہ وہ شاہ دین کو

مریدان تو سبھی غوث الوریٰ کے
ہے ہین غرق ہوجاویدما دام
جو آوے ڈھونڈھتا چھوٹی ندی او
کہ حضرت غوث سلطان اولیا کے
ہون ندی مین تو چھوٹی سی مقرر
جو آوے ڈھونڈھتا ندی کیتین او
لکھا ملفوظ مین یہہ گنجشکر نے
فقیرون مین تو انکو با شرافت
سوال اُنسے جو لوگون نے کئے ہین
کہے والد نے میرے انکا یہہ نام
مجھے پوچھے مریدی کے زمانمین
کہا جو خانوادہ ہووے افضل
ہی افضل قادریہ خانوادہ
مُرید اُسوقت مجھکو اسمکانمین
سنو ای مخلصانِ نیک آئین



یقین دریائے رحمت ہین خدا کے
تو کوئی دریا کو چھوڑا یا کرے کام
خلاصہ اس کا کہتا ہون محبو
یقین دریائے رحمت ہین خدا کے
ہی ایسا کون دریا چھوڑ دیگر
جو عاقل ہی سو یون کرتیکا ہین او
ولی اللہ کامل معتبر نے
تھی چودا خانوادہ کی خلافت
مریدی پہلے یہان کسکے لئے ہین
بزرگ دین ہین وہ شیخ اسلام
ارادہ ہی تیرا کس خاندانمین
تو فرمائے جواب ایسا مفصّل
بزرگی مین سبھونسے ہی زیادہ
کئے ہین قادریہ خاندان مین
فضیلت خاندان کی پاکے تسکین

نہ یون اپنے بزرگون نے لکھے ہین — کہ اکثر اولیا یون کہہ گئے ہین

کہان تک مین کہون گا یہہ کمالت — غرض تو مختصر ہی نہین طوالت

بحمد اللہ عجب یہہ خاندان ہی — سبھون سے بلکہ مرفوعُ المکان ہی

فضیلت مین جو اسکی مصطفی نے — امامُ الانبیا نورُ الہدیٰ نے

کہے اُن صاحب عرفان سے جو — انھون نے خواب مین دیکھے تھے خوش ہو

تمھین کس بات کی ہی فکر اور غم — تمھارے پیر تو ہین غوث اعظمؓ

لکھون اسکی بھی کچھہ جزوی حکایات — مریدان خوش ہوین سُن وہ روایات

ہی شیخ بو عمر سے نقل خوشتر — کہ مین نے خواب تو دیکھا ہون یونکر



ہوئی ہی نہر عیسی اخون یکذات — جو اسمین ماہیان تھے سارے اُن سات

درندے اسمین ہین اور کژدم و مار — زیادہ وہ ہوئے جاتے ہین بسیار

ہوا وحشت سے اسکے مین گریزان — مبادا وہ نہ آ کھاوین مجھے یہان

کہ تا منزل کو اپنی آن پہنچا — کیا اندر سے ایک نے ہاتھہ اونچا

طرف میری وہ لنبا ہاتھہ کر کر — کہا لے اسکو اب محکم پکڑ کر

کہا مین نے انھون سے یہہ سخن تب — اٹھانے تم نہ سکنے کے مجھے اب

کہے تجھکو اٹھاوے تیرا ایمان — کنارے سے پکڑ لے اور آ یہان

جو پکڑا امین نے اسکو سو یکایک ۔۔۔ گیا اُن پاس بر تخت مبارک

ہو داخل اپنی منزل مین بفرحت ۔۔۔ گیا تب ترس میرا اور ہیبت

سو پوچھا انکو حق کی قسم دیکر ۔۔۔ کہ تم ہو کون کیا ہی نام مظہر

سو فرمائے کہ ہون تیرا پیمبر ۔۔۔ محمدؐ نام مین عالم کا رہبر

تو لرزا امین نے ہیبت انکی کھا کر ۔۔۔ کہا ای سرور عالم پیمبر

خدا کے پاس کچھ کرنا دعا اب ۔۔۔ کہ بر لاوے میرا یہہ مدعا سب

کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہو ۔۔۔ تمھارے دین اور قرآن پر ہو

کہے حضرت نے وہان ہوویگا یونکر ۔۔۔ ہین تیرے پیر حضرت غوث اکبر

کیا مین التجا اسبات کا پھر ۔۔۔ دعا کرنا خدا سے میری خاطر

مرون قرآن پہ اور اس دین پر مین ۔۔۔ تمھارے یمنت آئین پر ہین

کہے ویسا ہی پھر تب ختم مرسل ۔۔۔ کہ تیرے پیر ہین خود غوث اکمل

تو جو کہتا ہی ویسا ہوویگا سب ۔۔۔ تیرے مطلب جیسا ہوویگا تب

ہوا ہشیار سو اس خواب کتئین ۔۔۔ کہا ہون جا کے اپنے باپ سے مین

تو مین اور باپ میرا دونون فی الحال ۔۔۔ گئے خدمت مین حضرت کی ہو خوشحال

حکایت یہہ ہی کہنی سوائے سے مین ۔۔۔ درازی کے سبب ساری لکھی نین



لکھے ہین کی مشایخ اور بزرگان
رسول اللہ کو دیکھے خواب مین جب
کہ ای خیرالوریٰ ختم پیمبر
دعا کرنا کہ میرا خاتمہ ہو
سو فرمائے ہین یون ختم پیمبر
نہو کیون باوجود اسکے کہ بر حق
کیا ہی عرض یونکر تین نوبت
محمد مصطفیٰ نے یون کہے ہین
تیرے ہین پیر حضرت غوث اعظم
علیؓ القرشی سے ہی روایت
کہ پوچھا خازنِ دوزخ سے جاکر
مریدو نسے میرے یا آشنا سے
کہا واللہ نہ آیا اور نہ آوے
رکھے جو پیٹ مین خادم تمھارا
تمھارے نام کی ہیبت سے ہردم



کہ جو تھے قادری او صاحب شان
کئے ہین التجا اُنسے یہی تب
امام الانبیا عالم کے رہبر
تمھارے دین اور قرآن پر ہو
کہ ہان ایسا ہی ہو ویگا مقرر
تیرے ہین پیر و مرشد غوث مطلق
یہہ تینون وقت مین تو آپ حضرت
کہ ہان ایسا ہی ہو ویگا تیرے تئین
وہ ضامن اسکے ہین کیا تجھکو ہی غم
کہ فرمائے ہین یون شاہ ولایت
آیا تیرے کنے کوئی میرا جاکر
یہان آیا ہی کوئی جرم و خطا سے
یہہ دوزخ اتنی طاقت کہانسے پاوے
قسم حق کی نہین یہہ اسمین یارا
لرزتے ہین سبھی ساتون جہنم

یقین یہہ بات ہی او صدق انجام ‌ ‌ ہی لازم سبکو یہہ کیا خاص کیا عام
کہ حضرت غوث کا تو نام ہر دم ‌ ‌ رکھیں سب ورد با اکرام ہر دم
بیان کرتے رہین انکے فضایل ‌ ‌ سوا اسکے نہو وین کس سے مایل
رکھین انکی محبت خوب دل مین ‌ ‌ یہہ بو وین تخم اپنے آب و گل مین
کرین جام محبت شوق سے نوش ‌ ‌ رہین مستی سے اس الفت کے بیہوش
تو انکے پشتیبان رہوینگے حضرت ‌ ‌ سدا پاوین عدو پر فتح و نصرت
حمایت انکی یہان اور وہان کرینگے ‌ ‌ لیجا کر سب کو جنت مین دھرینگے
یقین جو اس طریقے پر چلا ہی ‌ ‌ اوسے بس فیض حضرت سے ملا ہی
کہ اس سے بھی کرون شمہ بیانوار ‌ ‌ سنو باشوق دل مجلس کے حضار
تھا حضرت غوث اعظم کا مرید ایک ‌ ‌ رکھا تھا اعتقاد اوسنے بہت نیک
کہ جام شوق سے غوث الوری کے ‌ ‌ ہوا تھا بیخود اپنا سدھ گنوا کے
خدا کی معرفت سے ہو کے انجان ‌ ‌ رسالت کو پیمبر کی نہ پہچان
بھی ناواقف ہو راہ و رسم دین سے ‌ ‌ لگا یا دل غیاث العالمین سے
ہو بحر شوق مین حضرت کے غرقاب ‌ ‌ دیا تھا ہاتھ سے کھوتا اسباب
جب اسنے موت کا شربت پیا ہی ‌ ‌ دفن جب قبر مین اسکو کیا ہی



فرشتے آکے پوچھے یون اُسے تب — کہ تیرا کون ہی رب کیا ہی مذہب

کہا اُسنے یقین اُن سب کو تو یون — پیمبر ہین پیر سو ہی جانتا ہُون

جواب ایسا فرشتے سن اُسی بار — کئے درگاہِ حق مین عرض لاچار

تیرا بندہ تو یون کہتا ہی یا رب — ہوا اسطرح فرمانِ خدا اتب

کرو تم جاکے اسپر اب صعوبت — پھر آئے تا کرین اُسپر عقوبت

غیاث الخلق کی روحِ مطہر — وہان حاضر ہو بولی اسنے یون کر

کہ ای منکر نکیر و شخص یہہ اب — خدا اور اُسکے پیغمبر کو اور سب

کہ شرع و دین نا کچھہ جانتا ہی — ولیکن اقتدا مجھہ سے کیا ہی

کہ مین اُن سب کتابین پہچانتا ہون — انھونکی معرفت سب جانتا ہُون

ابھی اس شخص کو بخشا مجھے دو — یہہ سن درگاہ مین حق کی گئے او

کئے ہین عرض ای خلاقِ عالم — تہین دیتے ہین اسکو غوثِ اعظم

کہ تا اسکو کرینگے ہم عذا بان — ہوا پھر یون جنابِ حق کا فرمان

عذاب اسپر کرو میری رضا سے — سو پھر منکر نکیر امرِ خدا سے

وہان آئے ہین کہکر داب و دہشت — دکھانیکو لگے حضرت کو ہیبت

سو غوث العالمین وہ دلبرِ رب — لئے ہین گرز انکے چھین کر سب



کہے انکو اسے چھوڑ دو نہین تو
جلاؤن عشق کی آتش ستی جو

کہ مین باطن مین رکھتا ہون نہاں کر
اگر مارونگا یکدم تو سراسر

سبھی آٹھون بہشتان دوزخان سات
جلاؤنگا یہہ مجھہ مین ہین کمالات

کہ جنّت مین نہ رہوے فرح و بہجت
نہ دوزخ مین عذابان اور شدّت

ندا آئی خدا سے انکو فی الحال
کہو کچھہ جانتے ہو تم یہہ احوال

کہ کیا میثاق کے دن انکا تھا نام
کہے دونون نے ای خلّاق علّام

انھونکا نام تو ہیگا دیوانے
ندا آئی کہ وہ کیا کام جانے

کہے دیوانگی کا وہ کرے کام
ہوا پھر حق سے ان دونونکو الہام



پھر آؤ اب یہہ ہین میرے دیوانے
میرے محبوب خاصے ہین یگانے

ہین میرے برگزیدے یار دلدار
میرے ہین عشق سے مجذوب سرشار

فرشتون نے تب اپنے گرز کو پھر
طلب شہ سے کئے ہوشاد خاطر

بجالائے ہین پھر حضرت کی تعظیم
گئے غوث الورا کو کرکے تسلیم

لکھے ہین مولوی جامی نے یہہ بات
کتاب اندر ہے جسکا نام نفحات

کہ تھا یک شخص فاسق اور گنہگار
وہ تھا بدروزگار و سخت فجّار

ولیکن حضرت غوث الورا سے
عقیدتمند تھا صدق و صفا سے

بہت رکھتا تھا وہ ولیسے عقیدت
تھا انپر جان فدا باصدق نیّت

کیا رحلت جب اس دار المحن سے
گیا ہی جی نکل جب اسکے تن سے

دفن تو قبر مین اسکو کئے تب
سو وہان منکر نکیر آکر ملے سب

اُسے پوچھے کہ تیرا کون ہی رب
نبی ہی کون تیرا کیا ہی مذہب

جواب انکو یہی دیتا تھا پھر پھر
کہ ہم ہینگے عبدِ قادر عبدِ قادر

ہوا ہی اسپہ تب فرمان رحمان
کہ ای منکر نکیر وہی یہہ فرمان

اگر یہہ بندہ عاصی پُر خطا ہی
ولے محبوب پہ میرے فدا ہی



محبّت مین میرے محبوب کی او
رکھا ہی اپنے دلکو صاف خوش ہو

ہی صادق اسکی اس الفت پہ اقرار
کہ انکا نام اب لیتا ہی ہر بار

محبّت اسکی اسکے دل کے اندر
مقرّر ہی زیادہ اور قوی تر

پھرا آؤ اسسے مت بولو زیادہ
کرو تم قبر اسکی اب کشادہ

برکت سے امام الاولیا کی
غیاث الخلق تاج الازکیا کی

ہوا فی الوقت یہہ آسان اسپر
خلاصی اسنے پایا شاد ہو کر

بیان کرتے ہین یونکر عظمت اللہ
پسر قاضی عماد الدین کے ذیجاہ

جو ہمسائے مین میرے اُسکا گھر تھا
ارادہ اسکا حضرت غوث پر تھا

جناب غوث ہین باصدق نیت — تھی اسکو بندگی صادق عقیدت

جو حضرت کے مبارک عرس کے روز — کرے وہ خرچ زر ہو فرحت اندوز

بہت زر خرچ کرتا تھا وہ ہر سال — کرے وہ عرس حضرت کا ہو خوشحال

طعام اقسام کے وافر پکاوے — دلاکر فاتحہ سب کو کھلاوے

کرے وہ یک مکان آراستہ وہان — بہت کر روشنائی اور چراغان

فقیران اور فقیہان کو بلاکر — رئیس اُس شہر کے سب کو بُلاکر

تکلف کا کھلاوے سب کو کھانا — مٹھائی کا بھی حصّہ پھر دلانا

کیا جب اُسنے جام موت کو نوش — کیا دنیا کی کلفت کو فراموش

تو اسکا سب قبیلہ جمع ہو کر — اٹھا کر اسکو لیگئے اُس جگہہ پر

مقرّر تھا جلانے کافرون کے — جو ہین بددین بہرہ فاجرون کے

اُسے رکھہ بیچ ہیزم کے وہ بدکار — تہ و بالا کئے لکڑون کا انبار

دئیے روغن بہت آتش کئے ہین — بہت لکڑی جلاکر تھک گئے ہین

اثر تو آگ نے اصلا کئی نہین — سر مو اُسکا جلنے کو دئی نہین

دیوین ہر چند وہ آتش کو روغن — جلا لکڑونکو ڈالین اُسپہ پُرفن

ولیکن نہین جلا اسکا تو یکبال — تھا جثّہ اسکا ثابت ہمیران حال



ہوا لاچار اس کا سب قبیلہ ۔ چلا نہیں انکا آخر کچھہ بھی حیلہ

تو ٹھہرائے انھوں نے مشورت کر ۔ کہ ہیں لاچار کیوں کرنا مقرر

یہاں تاپی ندی ہی ایک جاری ۔ اسی مین ڈالنا تب ہو قراری

تھے وہ اس فکر مین اتنے مین یوںکر ۔ ہوا ایک اہل دل کو خواب خوشتر

کہ وہ درویش تھا اور مرد عارف ۔ تھا درویشی کی رہ سے خوب واقف

اُسے غوث الورا نے خواب مین آ ۔ یہہ فرمائے فلانی ایک جگہہ جا

وہان ہندو فلانا جو مُوا ہی ۔ مرید وہ صدق سے میرا ہوا ہی



فلانے میرے فرزند و نسے انپاس ۔ یقین کلمہ کہتین پڑھہ غیر وسواس

ہوا ہی سلسلے مین میرے داخل ۔ ہی اسکا نام سعد اللہ کامل

اسے تم غسل دینا وہانسے لاکر ۔ نماز اسکے جنازے کی ادا کر

کفن اسکو کرو تمکو جزا ہی ۔ کہ حق نے مجھسے یون وعدہ کیا ہی

مرید و نیز میرے تبوا کے آتش ۔ وہ کیا دنیا کی اور عقبیٰ کی آتش

لگے نہین اور نہووے کارگر کچھہ ۔ نہ اسپر ہووے سوزش کا اثر کچھہ

مرے وہ دین اور ایمان کے سات ۔ یہہ ہی وعدہ خدا کا مجھسے اثبات

ہوا بیدار جب وہ ای محبان ۔ تو ویسا ہی کیا جلدی شتابان

لے آیا اسکو یہین وہانسے اٹھا کر
مریدو دیکھئے کیا کام ہی یہہ
جو انکے سلسلے مین آرہے تو
نہ اسکو خوف ہیانکے شور و شر کا
اُنھون نے یک قدم مارا ہی ایسا
امام الاولیا مرشد ہمارے
پیمبر کے قدم پر ہین وہ قایم
ہی ویسا غم مریدونکا اُنھونکو
بجا ہی کیون نہ غمخواری کرین وہ
اُنھون نے جو سنبھالے ہین مُریدان
رکھے ہین سو غرض ہمّت کے موجب
دکھیو یک کھتری تھا ہندوئے بدکار
کیا حق نے ہدایت اسکو فی الحال
فریق صالحو مین کرکے داخل
یقین ہیگا کہ جو ہوکر مُسلمان

کیا شہ کے کہے موجب سراسر
عجب حضرت کا فیض عام ہی یہہ
سعادت دو جہان کی پارہے تو
نہ اسکو خوف کچھہ قبر و حشر کا
قدم اتبک نہ مارا کس نے ویسا
معین ہمیشہ رہوین کیون وہ یارے
تھا جیسا اُنکو غم امّت کا دایم
کہ ہین یہہ پشتیبان حامی سبھونکو
مریدونکی بھی دلداری کرین وہ
کبھو کسنے رکھے ہین اسطرح شان
نہ ایسا کچھہ کہ آنحضرت کے موجب
لے آتے ہی ارادہ اُنکے دربار
گناہان اسکے سارے کرکے پامال
کیا اسکو سعادتمند کامل
ہوویگا جان فدا حضرت پہ ہر آن



کریگا نوش جام شوق اُن کا
پہچانے سب پہ رتبہ فوق اُنکا

سو وہ ہووے دو عالم مین سرافراز
خدا کا دوست ہووے سب سے مُمتاز

انھونکے نام پر ہو عُرس کے دن
بقدر ہمّت ہے خود مرد مؤمن

لے آوے شیرنی فاتحہ دلاوے
بیان اُنکا سُنا سب کو کھلاوے

خصوصًا مجلسان اب یہہ بنے ہین
کہ تمنے وہ بیان سارا سنے ہین

پڑھاوے مجلسان آراستہ کر
غم دنیا سے دل برخاستہ کر

پھر اُسمین عرس ہی سُلطان دین کا
کہ کہلاتا ہی یہہ مہینا اُنھین کا

تو اس مہینے مین انکے نام پر جو
رہے ہو مستعد اس کام پر جو

کرے ہر شب چراغان مجلسون کا
ہووے مجمع محبّ و مونسون کا

جمع لوگان ہوا بیٹھین ادب کر
سُنین انکا بیان فرح و طرب کر

جلوس عرس ہووے اُندنون مین
ہجوم خلق ہووے مؤمنون مین

اگیارہ شاہ کی رانان جگاوین
مقرّر وہ نہایت اجر پاوین

نہ اندازہ ہو اسکا کسکو معلوم
خدا جانے و یا حضرت پہ مفہوم

ثواب اسکا زیادہ بعید ہی
نہ اُسکا حصر ہی کچھ اور حد ہی

کرے جو مال اُنکے نام پر صرف
وہ پاویگا یقین دو جگ مین شرف



خدا سے پایگا افزود اکرام — رہیگا قرب سبحانی مین مادام

خدا کے دوست کا جو دوست ہو تو — نہ اسپر حق کا کیون فضل و کرم ہو

وہ ہووےگا خدا کا دوست مقبول — رکھے جو اسطرح سے اپنا معمول

مددگار اسکو ہووین غوث اعظم — حمایت بھی کرینگے اسکی ہردم

اسی پر نقل آئی یاد مجھکو — بزرگونسے جو ہے ارشاد مجھکو

اگر حق سے جو مانگے اپنی مطلب — تو وہ مختار اور خاوند ہے رب

اگر چاہے تو مطلب برلے آوے — وگرنہ چاہے تو اسکو پھراوے

ہے ویسا ہی جناب مصطفیٰ مین — مقدس روضۂ خیر الورا مین

جو لاوے التجا از روے اخلاص — تو یہہ ہین رحمۃ للعالمین خاص

یہان تاخیر ہے ہونیکو یہہ کام — کہ رحمانی صفت ہین رحمت عام

جو کوئی درگاہ مین غوث الورا کی — شہ کونین محبوب خدا کی

طلب مطلب کریگا تو اُسیدم — کرین حاجت روا خود غوث اعظم

سبب اسکے کہ حق نے انکو ظاہر — دیا ہیگا یہہ قدرت کرکے قادر

سبھونسے ہین یہہ محبوب سرافراز — خدا سے انکو ہے معشوقیہ ناز

جو آیا اس جناب غوثیہ مین — کہ وہ کیسا بھی ہو جرم و خطا مین



بخشتا ہی خدا اسکو اُسی دم
محبّان جو کہ اُنکے نام او پر
کرینگے عرس سُلطانِ زمن کا
ہوا وہ دوستو ہمین اُنکے معروف
اُسے غوث الورا حاجت روا ہین
وے چاہے ارادہ اُسکا اکمل
کرتا وہ غوث اعظم سے نہایت

بزرگی دیکے کرتا ہی مکرّم
کرینگے خرچ پیسے شاد ہوکر
تو پھر کیا دیکھنا ہی حال اُنکا
کبھو اسکا نہ رہوے کام موقوف
تمامی امر مین مشکلکشا ہین
وہی جیسا سنے یہان تمنے اوّل
مدد دیکھے ہمیشہ اور عنایت



عنایت پر سخن کو ختم کر کر
پڑھون صلوات اب خیر البشر پر

خاتمہ

خدا کو منّت واحسان سزاوار
دیا توفیق لکھنے مجلسان کو
قلم نے بھی کیا مجھہ سے وفائی
صلاح پانیسے اُس عالی مکان کے

مجھے فضل و کرم سے اپنے یکبار
سو لکھہ کر پڑھہ سنا یا مومنان کو
بھی دیکھا ہمین یاروں نے صفائی
جو ہین استادِ شعرائے زمان کے

سخنداں پر خرد والا قدر وہ — سخندانی میں اب ہیں معتبر وہ
میاں نصاحب تخلص انکا قاسم — لقب ٹھہری ہے دانا مرد عالم
دگر ہیں قدوۃ الشعرا وہ ممتاز — سخنداں خردمند و سرافراز
کہ باپو صاحب انکا نام نامی — فقیہ انکا تخلص ہی گرامی
ہوا ممتاز پایا سرفرازی — ہوئی حاصل وہاں سے امتیازی
کئے ہیں مجھسے جو احسان انھون نے — کتابان بھی دئے ہیں گے جنھون نے
جزا خیر دیوے انکو سبحان — مدد سب پر ہیں سلطان جیلان



خصوصاً بھائی صاحب میرے ذیقدر — شرافت کی بلندی پر ہیں جون بدر
ہیں میرے قبلہ گاہ صاحب شان — کہ ہیں وہ گوہر دریائے احسان
عطاء الدین ہیں شیخ محمد — لقب مرگھے ہیں نیکی سے مؤید
کئے ہیں مجھسے جو خوبی نہایت — لکھا جاوے نہ اس سے یک کنایت
نہ یون اب کوئی کرے اپنے پسر سے — شفیق ایسے نہیں دیکھا نظر سے
میری بیچارگی پہ رحم لاکر — کئے ہیں پرورش تب تو سراسر
لکھا یہہ نظم میں نے بافراغت — نہ تھی کس چیز کی دل پر ملالت
انھون نے جو کئے ہیں مجھسے احسان — تو اسکا کیا بیان کر بولنا یہان

غرض ظل اعانت مین انھون کے — لکھا ان مجلسون کو چین ہو کے

انھون کو بس آخر یہہ پایداری — سبب اسکے ہوا یہہ کام جاری

خدا یہہ سایۂ رافت میرے پر — رکھے پاینده قایم تا بہ آخر

سنو یہہ مجلسان مرقوم کرنا — تھا حضرت کا بیان معلوم کرنا

کہ اپنے شوق دل سے یہہ لکھا ہون — نہ نیت نام کی اسمین رکھا ہون

نہین نیت کیا دل مین ریا کا — نہ کس سے چشم انعام و عطا کا

نہ کہلانے کتئین ہین خود کو شاعر — خدا کو یہہ توہی احوال ظاہر

محض خالص کیا ہون دلمین نیت — ارادہ صدق لاکر با عقیدت

رکھا امید حق سے اسکے حق مین — اسے مشہور کر ساری خلق مین

رواج اسکا رکھے جاری حشر تک — کرے مرغوب سب کے دلکا بیشک

کیا ہون اسکتئین جب مین نے اتمام — ربیع الآخرین تھا ماہ فرجام

تھے بارہ سو پہ پندرہ سال ہجرت ۱۲۱۵ — کہ پایا حق سے یہہ تائید و نصرت

اسے اتمام کر دیکھا ہون پھر کر — بہلنے کو لگا دل اسکے اندر

خوشی پڑھنے سے اسکے دلکو ہووے — خوشی کا کشت دلمین تخم بووے

کہ جیسے باغ مین جانیسے یکبار — خوشی ہوتی ہی آدل پر نمودار



تو ویسی اسمین جب پایا نشانی — نہایت ہوکے خوش کر شادمانی

کیا تب فکر تاریخ مناسب — کہا ہاتف نے وہ روضۂ مناقب ١٢١٥

سنا تاریخ یہہ سو دل ہوا شاد — ہوا سب ملک دل فرحت سے آباد

اگر کوئی اس پڑھے سے ہوویگا شاد — دعائے مغفرت مجھکو کرے یاد

جناب حق مین کرتا ہون دعا اب — مین اپنا مانگتا ہون مدعا اب

خداوندا بحق ختم مرسل — امام الاتقیا شاہ مفضل

بحق چار یار و پنجتن پاک — بحق غوث قطب ارض و افلاک

میرا یہہ نظم کر مقبول اپنا — کہا سب کچھہ مجھے مامول اپنا

کیا ہون مین نے اسمین خوب محنت — لکھا دل کی کشش سے لیکے فرحت

نہ اس محنت کتئین میری تو رد کر — قبول اپنے کرم سے اور مدد کر

رواج اسکا تو رکھہ عالم مین جاری — کہ پاوے خلق مین یہہ پائیداری

پڑھاتے ہین جو کوئی ان مجلسان کو — سناتے ہین بیان جو مومنان کو

انھون پر اپنا تو فضل و کرم رکھہ — انھین اس راہ مین ثابت قدم رکھہ

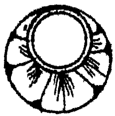
برکت انکے رزق و مال مین دے — رفاہیت انھونکے حال مین دے

تو دے توفیق انکو یہہ زیادہ — جناب غوث مین لاوین ارادہ



ور رکھہ انکو سبھی چیزونسے محفوظ
مجھے بھی دو جہانمین رکھہ امان سے
ر رکھنا کسکے زیر بار احسان
دے انکو جمعیت ظاہر و باطن
برکت میرے اکل و شرب مین دے
مجھے نیکی سے رکھہ نیکو خصائل
گناہان جو کیا ہون مین نے سو سب
میرے ما نباپکے بھی بخش عصیان
انھونکو جنّت الماوی مکان دے
سے کر اپنی سرافراز
تو میرا التجا کر
قبولیت پہ رکھکر یہہ مناجات
طفی پر کہیکے تسلیم

بلائے دو جہانسے ہووین محفوظ
ز بہتان اور بلائے ناگہان سے
میری مشکل کو کر تو آپ آسان
نہ کر مجھکو پریشان دل کوئی دن
مکان مجھکو بھی جائے قرب مین دے
گناہون پر نہ کر مائل میرا دل
عفو کر بخش اس دفتر کو دھو اب
بڑھا رتبہ انھونکا کرکے ذیشان
گناہان بخش غفران کا نشان دے
رکھہ اُن روحونکو دایم شاد ممتاز
حصول اتنا مجھے یہہ مدعا کر
پڑھون آخر بھی پیغمبر پہ صلوات
کیا اب ختم اس نامے کا ترقیم





پڑھو صلوات یارو ہوکے خوشحال
کہ ہوگے دو جہان مین اہل اقبال



خاتمۃ الطبع

زین المجالس محفل ذکر خدا ہی جلسۂ نعت نبی قابل صلِّ علیٰ ہی وصفِ رنگین اصحاب کبار چہار رباغ ہستی کی بہار ہی مدح اہل بیت دیوانخانۂ دین کا نقش ونگار ہی نخشاخۂ بزم اسلام تمسۂ منقبت دستگیر ہی الحق اس زمانہمین جو جوان بخت ہین انکو مشغلہ مداحی پیر روشنضمیر ہی چنانچہ جناب شریعت مآب فضیلت انتساب عالم باعمل مفتی بے بدل شاعر شیرین بیان یوسف مصر سخنوران عالیجاہ مغفرت پناہ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب مرگھٹے طاب اللّٰہ ثراہ وجعل الجنۃ مثویٰہ نے حضرت قطب الاقطاب ثمرہٗ فوا د جناب رسالتمآب محبوب سبحانی غوث صمدانی سیدنا ومولانا عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی کرامات اور توصیفات بنیابات مین گیارہ مجلسین تصنیف کی ہین اور اسکا نام زین المجالس رکھا سو انکا نام نامی اس صفحۂ روزگار پر تا قیام قیامت قایم رہیگا اور تحصیل ثواب کا سلسلہ دایم راقم آثم نے صدر مین جتنے القاب لکھے ہین وہ سب مدارج انکو حاصل تھے فاضل کامل تھے اگرچہ یہہ نسخۂ متبرکہ پیشتر چھپ چکا ہی مگر اندنون کمیاب تھا اسلئے مالکان مطبع فتح الکریم قاضی عبد الکریم ابن قاضی نور محمد وقاضی رحمۃ اللّٰہ صاحب مرحوم ابن قاضی فتح محمد صاحب مغفور نے اپنے مطبع مین واسطے شامل ہونے ثواب کے نہایت آراستگی وصفائی سے حتی الوسع صحت کے ساتھہ چھاپکر مطبوع طبایع خاص وعام کیا اس سراپا قصور محمد منظور ولد مغفرت پناہ شیخ عبد اللّٰہ بلبلدرم تربی بمبئی القریشی نے بطور مختصر تقریظ معہ تاریخ طبع لکھدیا اور جن صاحبون نے تاریخین کہی ہین سو ہم نے ذیل مین لکھدی ہین جناب اقدس باری مصنف نسخۂ موصوف کو اور طباع کو اور راقم آثم کو اور مصنفین تواریخ طبع کو اور ہر قاری وناظر کو اور کاتب کو بلکہ سب امت محمد کو بطفیل حضرت پیر دستگیر عطر اللّٰہ تربتہ بالمسک والعبیر دونون جہانمین شاد آباد وبامراد رکھے آمین یارب العالمین

قطعہ سال فرحت اشتمال طبع کتاب مستطاب زین المجالس از نتایج طبع سراپا قصور المشہور محمد منظور عفی اللّٰہ عنہ وعن والدیہ

ہی زینِ مجالس اب یہہ مطبوع	یا نقش مہِ منیر ہی یہہ	کیونکر نہ چھپا مین قاضی صاحب

وصف

وصفِ شہ دستگیر ہی یہہ
ہی ہر گلِ مدح عطر افزا
اک گلشن بنظیر ہی یہہ
منظور تو سال طبع لکھدے
ایا ئے دل حقیر ہی یہہ
بولا یہہ سروش غیب مجھہ کو
با غنچہ مدح پیر ہی یہہ

از طبعزاد شاعر نیک اعتقاد وسعادتمند ازلی سر دفتر سخنوران بمبئی بلبل بوستان خوش الحانی طوطی شکرستان شیرین بیانی جلوہ آئینہ صفا شیخ عبدالقادر صاحب المتخلص بہ وفا سلمہ اللہ تعالی

با افضالِ چمن پیرائے ہستی
کرشمہ اسمین ہی ہر ایک اعلی
وہ ہین گلزار بخشش کے گل تر
یہہ کار خیر ہی ماجور ہوگا
یہی تھا طبع رنگین کو تجسس
ہوا جب طبع یہہ رنگین نسخا
جناب قاضی ابراہیم صاحب
خلیلی وصف ہین انکی سراپا
ہوئی تب فکر سال طبع مجھہ کو
کہ اپنی فکر کا گلدستہ مہکا
جناب غوث کا ہی گلشن وصف
میرے محسن جو ہین الطاف فرما
کہا مجھہ سے کہ لکھہ تاریخ اسکی
کہ ہو تاریخ ہجری کوئی عمدا
وفا کہہ مصرع تاریخ رنگین
یہہ ہی زین المجالس باغ زیبا

از نتائج افکار برگزیدہ روزگار نقاش لاثانی رشک بہزاد ومانی جناب محمد ابراہیم صاحب مرحوم موسی تخلص

ہوا مطبوع یہہ گلدستۂ مدح
ہر اک گل سے نیا جلوہ ہی پیدا
کہا موسیٰ نے دیکھہ اسکی تجلی
گل مضمون ہین صدہا اس مین باہم
نظر شیدا ہو جسکو دیکھہ یکدم
ہوئی زین المجالس فیض عالم

از نتائج طبع شاعر نامور فخر شعرائی زمن آسمان ساز زمین شعر سخن خواجہ احمد صاحب تخلص شمس

بیشک وبیشبہ دان شاہ زمین وزمان
واقف سر نہان شد چو بجیلان عیان
احبّ عالی جناب فیض وہ شیخ وشاب
از نسل بوتراب آن شہ والامکان
آلندہ مجلسی یا مدازان مقصدش
ہیچ ندارد شکی صاحب ایمان وآن
آمن اوّل برون بعدہ تاریخ دان
مجلس پیران پیر باعث امن وامان

تاریخ وفات مصنف کتاب ہذا از وفا

چو رفت قاضی یوسف بسوی مصر عدم — ز رحلتش به دلِ جمله مومنان غم بود
وفائے زار رقم کرد سالِ آن زینگا — شب آدینه و عاشوره محرم بود

ایضاً تاریخ وفات مصنف از وفا

از قضا به نمود چون قاضی دین — عزم سوئے گلشن خلدِ برین
مصرعِ سالش برآمد این ز دل — آه زیب مسندِ شرع متین

۱۲۸۳

تاریخ طبع از منشی رکن الدین بن شیخ احمد مسند وار کاتب کتاب ہذا المتخلص به تمنا

بفضلِ خالقِ خلاق یزدان — چھپا یہہ نسخہ ہی مرغوب دوران
بامرِ مدحتِ قطبِ مکرم — غیاث العالمین محبوب سبحان
مقرر نام ہی زین المجالس — کہ جسکا نظم ہر یک شکل ریحان
قاضی صاحب تاجر کتب — ہوا مطبوع ز بہر فیضِ انسان
تمنا ز پئے تاریخ خوشتر — ہوا ہی باغ شاه ہاتف سے فرمان

۱۳۰۹

تمام شد

بتاریخ بیست و پنجم شہر شوال المکرم ۱۳۰۹ھ ہجریہ مقدسہ در مطبع فتح الکریم مطبوع گردید

شد طبع بار دوم این نسخہ گرامی
در مطبع مفیض فتح الکریم نامی